تفصیل الکتب لاریب فیہ من رب العلمین (الآیۃ)

تفصیل الکتب

نصاب وفاق المدارس العربیہ کے مطابق
قرآن کریم کے آخری پارہ کا اردو ترجمہ
خلاصہ تفسیر، سورتوں کے موضوعات،
لغوی تشریح، شان نزول اور نحوی تراکیب

تالیف
مولانا مفتی صادق الامین مدظلہم
استاذ ادب و تفسیر جامعہ عربیہ ریاض العلوم حیدر آباد

حاجی امداد اللہ اکیڈمی

تفصیل الکتب لاریب فیہ من رب العلمین (الآیۃ)

حضرت مولانا مفتی صادق الامین مدظلہم

استاذ ادب و تفسیر جامعہ عربیہ ریاض العلوم حیدر آباد۔

نصاب وفاق المدارس العربیہ کے مطابق
قرآن کریم کے آخری پارہ کا اردو ترجمہ
خلاصہ تفسیر، سورتوں کے موضوعات،
لغوی تشریح، شانِ نزول اور نحوی تراکیب

حاجی امداد اللہ اکیڈمی

ٹاور مارکیٹ، جیل روڈ، حیدر آباد۔ فون: ۲۶۳۲۰۳۵

کتاب کا نام	:	تفصیل الکتب
مصنف	:	مفتی صادق الامین عزیزی
ناشر	:	حاجی امداد اللہ اکیڈمی فون: 2632035
تعداد	:	۱۰۰۰
صفحات مع فہرست	:	۳۳۱
ڈیزائننگ وکمپوزنگ	:	محمد نعیم خان دیسوالی
قیمت	:	/=

آیات کے اندراج میں حتی الامکان نہایت محنت واحتیاط سے کام لیا ہے، تاہم اَلْـاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ کہیں بھول چوک یا غلطی ہوگئی ہو تو قارئین ہمیں آگاہی بخشیں ہم ان کے احسان مند ہوں گے اور آئندہ ایڈیشن میں اس کی تلافی کی جائے گی۔

ادارہ

تقریظ

استاد گرامی حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ

استاذِ حدیث جامعہ دارالعلوم کراچی

حمد وصلوٰۃ کے بعد، عزیز مولوی صادق الامین سلمہ اللہ تعالیٰ کی مرتب کردہ کتاب نظر سے گذری، اس کتاب کو بالاستیعاب پڑھنے کا موقعہ تو نہیں مل سکا، جستہ جستہ مقامات دیکھنے کا اتفاق ہوا،

احقر کی رائے میں مبتدی طلبہ کو تحلیل نحوی وصرفی سمجھانے کے لئے بشرطیکہ انہیں قواعدِ نحو وصرف سے مناسبت ہو، یہ کتاب مفید ہوگی اور انشاء اللہ اجرائے قواعد کا عمدہ ذریعہ ثابت ہوگی،

اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے اور اسے نفعِ عام کا ذریعہ بنائے، آمین

دستخط

عزیز الرحمٰن

۱۱-۳-۱۴۱۲

سورتوں کی فہرست

رموز واشارات

رمز	مطلب	رمز	مطلب
م	مفرد	۱	بابِ افعال
ج	جمع	۲	بابِ تفعیل
ن	باب نصر ینصر	۳	بابِ مفاعلہ
ض	باب ضرب یضرب	۴	بابِ تفعّل
س	باب سمع یسمع	۵	بابِ تفاعل
ف	باب فتح یفتح	۶	بابِ انفعال
ک	باب کرُم یکرُم	۷	بابِ افتعال
ع	کلمۂ عامل	۸	بابِ افعلال
غ	کلمۂ غیر عامل	۹	بابِ استفعال
از	مادہ	۱۰	رباعی مجرور

باقی اصطلاحیں واضح طور پر درج کی جائیں گی۔

- البلد: خیر کی ترغیب اور شر سے ترہیب
- والشمس: مقتضایاتِ سعادت وشقاوت اور قصۂ ثمود کے ذریعہ کفار کو تخویف
- واللیل: اختلافِ اعمال اور ان کی جزاء وسزا
- والضحٰی: اثباتِ نبوت اور امر بالشکر کے لئے آنحضورﷺ پر بعض نعم فائضہ کا بیان
- الانشراح: نعمتوں کا تتمہ اور اس پر شکر وسپاس کا حکم
- التین: انسان کا مبدء ومعاد
- العلق: آنحضورﷺ کو عطائے نبوت وتعلیمِ وحی اور آپ کے مخالف کی سرزنش ومذمت
- القدر: حقیقت وعظمتِ قرآن
- البینۃ: اثباتِ رسالت اور مصدق ومکذب کی جزا وسزا
- الزلزال: واقعات قیامت
- العٰدیٰت: بعض رأس القبائح کی مذمت
- القارعۃ: مجازات (جزاء وسزا) کا بیان
- التکاثر: غفلت عن الاخرۃ کی مذمت
- العصر: تضیع عمر کی مذمت
- الھمزۃ: بعض اسبابِ عذاب
- الفیل: حرماتِ الٰہیہ کی ہتک سے تحذیر پر استدلال
- القریش: بعض نعمتوں کی بناء پر قریش کو عبادت کا حکم
- الماعون: کفار ومنافقین کی خصلتوں کی مذمت
- الکوثر: آنحضورﷺ کو اعطائے کوثر اور آپ کے دشمنوں کی ابتریت

فہرست موضوعاتِ سُوَر

- الکفرون: مشرکین سے مخالفت اور توحید کا اظہار
- النصر: قوت وشیوعِ اسلام پر آنحضور ﷺ کو تسبیح وتحمید واستغفار کا حکم
- اللھب: مخالفتِ رسول ﷺ کا وبال
- الاخلاص: توحید
- الفلق: مضرتِ دنیویہ سے استعاذہ
- الناس: مضرتِ دینیہ سے استعاذہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عرضِ مؤلف

محض اللہ جل شانہ وعم نوالہ کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کے درجہ ثانویہ عامہ کے نصاب میں شامل پارہ عم کی لغوی تشریح وتفسیر میں، حسب ذیل امور کا لتزام کیا گیا ہے

۱- تشریح وتفسیر کی ترتیب، قرآن کریم کے مطابق سورۃ النباء سے رکھی ہے جو کہ نصاب کا منشا ہے اور قرآنی ترتیب ہے

۲- ہر سورۃ کے آغاز میں پہلے **بخط عثمانی** عکسی متن قرآنی کریم ہے

۳- متن قرآنی کریم کے ذیل میں پہلے سورت کا موضوع پھر اس کا ترجمہ ومختصر وجامع تفسیر حضرت حکیم الامت تھانویؒ درج کی گئی ہے

۴- ازاں بعد سورۃ سے متعلقہ شان نزول تحریر کی ہے

۵- پھر ربط ومناسبت آیات کریمہ کا اندراج ہے

۶- پھر زنجیری تراکیب مصطلحہ سپرد قلم کی ہیں

۷- اور آخر میں آیات بالا کی لغوی تشریح ہے

تراکیبِ مصطلحہ کی تکمیل میں بندہ نے حسب ذیل کتابوں سے مدد لی ہے

الجدول فی اعراب القرآن وصرفہ وبیانہ مع فوائد نحویتہ ہامتہ (محمود صافی)

املاء مامن بہ الرحمن من وجوہ الاعراب والقراءات فی جمیع القرآن (ابی البقاء عبداللہ بن الحسین العکبری)

☆تفسیر حقانی (ابو محمد عبد الحق دہلوی) وغیرہ

بعض مقامات پر جو الفاظ ایک یا ایک سے زیادہ مرتبہ گذر چکے ہیں ان کی تشریح، قاری کے اعتماد پر قلم انداز کر دی ہے

پارہ عم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دین کے مہمات اصول وفروع اور قرآن کا خلاصہ آ گیا ہے چنانچہ حضرت حکیم الامت تھانوی علیہ الرحمہ تفسیر بیان القرآن میں سورہ **والضحی** کی تمہید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اور سورہ **واللیل** کی آیت **فامامن اعطی** سے **للعسری** تک مہمات اصول وفروع کا عنوان کلی سے بیان اور ان کی تصدیق وامتثال، یا تکذیب واخلال پر وعدہ ووعید مذکور ہے جو کہ ماقبل کی سورتوں کی بلکہ تمام قرآن مجید کے لئے بمنزلہ تلخیص جامع کی بھی ہے

اور اس **سورہ والضحیٰ** سے **سورۃ النّاس** تک کے لئے بمنزلہ تلخیص کے بھی ہے، چنانچہ مہمات مذکورہ میں سے ایک مسئلہ رسالت کا بھی ہے جس کا بیان بمع دوسرے بعض مضامین مناسبہ کے، جیسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض انعامات کا فائض فرمانا، اور ان کے شکریہ میں آپ کو بعض اوامر ونواہی کا مخاطب فرمانا اسی سورت میں آیا ہے

اسی طرح بقیہ جمیع سورتوں میں ان مہمات کے کلیہ کی خاص جزئیات اور ان کے مناسب مضامین مذکور ہیں جیسا کہ ہر سورت کے شروع میں ان جزئیات ومناسبات کی تعیین بھی معلوم ہو جائے گی اور اس تقریر سے آئیندہ تمام سورتوں کا ارتباط باہمی اور ماقبل کے ساتھ رابط واضح ہو گیا اب جدا جدا ہر سورت کے لئے مستقبل تقریر رابط کی ضرورت نہ ہوگی، صرف اسی تقریر کی طرف اشارہ کر دینا کافی ہوگا، چونکہ آگے چھوٹی اور پاس پاس سورتیں رہ گئی ہیں، اس لئے سب کا تقریر واحد میں منسلک کر دینا زیادہ مناسب ہوا۔''

شانِ نزول کے متعلق عرض ہے کہ

لباب النقول علامہ سیوطیؒ سے صرف آخری سپارہ کی سورتوں کی شان نزول نقل کی گئی ہے ان میں سے جس سورت کی شان نزول علامہ سیوطیؒ کو دستیاب نہیں ہوئی اس کو ہم نے بھی چھوڑ دیا ہے جیسے **سورۃ البلد، سورۃ البینۃ، سورۃ القارعۃ** وغیرہ اور یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ ہر آیت یا ہر سورۃ کی شان نزول بھی منقول ہو

روایت کو اولین راوی کے نام سے شروع کیا گیا ہے اور آخر میں اس کی تخریج لکھ دی ہے، اور جہاں کسی روایت کا درجہ تحریر تھا اس کی بھی وضاحت کر دی ہے

ایک ہی سورت یا آیت کے متعلق، ملتی جلتی مکرر روایات میں سے کسی ایک روایت کو ترجیح دیکر اس کا ترجمہ کیا گیا ہے

عربی الفاظ کے دائرہ میں رہتے ہوئے سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ترجمہ سے زائد الفاظ کو ہلالین میں کر دیا گیا ہے

شانِ نزول کے سلسلہ میں اجمالاً یہ اصول پیش نظر رکھیں کہ **العبرة لعموم اللفظ لالخصوص السبب** (اعتبار عموم لفظ کا ہوگا، نہ کہ سبب نزول کے خاص واقعہ کا)

امید ہے کہ ضرورتمند طلبہ خوش ہوں گے اور ہمیں دعائے خیر میں یاد رکھیں گے۔

صادق الامین عزیزی

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۹۹۶/۵/۳ء

سورۃ النبأ مکیۃ وھی اربعون اٰیۃ وفیھا رکوعان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ① عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ② الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ③ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ④ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ⑤ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ⑥ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ⑦ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ⑧ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ⑨ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ⑩

موضوع امکان و وقوع قیامت

ترجمہ

یہ لوگ کسی چیز کا حال دریافت کرتے ہیں ○ اس بڑے واقعہ کا حال دریافت کرتے ہیں ○ جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں ○ ہرگز ایسا نہیں ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے ○ پھر ہرگز ایسا نہیں ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے ○ کیا ہم نے زمین کو فرش ○ اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا ○ اور ہم ہی نے تم کو جوڑا بنایا اور ہم ہی نے تمہارے سونے کو راحت کی چیز بنایا ○ اور ہم ہی نے رات کو پردہ کی چیز بنایا ○

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ⑪ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ⑫ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ⑬ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ⑭ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ⑮ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ⑯ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ⑰ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّ

سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ

مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾

ترجمہ

اور ہم ہی نے دن کو معاش کا وقت بنایا O اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے O اور ہم ہی نے ایک ایک روشن چراغ بنایا O اور ہم ہی نے پانی بھرے بادلوں سے کثرت سے پانی برسایا O تاکہ ہم اس کے ذریعہ سے غلہ اور سبزی O اور گنجان باغ پیدا کریں O بے شک فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے O یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے O اور آسمان کھل جائے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے O اور پہاڑ ہٹا دیئے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے O بے شک دوزخ ایک گھات کی جگہ ہے O سرکشوں کا ٹھکانا O جس میں وہ بے انتہا زمانوں میں رہیں گے O

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾

جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾

وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾

ترجمہ

اس میں نہ وہ کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کا O بجز گرم پانی اور پیپ کے O یہ پورا بدلہ ملے گا O وہ لوگ حساب کا اندیشہ نہ رکھتے تھے O اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے سو مزہ چکھوں کہ ہم تم پر سزا ہی بڑھاتے چلے جائیں گے O خدا سے ڈرنے والوں کے لئے بیشک کامیابی ہے O یعنی باغ اور انگور اور نو خاستہ ہم عمر عورتیں اور لبالب بھرے ہوئے جام شراب O

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا ﴿٤٠﴾

ترجمہ

وہاں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے O اور نہ جھوٹ O یہ بدلہ ملے گا جو کہ کافی انعام ہوگا' آپ کے رب کی طرف سے O جو مالک ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو دونوں کے درمیان میں ہیں رحمٰن ہے کسی کو اس کی طرف سے

اختیار نہ ہوگا کہ عرض معروض کر سکے ○ جس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے صف
بستہ کھڑے ہونگے کوئی بول نہ سکے گا ○ بجز اس کے جس کو رحمٰن اجازت دے دے
اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے ○ یہ یقینی دن ہے' سو جس کا جی چاہے' اپنے رب کے
پاس ٹھکانا بنا رکھے ○ ہم نے تم کو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے
جس دن ہر شخص ان اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے اپنے ہاتھوں سے کئے ہونگے اور
کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو جاتا۔

مختصر و جامع تفسیر

یہ (قیامت کا انکار کرنے والے) لوگ کس چیز کا حال دریافت کرتے ہیں اس
بڑے واقعہ کا حال دریافت کرتے ہیں جس میں یہ لوگ (اہل حق کیساتھ) اختلاف کر رہے
ہیں (مراد قیامت ہے اور دریافت کرنے سے مراد بطور انکار کے دریافت کرنا ہے اور مقصود
اس سوال و جواب سے اذہان کا ادھر متوجہ کرنا اور تفسیر بعد الابہام سے اس کا اہتمام شان ظاہر
کرنا ہے' آگے ان کے اختلاف کا بے وجہ اور باطل ہونا بیان کیا گیا ہے جیسا یہ لوگ سمجھتے ہیں
کہ قیامت نہ آئے گی) ہرگز ایسا نہیں (بلکہ قیامت آئے گی اور) ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے
(یعنی جب دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ان پر عذاب واقع ہوگا تب حقیقت اور حقیقت
قیامت کی منکشف ہو جائے گی اور ہم) پھر (مکرّر کہتے ہیں کہ جیسا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ قیامت
نہ آوے گی)

ہرگز ایسا نہیں (بلکہ آئے گی اور) ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے (اور چونکہ وہ لوگ اس کو مستبعد یا
محال سمجھتے ہیں' آگے اس امکان اور وقوع کا بیان ہے کہ اس کو محال سمجھنے سے ہماری قدرت

کا انکار لازم آتا ہے اور ہماری قدرت کا انکار نہایت عجیب ہے کیونکہ) کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا (یعنی مثل میخوں کے بنایا ' جیسا کسی چیز میں میخیں لگا دینے سے وہ چیز اپنی جگہ سے نہیں ہلتی اسی طرح زمین کو پہاڑوں سے مستقر کر دیا اس کی تحقیق سورۂ نحل میں گذر چکی ہے) اور (اس کے علاوہ ہم نے اور بھی دلائل قدرت ظاہر فرمائے چنانچہ) ہم ہی نے تم کو جوڑا جوڑا (یعنی مرد اور عورت) بنایا اور ہم ہی نے تمھاری نیند کو راحت کی چیز بنایا اور ہم ہی نے رات کو پردہ کی چیز بنایا اور ہم ہی نے دن کو معاش کا وقت بنایا اور ہم ہی نے تمھارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہم ہی نے (آسمان میں ایک روشن چراغ بنایا (مراد آفتاب ہے **لقوله تعالیٰ وجعل الشمس سراجا**) اور ہم ہی نے پانی بھرے بادلوں سے بہت پانی برسایا تاکہ ہم اس پانی کے ذریعہ سے غلہ اور سبزی اور گنجان باغ پیدا کریں (اور ان سب سے ہمارا کمال قدرت ظاہر ہے پھر قیامت پر ہمارے قادر ہونے کا کیوں انکار کیا جاتا ہے ' یہ بیان تھا امکان کا آگے وقوع کا ذکر ہے کہ) بیشک فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے (یعنی ہر امت جُدا جُدا ہوگی ' پھر مؤمن جُدا کافر جُدا پھر ابرار جُدا ' اشرار جدا ' سب ایک دوسرے سے ممتاز ہو کر میدان قیامت میں حاضر ہونگے)

اور آسمان کھل جائے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے (یعنی اسقدر بہت سا کھل جائے گا جیسے بہت سے دروازے ملا کر بہت بڑی جگہ کھلی ہوتی ہے پس کلام مبنی ہے تشبیہ پر ' اب یہ شبہ نہیں ہوسکتا کہ دروازے تو آسمان میں اب بھی ہیں ' پھر اس دن دروازے ہونے کے کیا معنی ' اور یہ کھلنا نزول ملائکہ کے لئے ہوگا جیسے سورۃ فرقان **تشقق السماء** سے تعبیر فرمایا اور اس کر شرح وہاں گزری ہے) اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹا دیئے

جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے (کقولہ تعالیٰ **کثیباً مھیلا** اور یہ واقعات نفخہ ثانیہ کے وقت ہوں گے البتہ تیسیر جبال میں یہاں بھی اور جہاں جہاں واقع ہوا ہے دونوں احتمال ہیں یا تو نفخۂ ثانیہ کے بعد کہ اس سے عالم کی سب چیزیں اپنی ہیت پر عود کر آئیں گے جب حساب کا وقت آئے گا پہاڑوں کو زمین کے برابر کر دیا جائے گا تا کہ زمین پر کوئی آڑ پہاڑ نہ رہے سب ایک ہی میدان میں نظر آئیں' اور یا یہ نفخۂ اولیٰ کا وقت ہوگا جس سے خود فنا کرنا مقصود بالذات ہوگا' پھر اس تقدیر پر یوم کو ان سب واقعات کا ظرف فرمانا اس بنا پر ہوگا کہ نفخۂ اولیٰ سے نفخۂ ثانیہ تک کا مجموعہ ایک یوم قرار دے لیا گیا' واللہ اعلم

آگے اس یوم الفصل میں جو فیصلہ ہوگا اس کا بیان ہے یعنی) بیشک دوزخ ایک گھات کی جگہ ہے (یعنی عذاب کے فرشتے انتظار اور تاک میں ہیں کہ کافر آئیں تو ان کو پکڑتے ہی عذاب دینے لگیں اور وہ) سرکشوں کا ٹھکانا (ہے) جس میں وہ بے انتہا زمانوں (پڑے) رہیں گے (اور) اس میں نہ تو وہ کسی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا مزہ چکھیں گے (اس سے زمہریر یعنی سخت سردی کی نفی نہیں ہوئی) اور نہ پینے کی چیز کا (جس سے پیاس بجھے) بجز گرم پانی اور پیپ کے یہ (ان کو) پورا بدلہ ملے گا (اور وہ اعمال جن کا یہ بدلہ ہے یہ ہیں کہ) وہ لوگ حساب (قیامت) کا اندیشہ نہ رکھتے تھے اور ہماری (ان) آیتوں کو (جن میں حساب و دیگر امور حقہ کی خبر تھی) خوب جھٹلاتے تھے اور ہم نے سو (ان اعمال پر ان کو مطلع کر کے کہا جاوے گا کہ اب ان اعمال کا) مزہ چکھو کہ ہم تم کو سزا ہی بڑھاتے چلے جائیں گے (یہ تو کافروں کا فیصلہ ہوا آگے اہلِ ایمان کا فیصلہ مذکور ہے کہ) خدا سے ڈرنے کے لئے بیشک کامیابی ہے یعنی (کھانے اور سیر کو) باغ (زمین میں طرح طرح کے میوے ہونگے) اور انگور (یہ تخصیص بعدا تعمیم اہتمام شان کے لئے ہے) اور (دل بہلانے کو) نو خاستہ ہم عمر عورتیں ہیں اور (پینے

کو) لباب بھرے ہوئے جامِ شراب (اور) وہاں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ (کیونکہ یہ باتیں وہاں محض معدوم ہیں) یہ (ان کو ان کی نیکیوں کا) بدلہ ملے گا جو کہ کافی انعام ہوگا آپ کے رب کی طرف سے جو مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو دونوں کے درمیان میں ہیں (اور جو) رحمان ہے (اور) کسی کو اس کی طرف سے (مستقل) اختیار نہ ہوگا کہ (اس کے سامنے) عرض معروض کر سکے جس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے (خدا کے روبرو) صف بستہ (خشوع وخضوع کے ساتھ) کھڑے ہونگے (اس روز) کوئی بول نہ سکے گا بجز اس کے جس کو رحمان (بولنے کی) اجازت دیدے اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے (ٹھیک بات سے مراد وہ بات جس کی اجازت دی گئی ہے یعنی بولنا بھی محدود و مقید ہوگا' یہ نہیں کہ جو چاہے بولنے لگے اور مستقل اختیار سے اوپر یہی مراد ہے' آگے اوپر کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے کہ) یہ (دن جس کا اوپر ذکر ہوا) یقینی دن ہے سو جس کا جی چاہے (اس کے حالات سن کر) اپنے رب کے پاس (اپنا) ٹھکانا بنا رکھے (یعنی نیک عمل کرے کہ وہاں نیک ٹھکانا ملے' آگے اتمام حجت ہے کہ لوگو) ہم نے تم کو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے (جو کہ ایسے دن میں واقع ہونے والا ہے) جس دن ہر شخص ان اعمال کو (اپنے سامنے حاضر) دیکھ لے گا کہ کاش میں مٹی ہوتا (تا کہ عذاب سے بچتا' اور یہ اس وقت کہے گا جب چوپائے جانور مٹی کر دیئے جاویں گے' رواہ فی الدر عن ابی ہریرہؓ)

شانِ نزول

حضرت حسنؒ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو لوگ آپس میں سوالات کرنے لگے' اس پر یہ آیت نازل ہوئی (ابن جریر و ابن حاتم)

ربط ومناسبت اس میں بھی مثل سورہ سابقہ متصلہ قیامت کا امکان و وقوع و واقعات جزا و سزا مذکور ہیں۔

تراکیبِ مصطلحہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ب حرف جار اسم مضاف' لفظ **اللہ** موصوف **الرحمن** صفت اول **الرحیم** صفت دوم' موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ' مضاف اپنے مضاف الیہ اسے مل کر مجرور ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **اقــــــرا** فعل مقدر کے متعلق' فعل مقدر اپنے (ضمیر مستتر انا) فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ ○ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ○

اَلَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ○

عــن حرف جار **مــــا** اسم استفہام' مجرور' جار مجرور سے مل کر متعلق ہوئے فعل مابعد **یتساء لون** کے **یتساء لون** فعل اسمیں **ھم** ضمیر بارز اس کا فاعل' فعل اپنے فاعل اور متعلقِ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا **عن** حرف جار **النباء** موصوف' **العظیم** اس کی صفتِ اول **الــذی** اسم موصول محلاً مجرور **ھــم** مبتدا **فیــه** جار مجرور متعلق مقدم برائے **مختلفون**، **مختلفون** صیغہ اسم فاعل اس میں **ھم** ضمیر اس کا فاعل **مختلفون** اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر' ضمیر **ھم** مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ بنا **الذی** اسم موصول کا' اپنے صلہ سے مل کر صفتِ ثانی ہوئی **الـنـبـاء** موصوف کی' النباء اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مجرور ہوا **عـن** حرف جار کا' جار اپنے مجرور سے مل کر بدل پہلی آیت سے یا متعلق ہو

فعل مقدر یتساء لون کے، فعل مقدر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ O ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ O

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا O وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا O

کلا حرف ردع وزجر' **سیعلمون س** حرف تقریب برائے استقبال **یعلمون** فعل اس میں ضمیر بارز **ھم** اس کا فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ **ثم** حرف عطف **کلا** حرف ردع وزجر **س** حرف تقریب برائے استقبال **یعلمون** فعل اس میں ضمیر بارز فاعل ،فعل وفاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ (برائے تاکید) ہوکر معطوف' معطوف علیہ' معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ بنا' **ا** ہمزہ استفہام تقریری' **لم** جازم **نجعل** فعل' اس میں ضمیر **نحن** مستتر فاعل **الارض** مفعول بہ اول **مھادا** مفعول بہ ثانی' فعل مقدر اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ بن کر معطوف' **و** حرف عطف **نجعل** فعل مقدر **الجبال** فعل مقدر کا مفعول بہ اول **اوتادا** مفعول بہ ثانی' فعل مقدر اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ بن کر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔

وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا O وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا O

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا O وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا O

و حرف استیناف **خلق** فعل **نا** ضمیر فاعل **کم** ضمیر ذوالحال حال' ذوالحال' **ازواجا** حال سے ملکر **خلقنا** مفعول بہ' **خلقنا** اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ' **و** حرف عطف **جعلنا** فعل بافاعل **نوم** مضاف **کم** مضاف الیہ' مضاف' مضاف الیہ سے مل کر پہلا مفعول بہ ہوا' **سباتا** دوسرا مفعول بہ' فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ

فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف اول و حرف عطف جعلنا فعل و فاعل الیل پہلا مفعول بہ لباسا دوسرا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف ثانی بنا۔ و عاطفہ جعلنا فعل با فاعل النہار مفعول بہ معاشا مفعول فیہ (ای وقت معاش) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ بن کر معطوف ثالث ہوا۔

وَبَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعاً شِدَاداً O وَجَعَلۡنَا سِرَاجاً وَّهَّاجاً O

و عاطفہ بنینا فعل با فاعل فوق مضاف کم مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول فیہ سبعاً (ای سبع سموات) سبع ممیز سموات تمیز دونوں ملکر موصوف شداداً صفت، موصوف، اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ ہوا، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف رابع بنا۔ و حرف عطف جعلنا فعل و فاعل سراجاً موصوف وھاجاً صفت، موصوف، صفت سے مل کر مرکب توصیفی، مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبر یہ ہو کر معطوف خامس،

وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡمُعۡصِرَاتِ مَآءً ثَجَّاجاً O

لِّنُخۡرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتاً O وَّجَنّٰتٍ اَلۡفَافاً O

و عاطفہ انزلنا فعل و فاعل من حرف جار المعصرات مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق اول ہوا، فعل کے ماء ثجاجا مرکب توصیفی مفعول بہ ل تعلیلہ (ان ناصبہ مقدر) نخرج فعل و فاعل بہ جار مجرور متعلق فعل کے حبا معطوف علیہ و عاطفہ نباتا معطوف و معطوف علیہ و عاطفہ جنت موصوف الفافا صفت، موصوف و صفت مل کر معطوف نباتا کے لئے نباتا معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر، پھر معطوف ہوا حبا کے لئے حبا

معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ ہوا، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر مجرور ہوا ل تعلیلیہ حرف جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ثانی، انزلنا کا انزلنا اپنے فاعل، مفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر، معطوف سادس وخلقنا کم ازواجا معطوف علیہ اپنے چھ معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ کَانَ مِیْقَاتاً O یَّوْمَ یُنْفَخُ فِیْ الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجاً O وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ اَبْوَاباً O وَّسُیِّرَتِ الْجِبَالُ فَکَانَتْ سَرَاباً O

ان حرف مشبہ بالفعل، یوم الفصل مرکب اضافی ان کا اسم، کان فعل ناقص، اس میں ضمیر مستتر ھو اس کا اسم میقاتا مبدل منہ یوم مضاف ینفخ فعل مجہول اس میں ضمیر ھو نائب فاعل فی حرف جار الصور مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوئے فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ بناف حرف عطف تاتون فعل، ضمیر انتم حال، ذوالحال افواجا اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، ینفخ فی الصور معطوف علیہ کے لئے معطوف علیہ، اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا، یوم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل ہوا میقاتا مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر کان فعل ناقص کی خبر کان اپنے اسم وخبر سے مل کر ان حرف مشبہ بالفعل کی خبر ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

و عاطفہ فتحت فعل مجہول السماء نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر مفسر ف حرف تفسیر کانت فعل ناقص، اس میں ضمیر ھی اس کا اسم ابوابا اس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم

اور خبر سے مل کر تفسیر، مفسر و تفسیر مل کر معطوف علیہ ہوئے و حرف عطف سیرت فعل مجہول الجبال نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب سے مل کر مفسر ف حرف تفسیر کانت فعل ناقص، ھی ضمیر اس میں مستتر، وہ اس کا اسم سراجا اس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

اِنَّ جَھَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا O لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا O لّٰبِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا O
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا O اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا O

ان حرف مشبہ بالفعل، جھنم اس کا اسم کانت فعل ناقص، اس میں ھی ضمیر اس کا اسم مرصادا خبر اول ل حرف جار للطغین صیغہ اسم فاعل، اس میں ضمیر پوشیدہ ذو الحال لبثین بھی صیغہ اسم فاعل اور ضمیر پوشیدہ اس میں ذو الحال فی حرف جار ھا مجرور، جار، مجرور مل کر متعلق لبثین کے احقابا مفعول فیہ لا نافیہ یذوقون فعل ضمیر مستتر اس میں فاعل فیھا جار، مجرور متعلق یذوقون کے بردا معطوف علیہ و حرف عطف لا نافیہ شرابا معطوف، معطوف، معطوف علیہ سے مل کر مستثنیٰ منہ الا حرف استثنیٰ حمیما معطوف علیہ و عاطفہ غساقا معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر مفعول بہ، فعل لا یذوقون اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر حال، لبثین کی ضمیر مستتر ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل، لبثین اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ بن کر طغین کی ضمیر سے حال، ذو الحال اپنے حال سے طغین صیغہ اسم فاعل کے لئے فاعل، طغین اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مجرور ل حرف جار کا، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوئے مابا کے، ماب خبر ثانی کانت اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر ان حرف مشبہ بالفعل

اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جَزَاءً وِّفَاقًا O اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا O وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا O

جزاء موصوف وفاقا صفت' دونوں مل کر فعل محذوف جزینھم کے مفعول مطلق' فعل اپنے فاعل اور ھم ضمیر مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بنا (ای جزینھم جزاء) ان حرف مشبہ بالفعل ھم اسم کانوا فعل ناقص' ضمیر واس کا اسم لا حرف نفی یرجون فعل وفاعل حسابا مفعول بہ' یرجون فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ کذبوا فعل وفاعل بایتنا ب جار ایات مضاف نا ضمیر متکلم مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور' جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوئے کذبوا کے مفعول مطلق' کذبوا اپنے فاعل' مفعول مطلق سے مل کر معطوف' معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر فعل ناقص کانوا کی خبر کانوا اپنے اسم و خبر سے مل کر ان حرف مشبہ بالفعل کی خبر' ان اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا O فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا O

و برائے استیناف کل مضاف شئی مضاف الیہ' مضاف' مضاف الیہ سے مل کر احصینا فعل محذوف کا مفعول بہ' فعل محذوف احصینا اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر احصینا فعل وفاعل' ضمیر مفعول بہ کتابا معنیً مفعول مطلق (کہ احصینا بمعنیٰ کتبنا ہے) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر' مفسر و تفسیر مل کر جملہ تفسیریہ ہوا۔

ف برائے نتیجہ ذوقوا فعل امر اور فاعل' فعل وفاعل مل کر مفسر ف برائے تفسیر لن

حرف ناصب نزیدا فعل وفاعل کم مفعول بہ اول الا حرف استثنا لغو عذابا مستثنیٰ مفرغ، مفعول بہ دوم فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر جملہ تفسیریہ بنا۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَاباً ۝ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَاباً ۝
وَّكَاْساً دِهَاقاً ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْواً وَّلَا كِذَّاباً ۝

ان حرف مشبہ بالفعل ل حرف جار متقین مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ان کی خبر مقدم مفازا مبدل منہ حدائق معطوف علیہ و حرف عطف اعنابا معطوف اول و حرف عطف کواعب موصوف اترابا صفت، موصوف صفت سے مل کر، معطوف دوم و حرف عطف کاساً موصوف دھاقا صفت سے مل کر، معطوف سوم، یہ تینوں معطوفات اپنے معطوف علیہ سے مل کر بدل، مفازاً مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر ان کا اسم موخر ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لا نافیہ یسمعون فعل و فاعل فیھا جار مجرور متعلق فعل کے لغوا معطوف علیہ و حرف عطف لا نافیہ برائے تاکید کذابا معطوف، معطوف علیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جَزَاءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَاباً ۝

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَابَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَاباً ۝

جزاء مبدل منہ عطاء موصوف حسابا صفت، موصوف وصفت مل کر بدل، بدل و مبدل منہ

مل کر موصوف مـــن جارہ رب مضاف ک مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ رب مضاف السمٰوات معطوف علیہ وحرف عطف الارض معطوف اول و عاطفہ ما اسم موصول بین مضاف ضمیر ھما مضاف الیہ دونوں مل کر ثبت فعل مقدر کے متعلق ہوکر صلہ ہوا ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف دوم السمٰوات معطوف الیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا رب مضاف کا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف الرحمن صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل ربک مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور من حرف جار کا جار اپنے مجرور سے مل کر کائن کے متعلق ہوکر صفت بنا جزاء موصوف کی موصوف اپنی صفت سے مل کر فعل محذوف جـــزائھـــم کا مفعول مطلق (ای جزائھم جزاء) فعل محذوف اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لا نافیہ یـمـلـکـون فعل وفاعل من حرف جار ضمیر مجرور دونوں مل کر متعلق ہوئے یملکون فعل کے خطابا مفعول بہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۝

لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝

یوم مضاف یقوم فعل معروف الروح معطوف علیہ وحرف عطف الملائکۃ معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال صفا ای صافین حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر لا یملکون فعل مذکور کا مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لا حرف نفی یتکلمون فعل معروف اس میں ھم ضمیر مستثنیٰ منہ الا حرف استثنامن اسم موصول اذن فعل لہ جار مجرور متعلق اذن کے الرحمن فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ قال فعل بافاعل صوابا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر صلہ اسم موصول کا صلہ، اسم موصول، صلہ سے مل کر مستثنیٰ متصل، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل یتکلمون فعل کے لئے فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ذٰلِکَ الْیَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ مَاٰبًا ۝

ذلک مبتدا الیوم موصوف الحق صفت، موصوف وصفت مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ف برائے نتیجہ من اسم شرط مبتدا شاء فعل بافاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط اتخذ فعل بافاعل (مفعول اول محذوف ہے ای اتخذ الایمان) الی حرف جار رب مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف، مضاف الیہ سے مل کر مجرور، دونوں مل کر متعلق ہوئے اتخذ فعل کے مابا مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب شرط، شرط و جواب شرط مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اِنَّآ اَنْذَرْنٰکُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا صلے ج ۵ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ
مَاقَدَّمَتْ یَدٰہُ وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا ۝

ان حرف مشبہ بالفعل نا اس کا اسم انذرنا فعل بافاعل کم مفعول بہ اول عذابا موصوف قریبا صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبدل منہ (یا مفعول ثانی) یوم مضاف

ینظر فعل المرء فاعل ما موصولہ قدمت فعل ہ ضمیر محذوف جو ما کی طرف لوٹ رہی ہے وہ اس کا مفعول بہٗ یداہ مضاف، مضاف الیہ دونوں مل کر قدمت کے فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ ہوا ما اسم موصول کا، صلہ اپنے موصول سے مل کر مفعول بہ ینظر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف یقول فعل الکافر فاعل، فعل و فاعل مل کر قول یا برائے تاسف لیت حرف مشبہ بالفعل ن وقایہ کا ی ضمیر متکلم لیت کا اسم کنت فعل ناقص ت ضمیر اس کا اسم ترابا خبر، کنت اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی لیت کی لیت اپنے اسم و خبر سے مل کر مقولہ بنا قول کا، قول اپنے مقولہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر یوم کا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابتا صیغہ اسم فاعل کے متعلق ہو کر بدل بنا مبدل منہ عذابا قریبا (یا یوم سابق) کا، بدل اپنے مبدل منہ سے مل کر مفعول ثانی ہوا انذرنا کا انذرنا فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر خبر بنا ان کا ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ب : سے، مدد سے، ساتھ، (حرفِ جارٗ ع)

- اسم: (سم) نام، ج، اسماء (اس لفظ کا ہمزہ عارضی اور وصلی ہے، جو بسم الله کے ساتھ تحریر میں بھی نہیں آتا۔

- الله: خالق کائنات حق تعالیٰ جل شانہ کا اسم ذات۔

- ال : لام تعریف، جو اسم عام (نکرہ) کو خاص (معرفہ) بناتا ہے، کبھی بمعنی 'تمام' اور کبھی بمعنی 'جو' بھی آتا ہے، اس کا ہمزہ بھی عارضی ہوتا ہے، جو درمیان کلام میں ساقط ہو جاتا ہے) الرحمن میں عرفی ہے، جو بعض اعلام پر آتا ہے جیسے العباس، الحارث.

- رحمن: بے حد و حساب رحمت والا، جس کی رحمت عام ہے، (رحمت سے انتہائی مبالغہ کا اسم، بروزن فعلان (یہ اسم مبارک حق تعالیٰ کے لئے بمنزلہ اسم علم (بذات خود معرفہ) ہے، جس کے ساتھ حق تعالیٰ کے سوا کسی اور کو موصوف نہیں کیا جا سکتا اور اس اسم کا تثنیہ مؤنث و جمع عربی میں مستعمل نہیں۔

- رحیم: نہایت رحم والا، جس کی رحمت خاص ہے، (رحمة سے اسم مبالغہ بروزن فعیل (فعلان اور فعیل بطور صفت (بلا مبالغہ) بھی مستعمل ہیں، جیسے غضبان (غصہ والا) اور جمیل (صاحب جمال) موقع کلام سے امتیاز ہو جاتا ہے۔

- عم : (عن، ما) کس چیز کے متعلق، کس چیز کا حال، (حرف جار اور ما استفہامیہ)

- یتساء لون : وہ دریافت کرتے ہیں، وہ آپس میں سوال کرتے ہیں، تساء ل از سئل باب ۵ سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب

✤ نبا : واقعہ،خبر،اطلاع،ج انباء۔

✤ عظیم: بڑے،بڑی،(عظمة از عظم سے اسم صفت،ج عظماء۔

✤ مختلفون: اختلاف کررہے ہیں،اختلاف کرنے والے،(اختلاف از خلف باب ۷ سے اسم فاعل،جمع مذکر سالم)

✤ الم: أ لم کیانہیں،(حرف استفہام ونفی برائے تنبیہہ)

✤ مھد: فرش،بچھونا،قرارگاہ،مصدر سمی به مایمهد) ج مُهد.

✤ جبال: (م جبل) پہاڑ،

✤ اوتاد: (م، وتد) میخ،کیل۔

✤ ازواج: جوڑے جوڑے،نرومادہ، م' زوج۔

✤ نوم: سونا،نیند،(مصدر)

✤ سبات: راحت،آرام،تکان کادفع کرنا(مصدر)

✤ لبـــــاس: پردہ کی چیز،لباس،(مطلب یہ کہ رات کوہم نے لباس کی طرح بنایا، (عیب پوشی اور سکون بخشی،لباس اور رات دونوں میں وجہ تشبیہ ہے)ج البسة۔

✤ مـعـاش: معاش کاوقت،روزی حاصل کرنے کاوقت' زندگی بسرکرنا،کمائی کرنا، (عیش سے اسم ظرف ومصدر میمی)بـمـعـنـی المعيشة بحذف المضاف ای وقت معاش والا صل معيش بفتح الياء، تحر كت الياء بعد فتح قلبت الفاً.

✤ بنينا: ہم نے بنائے،(بناء باب ف سے ماضی،جمع متکلم)

✤ فوق: اوپر،(اسم ظرف)

✤ سبع: سات(اسم عدد)

- شداد: مضبوط، زبردست، مُ شدید (شدة سے اسم صفت، (جمع مکسر)
- سراج: چراغ، مجازاً سورج، ج سرج
- وھاج: بڑا روشن، بہت چمکدار، (وھج سے اسم مبالغہ اور صفت مشبہ) ثلاثی مجرد میں باب فتح سے وھج یوھج یا ضرب سے وھج یھج کے وزن پر آتا ہے اور اس کا مصدر فعال ف کے فتح اور عین کی تشدید کے ساتھ۔
- معصرات: م، معصرة پانی سے بھرے بادل، نچوڑنے والیاں، (اعصار از عصر باب ا سے اسم فاعل، جمع مؤنث سالم) اس کا وزن مفعلات بضم میم اور کسر عین ہے۔
- ثجاج: موسلا دھار اور بکثرت برسنے والا، (ثج سے اسم مبالغہ) اور ثلاثی میں باب ضرب سے آتا ہے خواہ لازم ہو یا متعدی۔
- حب: غلہ، ج حبوب اسم جنس۔
- نبات: سبزی، روئیدگی، زمین کی پیداوار (اسم مصدر)
- جنات: م، جنة باغ۔
- الفاف: گنجان، گھنے، م، لفیف، لف سے اسم صفت (جمع مکسر)
- فصل: فیصلہ حق کو باطل سے جدا کرنا، (مصدر)
- میقات: معین وقت، وقت مقررہ، وقت سے اسم آلہ بمعنی اسم ظرف، ج مواقیت۔
- ینفخ: پھونکا جائے گا، (نفخ باب ف سے مضارع مجہول، واحد مذکر غائب)
- صور: صور، نرسنگھا، (قرن ینفخ فیه)
- تاتون: تم سب آؤ گے (اتیان از اتی باب ض سے مضارع معروف، جمع مذکر حاضر)
- افواج: م، فوج گروہ در گروہ۔

✤ ابواب: دروازے، م' باب (اسم جامد) الف واو سے بدل کر آیا ہے، جو کہ جمع میں ظاہر ہے، واو کو فتح کے بعد الف سے بدل دیا)

✤ سیرت: ہٹادیئے جاویں گے، چلائے جاویں گے، (تیسیر از سیر باب۲ سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)

✤ سراب: ریت چمکتی ہوئی ریت، لہریلی مٹی، جس پر پانی کا دھوکہ ہو جاتا ہے۔

✤ مرصاد: گھات کی جگہ، مقام انتظار، (ظرف مکان واسم مبالغہ) (ای هی مرصدة لهم و معدة لتعذيبهم او هی راصدة الكافرين.

✤ طٰغین: سرکش لوگ، حد سے گذرنے والے، م' طاغی (طغیان از طغی سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم)

✤ مآب: ٹھکانا، لوٹنے کی جگہ، (اوب سے اسم ظرف)

✤ لٰبثین: م، لابث رہنے والے، ٹھہرنے والے (لبث سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم)

✤ احقاب: بے انتہا زمانہ، بڑی مدتیں م حقب۔

✤ لایذوقون: وہ نہیں چکھیں گے، (ذوق باب ن سے مضارع معروف و منفی، جمع مذکر غائب)

✤ برد: ٹھنڈک ٹھنڈا ہونا (مصدر) وقد يكون اسما بمعنى النوم و قدسمى النوم بردا لانه يبرد صاحبه، وهو لغته هذيل)

✤ حمیم: سخت گرم پانی، (حمم سے اسم صفت)

✤ غساق: پیپ، ٹھنڈا بدبودار پانی (غسق سے اسم مبالغہ)

✤ وفاق: پورا پورا، موافق (مصدر بمعنی اسم فاعل) (مصدر سماعي للرباعي

واستعمل فی موضع الصفته مبالغته)

✤ کانو لا یرجون: اندیشہ نہ رکھتے تھے، وہ امید نہ رکھتے تھے، (رجاء ازرجو باب ف سے مضارع برائے دوام، جمع مذکر غائب)

✤ کذاب: جھٹلانا، تکذیب کرنا، (مصدر باب ۲ بروزن فعال)

✤ احصینا: ضبط کررکھا ہے، (احصاء از حصی باب ا سے ماضی معروف جمع متکلم)

✤ کتاب: تحریر، لوح محفوظ، لکھنا، (مصدر) اور مصدر بمعنی اسم مفعول)

✤ ذوقوا: مزہ چکھو، (ذوق باب ن سے فعل امر جمع مذکر حاضر)

✤ لن نزید: ہم ہرگز زیادہ نہیں کریں گے، (زیادۃ از زید باب ض سے مضارع معروف بلن تاکید للمستقبل، جمع متکلم)

✤ الا: مگر، سو، (حرف استثناء)

✤ ل: لئے، واسطے، (حرف جار)

✤ متقین: م، متقی پرہیزگار لوگ، خدائے تعالیٰ سے ڈرنے والے (مصدر اتقاء از وقی باب ۷ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم)

✤ مفاز: کامیابی، (فوز سے مصدر میمی) و فیہ اعلال بالقلب اصلہ مفوز تحرکت الواو بعد فتح قلبت الفاویجوز ان یکون اسم مکان)

✤ حدائق: م، حدیقۃ، باغات، چہار دیواری میں گھرے ہوئے باغات۔

✤ اعناب: م، عنب انگور (اسم جنس)

✤ کواعب: م، کاعب، دوشیزگان جنت، نوخاستہ، حوران بہشتی، (کعوب سے اسم صفت) (کعبت الجاریۃ ای بداء ثدیھا للنھود بابہ نصر)

- اتراب: م، ترب ہم سن ہم عمر،
- کاس: جام شراب، ج کوس
- دھاق: لباب، بھرپور، دھق سے (فعال بمعنی اسم مفعول) باب فتح' اضداد میں سے ہے
- لغو: بیہودہ بات، لغویات (مصدر)
- عطاء: انعام، بخشش، (اعطاء باب ا سے اسم مصدر) ج اعطیہ
- حساب: کافی، بہت (مصدر)
- لایملکون: اختیار نہ ہوگا ان کو، وہ مالک نہ ہونگے، قدرت نہ رکھیں گے، (ملک باب ض سے مضارع معروف ومنفی جمع مذکر غائب)
- خطاب: عرض معروض، بات چیت کلام، گفتگو (مصدر باب ۳)
- یوم: جس روز، (اسم ظرف) ج ایام
- یقوم: کھڑے ہوں گے، (قیام از قوم باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- الروح: تمام ذی روح، حضرت جبرئیل روح الامین علیہ السلام (مصدر)
- ملئکتہ: م، ملک: فرشتے (اسم صفت)
- صف: صف بستہ، صف در صف، قطار، (مصدر)
- لایتکلمون: وہ بول نہ سکیں گے، وہ کلام نہ کرسکیں گے، (تکلم از کلم باب۴ سے مضارع معروف ومنفی، جمع مذکر غائب
- اذن: اجازت دے، اجازت مرحمت کرے، (اذن باب س سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- صواب: ٹھیک بات، درست (اسم مصدر)

- من: جو، (اسم موصول)
- شاء: چاہے، چاہا، (مشیئتہ از شیء باب س سے ماضی معروف واحد مذکر غائب
- اتخذ: بنالے، اختیار کرے، (اتخاذ از اخذ باب ۷ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- مآب: لوٹنے کی جگہ، ٹھکانا، (اسم ظرف)
- انا: (ان، نا) یقیناً ہم (حرف تاکید اور ضمیر منصوب)
- انذرنا: ہم نے ڈرایا، (انذار از نذر باب ا سے ماضی، جمع متکلم)
- قریب: قریب، نزدیک (قرب سے اسم صفت)
- ینظر: دیکھے گا، (نظر باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ما: جو، (اسم موصول)
- قدمت: پہلے کر چکے، پہلے بھیج چکے، (تقدیم از قدم باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)
- یداہ: (یدان، ہ) اس کے دونوں ہاتھ (اضافت میں تثنیہ کا نون گر گیا ہے، ج، ایدی اور ضمیر اضافی)
- یقول: کہے گا، (قول باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- یالیتنی: (یا، لیت، نی) اے کاش میں، (حرف ندا، حرف تمنا، نون وقایہ، اور ضمیر منصوب برائے تنبیہ واحد متکلم کا مرکب، لیت ناممکن الحصول تمنا کے مستعمل ہے)
- کنت: میں ہوتا، کون باب ن سے ماضی، واحد متکلم، (فعل ناقص)
- تراب: مٹی، خاک، ج' اتربتہ.

سُورَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ

الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾

فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ

حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾

موضوع اثبات قیامت مع تخویف مکذبین اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی کا بیان۔

ترجمہ

قسم ہے ان فرشتوں کی جو جان سختی سے نکالتے ہیں ○ اور جو بند کھول دیتے ہیں ○ اور جو تیرتے ہوئے چلتے ہیں ○ پھر تیزی کے ساتھ دوڑتے ہیں ○ پھر ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں ○ (قیامت ضرور آوے گی) جس روز ہلا دینے والی چیز ہلا ڈالے گی ○ جس کے بعد ایک پیچھے آنیوالی چیز آجاوے گی ○ بہت سے دل اس روز دھڑک رہے ہوں گے ○ ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی ○

کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہونگے ○ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہوجاویں گے ○ (پھر واپس ہوں گے) کہنے لگے کہ اس صورت میں یہ واپسی بڑی خسارہ کی ہوگی ○ تو وہ بس ایک ہی سخت آواز ہوگی ○ جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آموجود ہوں گے ○ کیا آپ کو موسیٰ کا قصہ پہنچا ہے ○ جب کہ ان کو ان کے پروردگار نے ایک پاک میدان یعنی طویٰ میں پکارا ○

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾

ترجمہ

کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی شرارت اختیار کی ہے ○ سو اس سے کہو کہ کیا تجھکو اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہوجائے ○ اور میں تجھ کو تیرے رب کی طرف سے رہنمائی کروں تو تو ڈرنے لگے ○ پھر اس کو بڑی نشانی دکھلائی ○ تو اس نے جھٹلایا اور کہنا نہ مان ○ پھر جدا ہوکر کوشش کرنے لگا ○

اور جمع کیا پھر باواز تقریر کی O اور کہا کہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں O سو اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت کے اور دنیا کے عذاب میں پکڑا O بے شک اس میں ایسے شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو ڈرے O بھلا تمہارا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے یا آسمان کا اللہ نے اس کو بنایا O اس کی سقف کو بلند کیا اور اس کو درست بنایا O اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا O اور اس کے بعد زمین کو بچھایا O اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو قائم کر دیا O

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ ﴿٣٤﴾

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ

لِمَن يَرَىٰ ﴿٣٦﴾ فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ﴿٣٧﴾ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾

فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ

نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿٤١﴾

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ﴿٤٢﴾ فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ﴿٤٣﴾

إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا ﴿٤٥﴾ كَأَنَّهُمْ

يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ﴿٤٦﴾

ترجمہ

تمہارے اور تمہارے مواشی کے فائدہ پہنچانے کے لئے O سو جب وہ بڑا ہنگامہ آوے گا O یعنی جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا O اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کی جاوے گی O تو جس شخص نے سرکشی کی ہوگی O

اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی O سو دوزخ اس کا ٹھکانا ہوگا O اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو خواہش سے روکا ہوگا O سو جنت اس کا ٹھکانا ہوگا O یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا O اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق O اس کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف ہے O آپ تو صرف اس شخص کے ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہو O جس روز یہ اس کو دیکھیں گے تو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا صرف ایک دن کے آخری حصہ میں یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں O

مختصر وجامع تفسیر

قسم ہے ان فرشتوں کی جو (کافروں کی) جان سختی سے نکالتے ہیں اور جو (مسلمانوں کی روح آسانی سے نکالتے ہیں گویا ان کا) بند کھولدیتے ہیں اور جو (روحوں کولیکر زمین سے آسمان کی طرف اس طرح سرعت وسہولت سے چلتے ہیں جیسے گویا) تیرتے ہوئے چلتے ہیں پھر (جب روحوں کولیکر پہنچتے ہیں تو ان ارواح کے باب میں جو خدا کا حکم ہوتا ہے اس کے امتثال کے لئے) تیزی کیساتھ دوڑتے ہیں پھر (ان ارواح کے متعلق ثواب کا حکم ہو یا عقاب کا دونوں امروں میں سے) ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں (ان سب کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ) قیامت ضرور آوے گی جس روز ہلا دینے والی ہلا ڈالے گی (مراد نفخۂ اولیٰ ہے) جس

کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آ جاوے گی (مراد نفخہ ثانیہ ہے)

بہت سے دل اس روز دھڑک رہے ہونگے ان کی آنکھیں (مارے ندامت کے) جھک رہی ہونگی (مگر یہ لوگ قیامت کا انکار کر رہے ہیں اور) کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہونگے (پہلی حالت سے مراد حیات قبل الممات ہے یعنی کیا بعد الموت پھر حیات ثانیہ ہوگی؟ مقصود استبعاد ہے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے) کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جاویں گے پھر (حیات کی طرف) واپس ہونگے (مقصود استصعاب ہے کہ یہ سخت دشوار ہے) کہنے لگے کہ (اگر ایسا ہو تو) اس صورت میں یہ واپسی (ہمارے لئے) بڑے خسارہ کی ہوگی (کیونکہ ہم نے تو اس کے لئے کچھ سامان نہیں کیا، مقصود اس سے تمسخر تھا اہل حق کے اس عقیدہ کے ساتھ یعنی ان کے عقیدہ پر ہم بڑے خسارہ میں ہو گے جیسے کوئی شخص کسی کو خیر خواہی سے ڈرائے کہ اس راہ مت جانا شیر ملے گا اور مخاطب تکذیب کے طور پر کسی سے کہے کہ بھائی ادھر مت جانا شیر کھا جاوے گا مطلب یہ کہ وہاں شیر ویر کچھ بھی نہیں ہے، آگے استبعاد و استصعاب مذکور کا رد ہے کہ یہ لوگ جو قیامت کو بعید اور مشکل کہتے ہیں) تو (یہ سمجھ رکھیں کہ ہم کو کچھ مشکل نہیں بلکہ) وہ بس ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آ موجود ہونگے۔

(آگے مکذبین کی تخویف اور تکذیب پر آپکی تسلی کے لئے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ فرعون کیساتھ بیان کیا جاتا ہے، پس فرماتے ہیں کہ) کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ پہنچا ہے جبکہ ان کو ان کے پروردگار نے ایک پاک میدان یعنی طوی میں (یہ اس کا نام ہے) پکارا کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑے شرارت اختیار کی ہے سو اس سے (جا کر) کہو کہ کیا تجھ کو اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہو جاوے، اور (تیری درستی کی غرض سے) میں

تجھ کو تیرے رب کی طرف (ذات وصفات کی) رہنمائی کروں تو تو (ذات وصفات کو سن کر اس سے) ڈرنے لگے (اور اس ڈر سے درستی ہو جاوے، غرض یہ حکم سن کر موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس گئے اور جا کر پیغام ادا کیا) پھر (جب اس نے دلیل نبوت طلب کی تو) اس کو بڑی نشانی (نبوت کی) دکھلائی (مراد معجزۂ عصا ہے یا بارادۂ جنس مجموعہ عصا وید بیضاء ہے) تو اس (فرعون) نے (ان کو) جھٹلایا اور (انکا) کہنا نہ مانا پھر (موسیٰ علیہ السلام سے) جدا ہو کر (ان کے خلاف) کوشش کرنے لگا اور (لوگوں کو) جمع کیا پھر (ان کے سامنے) با آواز بلند تقریر کی اور کہا کہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں (اعلیٰ قید واقعی کے طور پر کہا پس اصل مقصود انا ربکم ہے اور اعلیٰ صفت مادحہ بڑھادی اور احترازی نہیں جس سے غیر اعلیٰ دوسرے رب کا ثبوت ہو) سو اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت کے اور دنیا کے عذاب میں پکڑا (دنیوی عذاب تو غرق ہے اور اخروی عذاب حرق یعنی جلنا ہے) بیشک اس (واقعہ) میں ایسے شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرے۔

(آگے قیامت کو بعید یا مشکل سمجھنے کا عقلی جواب ہے یعنی) بھلا تمہارا (دوسری بار) پیدا کرنا (فی نفسہ) زیادہ سخت ہے یا آسمان کا (اور فی نفسہ اس لئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نسبت سے تو سب مساوی ہیں اور ظاہر ہے کہ آسمان ہی کا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے، پھر جب اس کو پیدا کر دیا تو تمہارا پیدا کرنا کیا مشکل ہے، آگے آسمان کے پیدا کرنے کی کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ) اللہ نے اس کو بنایا (اس طرح سے کہ) اس کی چھت کو بلند کیا اور اس کو درست بنایا (کہ کہیں اس میں شقوق وفطور، پھٹا ہوا یا جوڑ، پیوند تو نہیں) اور اس کی رات کو تاریک بنایا وراس کے دن کو ظاہر کیا (رات اور دن کو آسمان کی طرف اس لئے منسوب کیا کہ رات اور دن آفتاب کے طلوع اور غروب سے ہوتے ہیں اور آفتاب آسمان سے متعلق ہے)

اور اس کے بعد زمین کو بچھایا (اور بچھا کر) اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو (اس پر) قائم کر دیا تمھارے اور تمھارے مواشی کے فائدہ پہنچانے کے لئے (اصل استدلال خلقِ سماء سے تھا مگر زمین کا ذکر شاید اس لئے کر دیا کہ اس کے احوال ہر وقت پیشِ نظر ہیں اور گو سماء کے برابر نہ سہی لیکن فی نفسہ انسان کی تخلیق سے زمین کی تخلیق بھی اشد ہے پس حاصل استدلال کا یہ ہوا کہ جب ایسی ایسی چیزیں ہم نے بنا دیں تو تمہارا دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے آگے بعث کے بعد جو واقعات مجازاۃ کے متعلق ہونگے ان کی تفصیل ہے یعنی قیامت کا امکان اور صحتِ وقوع تو ثابت ہو گیا)۔

سو جب وہ بڑا ہنگامہ آوے گا یعنی جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کی جاوے گی تو (اس روز یہ حالت ہوگی کہ) جس شخص نے (حق سے) سرکشی کی ہوگی اور (آخرت کا منکر ہو کر اس پر) دینوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ اس کا ٹھکانا ہوگا اور جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا (کہ قیامت اور آخرت اور حساب کتاب پر اس کا ایمان مکمل ہو) اور نفس کو (حرام) خواہش سے روکا (یعنی اعتقاد صحیح کے ساتھ عمل صالح بھی کیا ہوگا) سو جنت اس کا ٹھکانا ہوگا (اور عمل صالح طریق جنت ہے موقوف علیہ نہیں، چونکہ کفار مقصدِ انکارِ قیامت کے اس کا وقت پوچھا کرتے تھے آگے اس کا جواب ہے، یعنی) یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اسکا وقوع کب ہوگا (سو) اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق (کیونکہ بیان کا موقوف علیہ علم ہے اور قیامت کا معین وقت ہم نے کسی کو بتلایا نہیں بلکہ) اس (کے علم کی تعیین) کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف ہے (اور) آپ تو صرف (اخبار اجمالی) سے ایسے شخص کے ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہو (اور ڈر کر ایمان لانے والا ہو اور یہ لوگ جو جلدی

مچار ہے ہیں تو سمجھ لیں کہ) جس روز یہ اس کو دیکھیں گے تو (ان کو) ایسا معلوم ہوگا کہ گویا (دنیا میں) صرف ایک دن کے آخری حصہ میں یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں (بس یعنی دنیا کی مدت طویلہ قصیر معلوم ہوگی اور سمجھیں گے کہ عذاب بڑی جلدی آگیا جس کی یہ استدعا کرتے ہیں حاصل یہ کہ جلد بازی کیوں کرتے ہو وقوع کے وقت اس کو یہی سمجھو گے کہ بڑی جلد ہو گیا جس دیر کو اب دیر سمجھ رہے ہو یہ دیر معلوم نہ ہوگی)

شانِ نزول

۱۔ حضرت محمد بن کعب کہتے ہیں کہ جب (آیت کریمہ) **انا لمردودون فی الحافرة** نازل ہوئی تو کفار قریش کہنے لگے کہ اگر ہم موت کے بعد زندہ ہو گئے تو البتہ خسارہ میں رہیں گے، پس یہ آیت **قالوا تلک اذا کرة خاسرة** نازل ہوئی (اخرج سعید ابن منصور)

۲۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے باب میں سوالات ہوتے تھے، یہاں تک کہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی، **یسئلونک عن الساعته ایان مرسٰھا فیم انت من ذکر ھاالی ربک منتھاھا** (الحاکم ابن جریر)

۳۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اہل مکہ بطور استہزاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے کہ یہ قیامت کب قائم ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ نے **یسئلونک عن الساعته ایان مرسٰھا، الی اخر السورة** نازل فرمائی (ابن ابی حاتم)

۴۔ طارق ابن شہاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم کثرت سے قیامت کا تذکرہ فرماتے تھے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی، **فیم انتَ من ذکرٰھا الی ربک**

منتهاها (الطبرانی وابن جریر)

ربط ومناسبت اس میں بھی مثل سورت سابقہ واقعات اور ء انتم اشد، الخ میں امکان اور هل اتک، الخ میں مکذبین کی تخویف اور تکذیب پر آپ کا تسلیہ ہے۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ○ وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ○

وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ○ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ○ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ○

و حرف جار بمعنی قسم النازعت صیغہ اسم فاعل غرقا مفعول مطلق من غیر لفظه النزعت اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ و حرف عطف النشطت صیغہ اسم فاعل نشطا مفعول مطلق النشطت اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف اول و حرف عطف السبحت صیغہ اسم فاعل سبحا مفعول مطلق، السبحت اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف دوم ف عاطفہ السبقت صیغہ اسم فاعل سبقا مفعول مطلق السبقت اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر معطوف سوم ف عاطفہ المدبرات صیغہ اسم فاعل ضمیر اسمیں فاعل امرا مفعول بہ المدبرات اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف چہارم، معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر مجرور و حرف جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر (مقسم بها) متعلق اقسم (محذوف) کے اقسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر قسم (جس کا جواب محذوف ہے ای لتبعثن) قسم اور جواب قسم مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ○ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ○

قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ○ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ○

یوم مضاف ترجف فعل الراجفتہ ذوالحال تتبع فعل ھا ضمیر مفعول بہ الرادفتہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ حالیہ ہوکر حال، حال، ذوالحال مل کر فاعل ترجف فعل کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ، یوم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف (مفعول فیہ) جواب قسم مضمر سے (ای لتبعثن)

قلوب موصوف یومئذ اصل میں یوم اذ کان کذا ہے یوم مضاف اذ برائے ظرفیت کان فعل ناقص، اس میں ھو ضمیر مستتر اس کا اسم کذا خبر کان اپنے اسم وخبر سے مل کر مظروف، ظرف ومظروف مل کر مضاف الیہ یوم مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف (مفعول فیہ) مقدم برائے واجفتہ، واجفتہ اسم فاعل ضمیر اس میں ھی فاعل، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مقدم سے مل کر صفت قلوب موصوف کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا ابصار مضاف، ضمیر ھا مضاف الیہ، مضاف، مضاف الیہ سے مل کر مبتدا خاشعۃ خبر ابصار ھا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر قلوب کی خبر، یہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یَقُوْلُوْنَ اَءِ نَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَۃِ ○ ءَ اِذَا کُنَّا عِظَاماً نَّخِرَۃِ ○

یقولون فعل، ضمیر بارز اس کا فاعل، فعل وفاعل مل کر قول، حرف استفہام ان حرف مشبہ بالفعل نا اسم ل برائے تاکید مردودون صیغہ اسم مفعول فی حرف جار الحافرہ مجرور، جار، مجرور سے مل کر متعلق ہوئے صیغہ اسم مفعول کے، اس مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر ان کی خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ استفہامیہ انشائیہ ہوکر مقولہ، قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

ء حرف استفہام اذا ظرفیہ (جس کا عامل محذوف ہے جس کی تقدیر ہے ء اذا کنا عظاما نرد و نبعث جس پر لمردودون دلالت کر رہا ہے) کنا فعل ناقص نا ضمیر اس کا اسم عظاما موصوف نخرۃ صفت، دونوں مل کر فعل ناقص کی خبر کنا اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مظروف، ظرف و مظروف مل کر نبعث فعل محذوف کے لئے مفعول فیہ نبعث اپنے نائب فاعل مضمر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قَالُوْا تِلْکَ اِذاً کَرَّۃٌ خَاسِرَۃٌ O

فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ O فَاِذَاهُمْ بِالسَّاهِرَۃِ O

قالوا فعل، ضمیر بارز و اس کا فاعل، فعل فاعل مل کر قول تلک مبتدا کرۃ موصوف خاسرۃ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر مقولہ، قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔ (ترکیب میں حروف کا شمار نہیں ہوتا) ف استینافیہ ان حرف مشبہ بالفعل ما کافہ ھی مبتدا زجرۃ موصوف واحدۃ صفت، دونوں مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنا۔

ف نتیجیہ اذا فجائیہ ھم مبتدا ب حرف جار الساھرۃ مجرور، دونوں مل کر محذوف حاضرون کے متعلق حاضرون صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ مُوْسٰی O اِذْنَادٰهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی O اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی O

ھل حرف استفہام اتی فعل ک ضمیر مفعول بہ حدیث مضاف موسیٰ مضاف الیہ دونوں مل کر اتی فعل کے فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ

مستانفہ بنا۔

اذ برائے ظرفیت (متعلق بحدیث) نادی فعل ہ ضمیر مفعول بہ رب مضاف ہ مضاف الیہ، دونوں مل کر فاعل ب جارہ الواد ا موصوف المقدس صفت دونوں مل کر مبدل منہ (یا عطف بیان دونوں مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر نادی فعل کے متعلق فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قال (مقدر فعل با فاعل) فعل اپنے فاعل سے مل کر قول، اذھب فعل وفاعل الی فرعون جار مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مقولہ ہوا قول اپنے مقولہ سے مل کر معلل، ان حرف مشبہ بالفعل ہ اسم، طغی فعل وفاعل دونوں مل کر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر تعلیل ہوا، معلل اپنی تعلیل سے مل کر جملہ معللہ بنا۔

فَقُلْ هَلْ لَّکَ اِلٰی اَنْ تَزَکّٰی O وَاَهْدِیَکَ اِلٰی رَبِّکَ فَتَخْشٰی O

ف برائے تفسیر قل فعل ضمیر مستتر انت فاعل ھل استفہامیہ ل حرف جار ک مجرور، دونوں مل کر ثابتہ کے متعلق ہو کر خبر مقدم الی حرفِ جار ان مصدریہ تزکی فعل با فاعل دونوں مل کر معطوف علیہ و عاطفہ اھدی فعل وفاعل ک ضمیر مفعول بہ الی حرف جار رب مضاف ک مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار، مجرور سے مل کر متعلق فعل اھدی کے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوفِ اپنے معطوف علیہ سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر الی حرف جار کا مجرور دونوں مل کر سبیل کا متعلق سبیل اپنے متعلق سے مل کر مبتدا موخر، مبتدا اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ استفہامیہ ہو کر مقولہ بنا، قول، مقولہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا، ف برائے تعلیل تخشی فعل وفاعل دونوں مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَاَرٰاهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى O فَكَذَّبَ وَعَصٰى O ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى O فَحَشَرَ فَنَادٰى O فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى O فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى O اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى O

ف تفسیریہ اری فعل وفاعل ہ مفعول بہ اول الایتہ موصوف الکبری صفت، موصوف، صفت مل کر مفعول بہ دوم، فعل، فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ بن کر معطوف علیہ ف حرف عطف کذب معطوف اول و عاطفہ عصی معطوف دوم ثم عاطفہ ادبر فعل، ضمیر مستتر ھو اس میں ذوالحال یسعی فعل، ضمیر مستتر اس میں فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل بنا ادبر کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف سوم ف عاطفہ حشر معطوف رابع ف عاطفہ نادی معطوف پنجم ف عاطفہ قال فعل وفاعل دونوں مل کر قول، ضمیر انا مبتدا رب مضاف کم مضاف الیہ دونوں مل کر موصوف الاعلی صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر انا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، قول، مقولہ سے مل کر معطوف ششم، اب معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

ف نتیجیہ اخذ فعل ضمیر ہ مفعول بہ اول، لفظ اللہ فاعل نکال فاعل الاخرۃ معطوف علیہ و عاطفہ الاولی معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر مضاف الیہ، دونوں ملکر مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل فی حرف جار ذلک مجرور، جار مجرور سے مل کر ان کی خبر مقدم ل برائے تاکید عبرۃ مصدر ل حرف جار من موصولہ یخشی فعل وفاعل، اپنے

فاعل سے مل کر صلہ ہوا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور ہوا ل حرف جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا عبــرۃ کے، مصدر اپنے متعلق سے مل کر ان کا اسم مؤخر ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ءَ اَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ ط السَّمَآءُ بَنٰهَا O رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا O وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا O

ء استفہام توبیخی انتم مبتدا اشد صیغہ اسم تفضیل، اس میں ضمیر ممیز خلقا تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل صیغہ اسم تفضیل کے لئے اشــد اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ ام عاطفہ السماء مبتدا، اشد محذوف اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف و معطوف علیہ ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

بنی فعل ھو ضمیر مستتر جو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ رہی ہے اس کا فاعل (کماھو مفھوم من السیاق) ھا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل سے اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رفع فعل و فاعل سمک مضاف ھا مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور فاعل بہ سے مل کر مفسر ف برائے تفسیر سوا ھا فعل و فاعل مفعول بہ سوی اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر تفسیر، مفسر اپنے تفسیر سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ و عاطفہ اغطش فعل و فاعل لیل مضاف ھا مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول بہ اغطش فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف اول و حرف عطف اخرج فعل و فاعل ضحھا مضاف و مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول بہ، اخــرج فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف دوم، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحَاھَا O

اَخْرَجَ مِنْھَا مَاءَ ھَا وَمَرْعٰھَا O وَالْجِبَالَ اَرْسٰھَا O

و استینافیہ الارض مفعول بہ برائے دحی فعل محذوف (ای دحالارض) ضمیر اس میں فاعل بعد مضاف ذلک مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر مفسر دحا فعل بافاعل ھا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

اخرج فعل وفاعل منھا مرکب جاری متعلق ہوئے اخرج کے ماء مضاف ھا مضاف الیہ دونوں مل کر معطوف علیہ ہوئے و حرف عطف مرعی مضاف ھا مضاف الیہ دونوں مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ وعاطفہ الجبال مفعول بہ، فعل محذوف ارسی کا (تقدیرہ ارسی الجبال) اور اس میں ضمیر فاعل، ارسی فعل اپنے فاعل اور مفعول، سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفسر ارسھا فعل فاعل اور مفعول بہ یہ سب مل کر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے ملکر جملہ خبریہ ہوا۔

مَتَاعًا لَّکُمْ وَلِاَنْعَامِکُمْ O

(ای متعکم بذلک متاعا) متع فعل وفاعل کم مفعول بہ ب حرف جار ذلک مجرور، دونوں مل کر متعلق متع کے متاعا مصدر لکم جار مجرور، معطوف علیہ و حرف عطف ل جار انعمکم مضاف، مضاف الیہ مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف

سے مل کر، مصدر کے متعلق متاعا مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَاِذَا جَاءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝

ف استینافیہ اذا شرطیہ جاءت فعل الطامته موصوف الکبری صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبدل منہ یوم مضاف یتذکر فعل الانسان فاعل ما موصولہ سعی فعل و فاعل، ضمیر محذوف، مفعول بہ (ای ماسعاہ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول، صلہ سے مل کر مفعول بہ یتذکر فعل کا، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر اذا جاءت سے بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل، جاءت فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ و حرف عطف برزت فعل مجہول الجحیم نائب فاعل ل جارہ من اسم موصول یری فعل، ضمیر مستتر اس کا فاعل ہ ضمیر اس کا مفعول بہ (ای یراہ) محذوف، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ۔ ئے فعل برزت کے، فعل اپنے نائب فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ، معطوف سے مل کر شرط ہوئی۔

ف جزائیہ اما شرطیہ من اسم موصول طغی فعل و فاعل دونوں مل کر معطوف علیہ و عاطفہ اثر فعل و فاعل الحیوۃ موصوف الدنیا صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول

بہ اثو اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف معطوف علیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول مـــن اپنے صلہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی شرط جزائیہ ان حرف مشبہ بالفعل الجحیم اسم ھی ضمیر فصل مبتدا، الماوی ای ماواہ مرکب اضافی، خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر ان حرف مشبہ بالفعل کی خبر ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر پھر خبر متضمن معنی جزاء، شرط وجزاء دونوں مل کر معطوف علیہ وحرف عطف اما شرطیہ من موصولہ اخاف فعل وفاعل مقام مضاف رب مضاف ومضاف الیہ ہ مضاف الیہ رب اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مقام کا مقام اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ بنا خاف فعل کا، فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر معطوف علیہ ہوا و عاطفہ نھی فعل وفاعل النفس مفعول بہ عن الھوی جار ومجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، مـــن موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی شرط جزائیہ ان حرف مشبہ بالفعل الجنتہ اسم ھی مبتدا الماوی (ای الماوی لہ) خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر خبر ہوئی ان کی ان اپنے اسم وخبر سے مل کر خبر متضمن معنی جزاء، مبتدا خبر مل کر جملہ ہوکر جزاء ہوئی فاذا جاء ت شرط کی، شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ بنا۔

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰھَا ○ فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا ○

یسئلون فعل وفاعل ک ضمیر مفعول بہ عن الساعتہ متعلق فعل کے، ایان (ظرف زمان مبنی) خبر مقدم مرسھا مضاف، مضاف الیہ مبتدا موخر دونوں مل کر مفعول فیہ یسئلون اپنے فاعل، متعلق اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(ای فی ای شیء انت من ذکرھا) فی حرف جار ای شیء مضاف، مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار ومجرور مل کر متعلق اول برائے ثابت انت مبتداء من جار ذکرھا مجرور، دونوں مل کر متعلق ثانی ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر ہوئی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھٰھَا O اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰھَا O

الی حرف جار رب مضاف ک مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ثابت صیغہ اسم فاعل کے، صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر مقدم، منتھٰھا مضاف اور مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا موخر، مبتدا موخر، خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل ما کافہ انت مبتدا منذر (صیغہ اسم فاعل) مضاف من موصولہ یخشٰی فعل وفاعل ھا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، انت مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا O

کان حرف مشبہ بالفعل ھم اس کا اسم یوم مضاف یرون فعل وفاعل، ضمیر ھا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ مقدم یلبثوا کا، لم جازمہ یلبثوا فعل وفاعل الا کلمہ حصر استثناء لغو عشیۃً معطوف علیہ او حرف عطف ضحھا مضاف و مضاف الیہ مل کر معطوف، دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل

اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر کان کی خبر، کان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- نازعت: سختی سے جان نکالنے والے، کھینچنے والے، (نزع سے اسم فاعل، جمع مونث سالم م، نازعتہ (ملائکہ مراد ہیں جو انتہائی تکلیف دہ طریق سے کفار کی جانیں ان کے بدان سے نکالتے ہیں)
- غرق: ڈوبنا، گہرائی کے اندر سے شدت کے ساتھ کھینچنا (غرق بمعنی اغراق مصدر) باب نصر یا اسم مصدر ہے اغرق سے۔
- ناشطات: بند کھولنے والے، آسانی سے مومنوں کی روحیں قبض کرنے والے فرشتے مراد ہیں، م ناشطتہ (نشط سے اسم فاعل، جمع مونث سالم) باب ضرب۔
- سابحات: تیرنے اور تیز اڑنے والے، (سبح سے اسم فاعل، جمع مونث سالم)
- سبح: تیرنا، ہوا میں تیز گزرنا، (مصدر)
- سابقات: دوڑنے والے، سبقت لیجانے والے، آگے بڑھنے والے، (سبق سے اسم فاعل، جمع مونث سالم) باب ضرب۔
- مدبرات: تدبیر کرنے والے، انتظام کرنے والے، (تدبیر از دبر باب ۲ سے اسم فاعل، جمع مونث سالم (مندرجہ بالا صفات فرشتوں کی ہیں جو انتظام کائنات پر باذن الٰہی مامور ہیں)
- ترجف: ہلا دے گی، (رجف باب ن سے مضارع معروف، واحد مونث غائب

- راجفته: ہلا دینے والی، (رجف سے اسم فاعل واحد مونث، (نفخہ اولی مراد ہے)۔
- تتبع: پیچھے آئے گی، (تبع باب س سے مضارع معروف، واحد مونث غائب)
- رادفته: پیچھے آنے والی، (صور کی دوسری آواز مراد ہے، (ردف سے اسم فاعل، واحد مونث غائب)
- قلوب: دل، م، قلب
- واجفته: دھڑکنے والے، ڈرنیوالی، (وجف سے اسم فاعل، واحد مونث)
- ابصار: آنکھیں، م، بصر۔
- خاشعته: جھکنے والی، (خشوع سے اسم فاعل، واحد مونث)
- ائنا: (ا، ان، نا) کیا یقیناً ہم، (حرف استفہام، حرف تاکید، اور اسم ضمیر)
- مردودون: واپس ہونگے، لوٹائے جائیں گے، مردود (رد سے اسم مفعول، جمع مذکر سالم)
- حافرة: پہلی حالت، الٹے پاؤں، (حفر سے اسم فاعل، واحد مونث) وهو علی وزن فاعل بمعنی المفعول والمرادهنا الارض
- عظلم: ہڈیاں، م، عظم
- نخرة: بوسیدہ، گلی ہوئی، (نخر سے اسم صفت) باب سمع
- اذاً: تب تو، اس وقت (حرف جواب)
- كرة: واپسی لوٹنا، (مصدر برائے مرة)
- خاسرة: خسارہ والی، نقصان والی، (خسر سے اسم فاعل واحد مونث) باب سمع
- زجرة: سخت آواز، تہدید، جھڑکی، (مصدر)

✤ اذا: اچانک، یکا یک، (کلمہ مفاجات)

✤ ساھرۃ: میدان، ہموار زمین، (میدان قیامت مراد ہے) ج سواھر

✤ نادی: اس نے پکارا، باواز بلند بولا، (نداء بروزن فعال ازندء باب ۳ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ واد: (الوادی رسم فی المصحف بغیریاء مراعاۃ لحذفھامن القراءۃ بسبب التقاء الساکنین) میدان، وادی طور، ج اودیتہ۔

✤ مقدس: پاک، مقدس، (تقدیس ازقدس باب ۲ سے اسم مفعول)

✤ طوی: طور سیناء کی وادی کا نام، جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسالت عطا ہوئی۔

✤ طغی: حد سے نکل گیا، اس نے سرکشی کی، (مصدر) طغیان باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ تزکی: تو سنور جائے، درست ہو جائے، پاک ہو جائے، (تزکی اززکی باب ۴ سے مضارع معروف، واحد مذکر حاضر، (ایک تاء حذف ہے)

✤ اھدی: رہنمائی کروں، (ھدایتہ ازھدی باب ض سے مضارع واحد متکلم)

✤ تخشی: تو ڈرے (خشیتہ باب س سے مضارع، واحد مذکر حاضر)

✤ اری: اس نے دکھلائی، (اراءۃ ازرئی باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ ایتہ: نشانی، معجزہ، ج ایٰت۔

✤ کبری: بڑی عظمت والی، بڑی، (کبر سے اسم تفضیل، واحد مونث)

✤ عصی: کہنا نہ مانا، نافرمانی کی (عصیان از عصی باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ ادبر: وہ جدا ہوا، اس نے پیٹھ پھیری، (ادبار از دبر باب ا سے ماضی معروف، واح مذکر غائب)

✤ یسعی: وہ کوشش کرنے لگا، (سعی باب ف سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

✤ حشر: اس نے جمع کیا، (یعنی اپنے لشکر اور جادوگروں کو جمع کیا، (حشر باب ن سے ماضع معروف، واحد مذکر غائب)

✤ نادی: اس نے باواز بلند تقریر کی، پکارا (ندا باب ۳ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ الاعلی: اسم تفضیل بمعنیٰ صفت ہے، لام کلمہ یاء سے بدل کر آیا ہے، اصل میں واؤ تھا، یعنی العلو یاء کو فتح کے بعد الف سے بدل دیا۔

✤ اخذ: پکڑا، اخذ باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔

✤ نکال: ایسا عذاب جو باعث عبرت ہو، عبرت ناک سزا، (ای بنکال الاخرة والا ولی) (مصدر)

✤ عبرة: عبرت، نصیحت، ج عبر (مصدر)

✤ اشد: زیادہ سخت، (شدة از شدد سے اسم تفضیل، واحد مذکر)

✤ خلق: پیدا کرنا (مصدر)

✤ رفع: اس نے بلند کیا، (رفع باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔

✤ سمک: سقف، بلندی، چھت، (مصدر)

✤ سوی: اس نے درست کیا،(تسویته ازسوی باب۲سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)فیه اعلال بالقلب تحرکت الیاء بعد فتح قلبت الفا۔

✤ اغطش: اس نے تاریک کیا(اغطاش از غطش باب ا سے ماضی معروف واحد مذکر غائب)

✤ ضحی: دن، چاشت کاوقت،(اسم ظرف)

✤ دحی: بچھایا،اس نے ہموار کیا، پھیلایا،(دحو باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)اس میں بھی مثل سواھا کے تعلیل ہے، کیونکہ الف اصل میں واؤ ہے یایاء ہے۔

✤ مرعی: چارہ، زمین میں پیدا ہونے والی خوراک، گھاس(مصدر) دراصل یہ اسم مکیان ہے پھر مجازاً اس کا اطلاق درخت، گھاس اوران چیزوں پر ہونے لگا جن کو کہ انسان کھاتا ہے۔

✤ ارسی: اس نے قائم کیا،ارساء ازرسو باب ا سے ماضی معروف واحد مذکر غائب اوراس کاالف دراصل مزید میں یاء ہےاور مجرو میں واؤ ہے)

✤ انعام: مویشی،م نعم۔

✤ طامته: ہنگامہ، بڑی مصیبت،غلبہ کرنے والی،(طم سے اسم فاعل، واحد مونث)

✤ برزت: ظاہر کردی جائے گی تبریز ازبرز باب۲سے ماضی معروف، واحد مونث)

✤ طغی: اس نے سرکشی کی، طغیان باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)فیه اعلال بالقلب

✤ اثر: اس نے ترجیح دی،اس نے پسند کیا،(ایثار ازاثر باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

- ماوی: ٹھکانا، رہنے کی جگہ، (اوی سے اسم ظرف) اور یہ لفیف مقرون ہے۔
- اما: سو، لیکن، (حرف تفصیل، غ)
- مقام: کھڑا ہونا، کھڑے ہونے کی جگہ (قیام سے اسم ظرف ومصدر میمی)
- نھی: اس نے رعکا، منع کیا، نھی باب ف ماضی معروف، واحد مزکر غائب)
- ھوی: خواہش، خواہش نفس، خواہش خسیسہ مراد ہے، (مصدر) ج اھواء۔
- ساعتہ: قیامت، گھڑی، وقت عجلتِ حساب کی وجہ سے قیامت کو ساعت سے تعبیر کیا گیا ہے)
- مرسی: وقوع، ٹھرنا، (ارساء از رسو باب ا سے مصدر میمی)
- منتھی: مدار، انتہاء، اختتام (منتہائے علم مراد ہے) انتھاء باب سے مصدر میمی)
- منذر: ڈرانیوالا، خبردار کرنے والا، (انذار از نذر باب ا سے اسم فاعل)
- لم یلبثوا: وہ نہیں رہے، وہ نہیں ٹھہرے، (لبث باب س سے مضارع، بلم نفی جحد جمع مذکر غائب)
- عشیتہ: دن کا آخری حصہ، ایک شام، ج عشایا۔

سورۃ عبس مکیۃ وھی اثنتان واربعون آیۃ وفیھا رکوع واحد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿١﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿٣﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِىْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾

موضوع آداب تذکیر، عدم تذکر کی مذمت اور اس کی سزا، اور نصیحت حاصل کرنے والے کا ثواب۔

ترجمہ

پیغمبر چیں بجبیں ہو گئے اور متوجہ نہ ہوئے O اس بات سے کہ ان کے پاس اندھا آیا O اور آپ کو کیا خبر شاید وہ سنور جاتا O یا نصیحت قبول کرتا سو اس کو نصیحت کرنا فائدہ پہنچاتا O تو جو شخص بے پروائی کرتا ہے O آپ اس کی تو فکر میں پڑتے ہیں O حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ نہ سنورے O اور جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے O اور وہ ڈرتا ہے O آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں O ہرگز ایسا نہ کیجئے قرآن نصیحت کی چیز ہے O سو جس کا جی چاہے

اس کو قبول کرے O وہ ایسے صحیفوں میں ہے جو مکرم ہیں O رفیع المکان ہیں مقدس ہیں O جو ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں O کہ وہ مکرم نیک ہیں O

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَاۗءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاۗءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَاۗىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَاۗءَتِ الصَّاۗخَّةُ ﴿۳۳﴾

ترجمہ

انسان پر خدا کی مار وہ کیسا ناشکرا ہے O اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسی چیز سے پیدا کیا O نطفہ سے اس کی صورت بنائی پھر اس کو اندازہ سے بنایا O پھر اس کو رستہ آسان کر دیا O پھر اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں لے گیا O پھر جب اللہ چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کر دے گا O ہرگز نہیں اس کو جو حکم کیا تھا اس کو بجا نہیں لایا O سو انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے O کہ ہم نے عجیب طور پر پانی برسایا O پھر عجیب طور پر زمین کو پھاڑا O پھر ہم نے اس میں غلہ O اور انگور اور ترکاری O اور زیتون اور کھجور O اور گنجان باغ O اور میوے اور

چارہ پیدا کیا ○ تمہارے اور تمہارے مواشی کے فائدہ کے لئے ○ پھر جس وقت کانوں کو بہرہ کرنے والا شور برپا ہوگا ○

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

ترجمہ

جس روز ایسا آدمی اپنے بھائی سے ○ اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے ○ اور اپنی بیوی سے اور اولاد اپنی سے بھاگے گا ○ ان میں ہر شخص کو ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا ○ بہت سے چہرے اس روز روشن ○ خندان شاداں ہوں گے ○ اور بہت سے چہروں پر اس روز ظلمت ہوگی ○ ان پر کدورت چھائی ہوئی ہوگی ○ یہی لوگ کافر فاجر ہیں ○

شانِ نزول مختصر وجامع تفسیر

ان آیات کے نزول کا قصہ یہ ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعض روٴسائے مشرکین کو سمجھا رہے تھے، بعض روایات میں ان میں سے بعض کے نام بھی آئے ہیں۔ابوجہل بن ہشام،عتبہ بن ربیعہ،ابی بن خلف،امیہ بن خلف،شیبہ، کہ اتنے میں حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا صحابی حاضر ہوئے اور کچھ پوچھا، یہ قطع کلام آپ کو ناگوار ہوا اور آپ نے ان کی طرف التفات نہیں کیا، اور ناگواری کیوجہ سے آپ چیں بجیں ہوئے، جب اس مجلس سے اٹھ کر گھر جانے لگے تو آثار وحی کے نمودار ہوئے اور یہ آیتیں **عبس وتولیٰ الخ** نازل ہوئیں، اس کے بعد جب وہ آپ کے پاس آتے آپ بڑی خاطر کرتے تھے **ھذہ الروایات کلھا فی الدر المنثور** غرض واقعہ مذکور کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ) پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) چیں بجیں ہوئے اور متوجہ نہ ہوئے اس بات سے کہ ان کے پاس اندھا آیا (یہاں تو غائب کے صیغہ سے فرمایا اور یہ متکلم کے انتہائی لطف وکرم اور مخاطب کی تکریم ہے کہ رودررو اس امر کی نسبت نہیں فرمائی) اور (آگے خطاب کا صیغہ بطور التفات کے اس لئے اختیار کیا کہ شبہ اعراض کا نہ ہو، ارشاد ہوتا ہے کہ) آپ کو کیا خبر شاید وہ (نابینا آپ کی تعلیم سے پورے طور پر) سنور جاتا یا (کم سے کم کسی خاص امر میں) نصیحت قبول کرتا سو اس کو نصیحت کرنا (کچھ نہ کچھ) فائدہ پہنچاتا تو جو شخص (دین سے) بے پرواہی کرتا ہے آپ اس کی تو فکر میں پڑتے ہیں، حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ نہ سنورے (اس کی بے پرواہی ذکر کرکے اس کی طرف زیادہ توجہ نہ دینے کی ہدایت ہے)

اور جو شخص آپ کے پاس (دین کے شوق میں) دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ (خدا سے

ڈرتا ہے آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں (ان آیات میں آپ کی اجتہادی لغزش پر آپ کو مطلع کیا گیا ہے، منشاء اس اجتہاد کا یہ تھا کہ یہ امر تو متیقن اور ثابت ہے کہ اہم کام کو مقدم کرنا چاہیئے، آپ نے کفر کی اشدیت کو موجبِ اہمیت سمجھا جیسے دو بیمار ہوں ایک کو ہیضہ ہے اور دوسرے کو زکام، تو ہیضہ کے مریض کا علاج مقدم ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ مرض کی شدت اس وقت موجب اہمیت ہے جب دونوں مریض طالب علاج ہوں، لیکن اگر مرض شدید والا علاج کا طالب ہی نہیں بلکہ مخالف ہو تو پھر مقدم وہ ہوگا جو طالب علاج ہے اگر چہ مرض اس کا خفیف ہو آگے ان مشرکین کی طرف اسقدر توجہ ضروری نہ ہونے کو ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ آئندہ) ہرگز ایسا نہ کیجئے (کیونکہ) قرآن (محض ایک) نصیحت کی چیز ہے (اور آپ کے ذمہ صرف اس کی تبلیغ ہے) سو جس کا جی چاہے اس کو قبول کرے (اور جو قبول نہ کرے وہ جانے، آپ کو کوئی ضرر نہیں، پھر آپ اسقدر اہتمام کیوں فرماتے ہیں، آگے قرآن کے اوصاف بیان فرماتے ہیں کہ)

وہ (قرآن لوحِ محفوظ کے) ایسے صحیفوں میں (ثبت) ہے جو (عنداللہ) مکرم ہیں (یعنی پسندیدہ و مقبول ہیں، اور) رفیع المکان ہیں (کیونکہ لوح محفوظ تحت العرش ہے کمافی الدرالمنثور سورۃ البروج اور وہ مقدس ہیں (شیاطین خبیثہ کی وہاں تک رسائی نہیں، **کقولہ تعالیٰ: لایمسہ الا المطھرون**) جو ایسے لکھنے والوں (یعنی فرشتوں) کے ہاتھوں میں (رہتے) ہیں کہ وہ مکرم (اور) نیک ہیں (یہ سب صفات اس کے من جانب اللہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں جیسا کہ سورہ واقعہ کی آیت **لایمسہ الا المطھرون** میں بیان ہوا ہے اور لوح محفوظ ہر چند کہ شی واحد ہے مگر اس کے اجزاء کو صحف سے تعبیر فرمایا، اور ان فرشتوں کو کاتب اس لئے کہا کہ یہ لوح محفوظ سے بامرِ الٰہی نقل کرنے والے ہیں، حاصل آیات کا یہ ہوا

کہ قرآن من جانب اللہ نصیحت کے لئے ہے، آپ نصیحت کر کے اپنے فرض سے فارغ ہو جاویں گے خواہ کوئی ایمان لاوے یا نہ لاوے پس اس قسم کی تقدیم و تاخیر کی کوئی ضرورت نہیں، یہاں تک آداب تذکیر و تبلیغ کے ہوئے آگے کفار کے اس سے فائدہ نہ اٹھانے پر تشنیع ہے کہ (منکر) آدمی پر (جو ایسے تذکرہ سے نصیحت حاصل نہ کرے جیسے ابو جہل وغیرہ جن کو آپ سمجھاتے تھے اور وہ نہیں سمجھتے تو ایسے شخص پر (خدا کی مار کہ وہ کیسا ناشکرا ہے (وہ دیکھتا نہیں کہ) اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسی (حقیر) چیز سے پیدا کیا (آگے جواب ہے کہ) نطفہ سے (پیدا کیا، آگے اس کی کیفیت مذکور ہے کہ بہت سے انقلابات اور تغیرات کے بعد) اس کی صورت بنائی پھر اس (کے اعضاء) کو اندازے سے بنایا (جیسا کہ سورۃ القیامہ کی آیت فخلق فسوی میں گذر چکا ہے) پھر اس کا (نکلنے کا) راستہ آسان کر دیا (چنانچہ ظاہر ہے کہ ایسے تنگ موقع سے اچھے خاصے تنومند بچہ کا صحیح سالم نکل آنا صاف دلیل ہے اللہ کے قادر اور عبد کے مقدور ہونے کی) پھر (بعد عمر ختم ہونے کے) اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں لے گیا (خواہ اول سے خاک میں رکھدیا جائے یا بعد میں چندے خاک میں مل جائے) پھر جب اللہ چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کر دے گا (مطلب یہ کہ سب تصرفات دلیل ہیں انسان کے داخل قدرت الٰہیہ ہونے کی اور نعمت بھی ہیں، بعضے حسی بعضے معنوی جس کا مقتضیٰ تھا وجوب طاعت و ایمان مگر اس نے) ہرگز (شکر) نہیں (ادا کیا اور) اس کو جو حکم کیا تھا اس کو بجا نہیں لایا۔

سو انسان کو چاہیے کہ (اپنی تخلیق کے ابتدائی حالات پر نظر کرنے کے بعد اسبابِ بقاء و تعیش پر نظر کرے مثلاً) اپنے کھانے کی طرف نظر کرے (تاکہ وہ باعث ہو حق شناسی اور اطاعت و ایمان کا اور آگے نظر کرنے کا طریقہ بتاتے ہیں وہ یہ) کہ ہم نے عجیب طور پر پانی برسایا، پھر عجیب طور پر زمین کو پھاڑا، پھر ہم نے اس میں غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور

کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا (بعضی چیزیں) تمہارے اور (بعضی چیزیں) تمھارے مواشی کے فائدہ کے لئے ہیں (اور یہ سب بھی نعمت اور دلیل قدرت ہیں اوراس مجموع میں ہر جزو مقتضی ہے وجوبِ شکرایمان کو، یہاں تک تشنیع ہوگئی نصیحت قبول نہ کرنے پر، آگے عدم تذکر پر سزااور تذکر پر ثوابِ آخرت مذکور ہے یعنی اب تو یہ لوگ ناشکری اور کفر کرتے ہیں) پھر جس وقت کانوں کا بہرا کردینے والا شور برپا ہوگا (یعنی قیامت اس واقت ساری ناشکری کا مزہ معلوم ہوجائے گا، آگے اس دن کا بیان ہے کہ)

جس روز (ایسا) آدمی (جس کا اوپر بیان ہوا) اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا (یعنی کوئی کسی کی ہمدردی نہ کرے گا، کقوله تعالىٰ لا يسئل حميم حميماً وجہ یہ کہ) ان میں ہر شخص کو (اپنا ہی) ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا (یہ تو کفار کا حال ہوگا، آگے مجموعہ مومنین اور کفار کی تفصیل ہے کہ) بہت سے چہرے اس روز (ایمان کی وجہ سے) روشن (اور مسرت سے) خنداں اور شاداں ہونگے اور بہت سے چہروں پر اس روز (کفر کی وجہ سے ظلمت ہوگی (اوراس ظلمت کیساتھ) ان پر (غم کی) کدورت چھائی ہوگی یہی لوگ کافر وفاجر ہیں (کافر سے اشارہ ہے، فسادِ عقائد کی طرف اور فاجر سے فسادِ اعمال کی طرف)

شانِ نزول

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عبس وتولی، ابن ام مکتوم نابینا کے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو کچھ ہدایت فرمائیے۔

وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کے بڑے لوگوں میں سے ایک شخص موجود تھا (جس سے تبلیغی باتیں ہو رہی تھیں) پس (دینی مصلحت سے) آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتومؓ سے اعراض فرمایا اور دوسرے (مذکورہ شخص کی جانب متوجہ رہے اور اس کو فرماتے رہے کہ ء تری بما اول باساً جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس میں تم کو کوئی مضائقہ نظر آتا ہے، اس نے جواب دیا نہیں، پس (آیت کریمہ) عبس وتولی ان جاء ہ الاعمی نازل ہوئی۔

یاد رہے کہ اگرچہ عبس وتولی میں ضمیر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب راجع ہے لیکن اصل روئے سخن مشرکین و معاندین کی جانب ہے کہ حق تعالیٰ کسی کی ہدایت کا محتاج نہیں خواہ انسان معاشرہ میں کسی بھی مرتبہ کا کیوں نہ ہو، اور حق تعالیٰ کو اہل طلب عزیز ہیں خواہ معاشرہ میں اس کی کتنی ہی کم حیثیت کیوں نہ ہو (الیس اللہ باعلم بالشاکرین)۔

ربط و مناسبت چونکہ اس سورت کے سباق و سیاق کی سورتوں میں قیامت ہی کا مضمون زیادہ ہے اس قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بھی زیادہ مقصود اخیر کا مضمون ہے جو قیامت پر مشتمل ہے اور چونکہ اس میں کافر کی سزائے شدید مذکور ہے اس کی تقریر کے لئے اوسط سورت یعنی قتل الانسان الخ میں وجود مقتضیات شکر و ارتفاع موانع کے ذکر سے اس کے کفر کی شدت بیان فرمائی ہے اور ایسے شدید الکفر لوگوں کی ہدایت میں جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اہتمام اور کاوش فرمانے سے کوفت ہوتی تھی حتیٰ کہ ایک بار اسی بناء پر ایک نابینا صحابی کا ایسے موقع پر آ کر بولنا موجب کلفت ہوا تھا اس لئے شروع سورت میں ایک محبوبنہ انداز کے ساتھ جس کو لوگ عتاب کہتے ہیں، اس قدر اہتمام سے نہی اور طالبان صادق

کے حال پر توجہ فرمانے کا امر فرماتے ہیں، پس اول سورت اوسط سورت کی تمہید ہے اور اوسط سورت آخر سورت کی تمہید ہے اور آخر سورت مقصود ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

عَبَسَ وَتَوَلّٰی O اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی O
وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰی O اَوْيَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰی O

عبس وفاعل دونوں مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف تولی فعل وفاعل ان مصدر یہ جاء فعل ہ ضمیر مفعول بہ الاعمی فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر بتاویل مصدر مفعول لہ (ای لان جاء ہ) تولی کا فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

و استینافیہ ما متبداء برائے استفہام یدری فعل ضمیر مستتر ھو فاعل ک مفعول بہ اول لعل حرف مشبہ بالفعل ہ اس کا اسم یزکی فعل وفاعل دونوں مل کر معطوف علیہ او حرف عطف یذکر فعل با فاعل دونوں مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حرف مشبہ بالفعل لعل کی خبر لعل اپنے اسم وخبر سے مل کر تمنی معنیً ف سببیہ تنفعہ (منسوب بان مضمر) فعل، ہ ضمیر مفعول بہ الذکری فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب تمنی، تمنی، جواب تمنی سے مل کر مفعول بہ دوم فعل یدری اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ما کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اَمَّامَنِ اسۡتَغۡنٰی O فَاَنۡتَ لَهٗ تَصَدّٰی O وَمَاعَلَيۡکَ اَلَّا يَزَّکّٰی O

اما شرطیہ برائے تفسیر من موصولہ استغنی فعل وفاعل دونوں مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر شرط ف جزائیہ انت مبتدا ل جارہ ضمیر مجرور، دونوں مل کر متعلق مقدم تصدی کا، تصدی فعل اس میں ضمیر اس کا فاعل، فعل وفاعل اور متعلق مقدم ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر انت کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط، شرط وجواب شرط مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(ای لیس علیک باس فی ان لایزکی) و حالیہ لیس فعل ناقص علی جار ک مجرور دونوں مل کر خبر مقدم باس مصدر، فی حرف جار ان مصدریہ لا نافیہ یزکی فعل وفاعل دونوں بتاویل مصدر ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر باس مصدر کے متعلق، مصدر اپنے متعلق سے مل کر لیس کا اسم مؤخر لیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر تصدی کی ضمیر انت سے حال ہے۔

وَاَمَّا مَنۡ جَآءَکَ يَسۡعٰی O وَهُوَ يَخۡشٰی O فَاَنۡتَ عَنۡهُ تَلَهّٰی O کَلَّآ اِنَّهَا تَذۡکِرَةٌ O فِیۡ صُحُفٍ مُّکَرَّمَةٍ O مَّرۡفُوۡعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ O بِاَيۡدِیۡ سَفَرَةٍ O کِرَامٍ م بَرَرَةٍ O

و عاطفہ اما کلمہ شرط برائے تفسیر من موصولہ جاء فعل ک مفعول بہ جاء میں ضمیر مستتر ھو ذوالحال یسعی فعل وفاعل دونوں مل کر حال اول و حالیہ ھو مبتدا یخشی فعل و فاعل مل کر خبر، مبتدا وخبر مل کر بعد از جملہ اسمیہ حال دوم، ذوالحال اپنے دونوں حالوں سے مل

کر فاعل جاء کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر شرط فجزائیہ انت مبتدا عن جارہ مجرور دونوں مل کر متعلق مقدم تلھی فعل کے، تلھی فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جزا، شرط وجزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

کلا حرف ردع و زجر ان حرف مشبہ بالفعل ھا اسم تذکرۃ موصوف ف برائے نتیجہ۔من کلمہ شرط مبتدا شاء فعل با فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر شرط ذکرہ فعل و فاعل و مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط و جزاء مل جملہ شرطیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فی حرف جار صحف موصوف مکرمۃ صفت اول مرفوعۃ صفت دوم مطھرۃ صفت سوم، موصوف اپنی تمام صفتوں سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق موجودۃ کے ہو کر صفت اول تذکرۃ کی ف حرف جار ایدی مضاف سفرۃ موصوف کرام صفت اول بررۃ صفت دوم، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ایدی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور متعلق مکتوبتہ مقدر کے ہو کر صفت ثانی ہوئی تذکرۃ کی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر، ان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَہٗO مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَہٗO مِنْ نُّطْفَۃٍ ط خَلَقَہٗ فَقَدَّرَہٗO ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَہٗO ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗO ثُمَّ اِذَاشَآءَ اَنْشَرَہٗO

قتل فعل مجہول الانسان نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ

ہوا،ما اکفرہ (فعل تعجب) ما بمعنی ای شی مبتدا اکفر فعل ھو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

من حرف جار ای مضاف شی مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار اور مجرور مل کر متعلق مقدم، خلق فعل کے فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر اور ہ ضمیر مفعول بہ اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

من حرف جار نطفة مجرور، دونوں مل کر متعلق مقدم خلق اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ف عاطفہ قدرہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا۔

ثم عاطفہ السبیل (ای یسر السبیل یسرہ) یسر فعل ھو ضمیر فاعل السبیل مفعول بہ (منصوب بفعل مضمر علی شریطته التفسیر) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مفسر یسرہ فعل، فاعل، مفعول بہ، سب مل کر جملہ فعلیہ ہوکر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہوکر معطوف علیہ ثم حرف عطف اماته فعل، فاعل اور مفعول بہ، یہ سب مل کر معطوف اول ف عاطفہ اقبرہ فعل، فاعل اور مفعول بہ یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف دوم ثم حرف عطف اذا حرف شرط شاء فعل با فاعل دونوں مل کر شرط انشرہ جزا، شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف ثالث معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا اَمَرَهٗ O فَلْيَنْظُرِ الْاِ نْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ O اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا O ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا O فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا O وَّعِنَبًا وَّ قَضْبًا O وَّ زَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا O وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا O وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا O

کلا حرف ردع وزجر لما کلمہ جازم یقض فعل وفاعل ما موصولہ امر فعل وفاعل ہ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ، یقض اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ف استینافیہ ل لام امر ینظر فعل الانسان اس کا فاعل الی جار طعام مضاف ہ مضاف الیہ دونوں مل کر مبدل منہ ان حرف مشبہ بالفعل نا اس کا اسم صببنا فعل با فاعل الماء مفعول بہ صبا مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ ثم عاطفہ، شققنا الارض شقا پہلے جملہ کی طرح جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ان کی خبر یہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا ف حرف عطف انبت فعل نا فاعل فی جار ھا مجرور، جار ومجرور مل کر متعلق فعل کے حبا سے ابا تک معطوف علیہ ومعطوف مل کر مفعول بہ (غلبا صفت ہے حدائق کی) انبت فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، پھر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بدل، طعامہ اپنے بدل سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ بنا۔

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ O

متع فعل با فاعل کم ضمیر مفعول بہ ب جار ذلک مجرور دونوں مل کر متعلق فعل کے، متاعا مصدر لکم جار، مجرور دونوں مل کر معطوف علیہ و عاطفہ ل جار انعامکم مضاف، مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر مصدر

متاعا کے متعلق، مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول مطلق، متع فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ O يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ O وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ O وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ O

ف استینافیہ اذا کلمہ شرط جاء ت فعل الصاخته مفسر یوم مضاف یفر فعل المرء فاعل من حرف جار اخیه مضاف، مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ و عاطفہ امه مضاف و مضاف الیہ مل کر معطوف اسی طرح باقی بنیه تک معطوفات، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور من کا، جار و مجرور متعلق ہوئے فعل یفر کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ یوم مضاف کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ اعنی مقدر کا اعنی فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر تفسیر ہوئے مفسر اپنی تفسیر سے مل کر فاعل، فعل جاء ت اپنے فاعل سے مل کر شرط ہوئی، جواب شرط مقدر ہے (ای یشغل کل بنفسه) یا لکل امری الخ ہے۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ O

(یعنی مستقر لکل امری ثابت منهم)

مستقر صیغہ اسم مفعول ل جار کل مضاف امری موصوف ثابت صیغہ اسم فاعل منهم جار مجرور متعلق صیغہ اسم فاعل کے، ثابت اپنے متعلق سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اور مجرور مل کر متعلق برائے مستقر، صیغہ اسم مفعول اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم شان موصوف یغنیه

فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر مبتدا موٴخر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر یومئذ کا مظروف ہوا، ظرف و مظروف ملکر جملہ خبریہ بنا۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ○ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ○ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ○ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ○ اُولٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ○

وجوہ مبتدا (لتوصیف النکرۃ فجاز اعرابھا مبتدا) یومئذ ظرف متعلق مسفرۃ کے مسفرۃ خبر اول ضاحکتہ خبر ثانی مستبشرۃ خبر ثالث، مبتدا اپنی تینوں خبروں سے مل کر معطوف علیہ بنا و عاطفہ وجوہ مبتدا یومئذ ظرف علیھا خبر مقدم غبرۃ مصدر اپنے ظرف سے ملکر مبتدا موٴخر، مبتدا موٴخر اپنی خبر مقدم سے مل کر وجوہ کی خبر اول، ترھقھا فعل ھا ضمیر مفعول بہ قترۃ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

اولئک مبتدا ھم ضمیر فاصل الکفرۃ خبر اول الفجرۃ خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بنا۔

لغوی تشریح

✤ عبس: وہ چیں بہ جبین ہوا، اس نے ترش روئی کی (عبوس باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ تولی: اس نے منہ موڑا، اس نے پیٹھ پھیری، تولی از ولی باب ۴ سے ماضی، واحد مذکر غائب۔

✤ اعمی: اندھا، نابینا، (حضرت عبداللہ ابن مکتومؓ مراد ہیں) عمی سے اسم صفت، ج عمی)۔

✤ مادریک: تم کو کون بتائے، تم کو کیا معلوم؟ ما سوالیہ (ادراء از درء باب ا سے مضارع اور ضمیر مفعولی)

✤ لعل: شاید، حرف امید، (مشبہ بالفعل)

✤ یزکی: وہ سنور جائے، گناہ سے پاک ہو جائے تزکی از زکی باب ۴ سے مضارع معروف واحد مذکر غائب (اصل یتزکی تھا تاء کو زاء سے بدل کر ادغام کیا گیا)

✤ یذکر: وہ نصیحت قبول کرتا حاصل کرتا ہے، تذکر از ذکر باب ۴ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب (یتذکر تھا تا کو ذال سے بدل کر ادغام کیا گیا)

✤ استغنی: بے پروائی اختیار کرتا ہے، استغناء از غنی باب ۹ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ تصدی: آپ فکر کرتے ہیں درپے ہوتے ہیں، توجہ کرتے ہیں (تصدی از صدی باب ۴ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب) (اصل میں تتصدی تھا ایک تاء

حذف ہے۔

✤ یسعی: دوڑتا ہے، دوڑتا ہوا، (یہ جملہ فعلیہ حالیہ محلاً منصوب ہے، (سعی باب ف سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)۔

✤ یخشی: وہ ڈرتا ہے، (خشیته از خشی باب س سے مضارع)

✤ تلھی: (بصلہ عن) آپ بے اعتنائی کرتے ہیں، غفلت برتتے ہیں (تلھی از لھو باب۴ سے مضارع معروف واحد مذکر حاضر، (ایک تاء حذف ہے)

✤ انھا: (ان ،ھا) یقیناً وہ (یعنی آیات) (حرف تاکید واسم ضمیر)

✤ تذکرة: نصیحت' یاددہانی' (مصدر باب۲)

✤ ذکر: قبول کرے، بطور نصیحت یاد کرے، (ذکر باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ صحف: صحیفے، م، صحیفته۔

✤ مکرمته: مکرم، لائق تکریم، (تکریم از کرم باب۲ سے اسم مفعول، واحد مونث)

✤ مرفوعته: رفیع المکان، بلند مرتبہ، (مصدر رفع سے اسم مفعول، واحد مؤنث)

✤ مطھرة: مقدس، پاک کیا ہوا، (تطھیر از طھر باب۲ سے اسم مفعول، واحد مؤنث)

✤ ایدی: (م، ید) ہاتھ۔

✤ سفرة: لکھنے والے، سفر سے اسم فاعل م' سافر باب ضرب۔

✤ بررة: نیک م' بار، (بر سے اسم فاعل باب ضرب دفتح ہے) یہ تینوں صفات فرشتوں کی ہیں)

✤ کرام: (م، کریم) مکرم، معزز، کرم سے اسم صفت)

- ما اکفرہ: وہ کیسا ناشکرا ہے، کتنا ناسپاس ہے، (فعل تعجب مع ضمیر مستتر)
- نطفته: نطفہ، ج، نطف۔
- قــدر: اندازہ سے بنایا، صورت و حجم، مقدار اور ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا، تقدیر از قدر باب ۲ سے ماضی، واحد مذکر غائب)
- سبیل: رستہ، راہ، ج، سبل۔
- امــات: اس نے موت دی، جان سلب کی، امــاتــه از موت باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- اقبر: قبر میں لے گیا، قبر میں (اقبار از قبر باب ا سے ماضی معروف واحد مذکر غائب)
- انشر: زندہ کردے گا، اٹھا کھڑا کردے گا، (انشار از نشر باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- لما: (ابھی تک نہیں' تا حال نہیں' (حرف نفی ع)
- لــمـا یقض: ابھی تک بجا نہیں لایا، پورا نہیں کیا، (قضاء باب ض سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب اور حرف نفی جازم مضارع)۔
- انا: (ان، نا) یقیناً ہم نے، (حرف تاکید و اسم ضمیر)
- صببنا: ہم نے برسایا، اوپر سے ڈالا (صب باب ن سے ماضی معروف، جمع متکلم)
- صب: برسانا، اوپر سے کوئی چیز ڈالنا، (مصدر)
- شققنا: ہم نے پھاڑا، شق کیا، چاک کیا (شق باب ن سے ماضی معروف، جمع متکلم)
- شق: پھاڑنا، شق کرنا (مصدر)
- انبتنا: ہم نے پیدا کیا، اگایا، (انبات از نبت باب ا سے ماضی معروف، جمع متکلم)

- حب: غلہ، دانہ، ج حبوب (اسم جنس)
- عنب: انگور، ج، اعناب (اسم جنس)
- قضب: ترکاری، تروتازہ ساگ جو کھایا جائے، م، قضبتہ اسم جنس۔
- زیتون: زیتون (معروف درخت جس سے روغن زیتون نکلتا ہے)
- نخل: کھجور، کھجور کے درخت، م، نخلتہ (اسم جنس)
- حدائق: باغات، چہار دیواریوں میں محصور باغات، م، حدیقتہ۔
- غلب: گنجان گھنے، گہرے، م، غلباء (غلب سے اسم صفت) جمع مکسر۔
- فاکهتہ: میوے، پھل، ج، فواکهتہ۔
- اب: چارہ، شاداب گھاس، ج، اوب۔
- متاع: فائدہ، سامان، اسباب، پونجی، ج، امتعتہ۔
- انعام: مویشی، اونٹ، (بھیڑ، بکری، گائے، اور بھینس پر اس کا اطلاق مجازی اور اونٹ پر حقیقی ہے، م، نعم۔
- صاخة: سخت آواز جو کانوں کو بہرہ کردے (قیامت کا نفخ ثانی مراد ہے (صخ سے اسم فاعل، واحد مونث، برائے مبالغہ ہے۔
- یفر: بھاگے گا، فرار اختیار کرے گا، (فرار از فر باب ض سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- المرء: آدمی، انسان، مرد۔
- اخیه: (اخ، ہ) اپنا بھائی (اسم مکبر بحالت جر، ج اخوة واخوان۔
- اب: باپ، والد، چچا، ج آباء۔

- صاحبته: بیوی، رفیقہ، زوجہ (صحبته بمعنی رفاقت سے اسم فاعل، واحد مؤنث، ج، صواحب۔
- بنیه: اپنی اولاد، اپنے بیٹے، م، ابن (دراصل بنین تھا اضافت کے باعث نون حذف ہے ہ ضمیر اضافی ہے)
- شان: مشغلہ، فکر، حال، کا، ج، شئون۔
- یغنیه: متوجہ نہ ہونے دے گا، مشغول رکھے گا، اغناء از غنی باب ا سے ماضی مضارع، معروف، واحد مذکر غائب، مع ضمیر منصوب۔
- مسفرة: روشن، تابناک، (اسفار از سفر باب ا سے اسم فاعل، واحد مونث۔
- ضحکته: خنداں، (ضحک سے اسم فاعل، واحد مونث)
- مستبشرة: خوش وخرم، شاداں، استبشار از بشر باب ۹ سے اسم فاعل، واحد مونث)
- غبرة: ظلمت، کدورت، گرد وغبار، (مجازاً اداسی اور بے رونقی) (مصدر)
- ترهق: چھا جائے گی، (رھق باب ف سے مضارع معروف، واحد مونث غائب)
- قترة: کدورت، تاریکی، (دھویں کی طرح غبار نما بدرونقی جو چہرے پر چھا جاتی ہے) (مصدر)
- کفرة: کافر لوگ، م، کافر (کفر سے اسم فاعل، (جمع مکسر)
- فجرة: فاجر لوگ، بدکار، م، فاجر (فجر سے اسم فاعل، جمع مکسر)

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝۷ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝۱۱ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝۱۲

موضوع واقعات قیامت، قرآن کی حقانیت اور ترغیب استقامت

ترجمہ جب آفتاب بے نور ہو جاوے گا ○ اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے ○ اور جب پہاڑ چلائے جاویں گے ○ اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹیاں چھٹی پھریں گی ○ اور جب وحشی جانور سب جمع ہو جاویں گے ○ اور جب دریا بھڑکائے جاویں گے ○ اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کیے جاویں گے ○ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جاوے گا ○ کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی ○ اور جب نامہ اعمال کھول دیئے جاویں گے ○ اور جب آسمان کھل جاوے گا ○ اور جب دوزخ دھکائی جاوے گی ○

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝۱۳ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝۱۴ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝۱۵ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝۱۶ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝۱۷

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

ترجمہ اور جب جنت نزدیک کردی جاوے گی O ہر شخص ان اعمال کو جان لے گا جو لیکر آیا ہے O تو میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں O چلتے رہتے ہیں جا چھپتے ہیں O اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے O اور قسم ہے صبح کی جب وہ آنے لگے O کہ یہ قرآن کلام ہے ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا O جو قوت والا ہے مالک عرش کے نزدیک ذی رتبہ ہے O وہاں اس کا کہنا مانا جاتا ہے امانت دار ہے O اور یہ تمہارے ساتھ کے رہنے والے مجنون نہیں ہیں O اورانہوں نے اس فرشتہ کو صاف کنارہ پر دیکھا بھی ہے O اور یہ پیغمبر مخفی باتوں پر بخل کرنے والے بھی نہیں O اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے O تو تم لوگ کہاں چلے جا رہے ہو O بس یہ تو دنیا جہاں والوں کے لئے ایک بڑا نصیحت نامہ ہے O ایسے شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے O اور تم بدون خدائے رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے ہو O

مختصر وجامع تفسیر

جب آفتاب بے نور ہو جاوے گا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ گر پڑیں گے اور جب پہاڑ چلائے جاویں گے اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی، اور جب وحشی جانور (مارے گھبراہٹ کے) سب جمع ہو جاویں گے اور جب دریا بھڑکائے جاویں گے (یہ چھ واقعے تو نفخہ اولی کے وقت ہونگے جبکہ دنیا آباد ہوگی اور اس نفخہ سے یہ تغیرات وتبدلات واقع ہونگے اور اس وقت اونٹنیاں وغیرہ بھی اپنی اپنی حالت پر ہونگی جن میں بعض وضع حمل کے قریب ہونگی جو کہ عرب کے نزدیک سب سے زیادہ قیمتی مال ہے جس کی ہر وقت دیکھ بال کرتے رہتے ہیں مگر اس وقت ہل چل میں کسی کو کہیں کا ہوش نہ رہے گا اور وحوش بھی مارے گھبراہٹ کے سب گڈمڈ ہو جاویں گے اور دریاؤں میں اول طغیانی پیدا ہوگی اور زمین میں شقوق واقع ہو جاویں گے جس سے سب شیریں اور شور دریا ایک ہو جاویں گے جس کا ذکر آئندہ سورت واذاالبحار فجرت میں فرمایا ہے۔

پھر شدت حرارت سے سب کا پانی آگ ہو جاوے گا، شاید اول ہوا ہو جاوے پھر ہوا آگ بن جاوے اس کے بعد عالم فنا ہو جاوے گا) اور (اگلے چھ واقعات بعد نفخہ ثانیہ کے ہونگے جن کا بیان یہ ہے کہ) جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جاویں گے (کافر الگ مسلمان الگ، پھر ان میں ایک ایک طریقہ کے الگ الگ) اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جاوے گا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی (مقصود اس پوچھنے سے زندہ درگور کرنے والے ظالموں کا اظہار جرم ہے) اور جب نامہ اعمال کھول دیئے جاویں گے (تاکہ سب اپنے اپنے عمل دیکھ لیں کقولہ تعالیٰ یلقاہ منشوراً) اور جب آسمان کھل جاوے گا (اور اس کے کھلنے سے آسمان کے اوپر کی چیزیں نظر آنے لگیں گی اور نیز اس کے کھلنے سے غمام

کا نزول ہوگا جس کا ذکر پارہ ۱۹ وقال الذین لایرجون، (ایت) ویوم تشقق السماء الخ میں آیا ہے) اور جب دوزخ (اور زیادہ) دہکائی جاوے گی، اور جب جنت نزدیک کردی جاوے گی (کمافی سورہ ق وازلفت الجنة للمتقین جب یہ سب واقعات نفخہ اولی اور ثانیہ کے واقع ہوجاویں گے تو اس وقت) ہر شخص ان اعمال کو جان لے گا جو لیکر آیا ہے (اور جب ایسا واقعہ ہائلہ ہونے والا ہے) تو (میں منکرین کو اس کی حقیقت بتلاتا ہوں اور مصدقین کو اس کے لئے آمادہ کرتا ہوں، اور یہ دونوں امر قرآن کی تصدیق اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتے ہیں کہ اس میں اس کا اثبات اور نجات کا طریق ہے۔

اس لئے میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو (سیدھے چلتے چلتے) پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں (اور پھر پیچھے ہی کو) چلتے رہتے ہیں (اور کبھی پیچھے چلتے چلتے اپنے مطالعہ میں) جا چھپتے ہیں (ایسا امر پانچ سیاروں کو پیش آتا ہے کہ کبھی سیدھے چلتے ہیں کبھی پیچھے چلتے ہیں اور ان کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں، زحل، مشتری، عطارد، مریخ، زہرہ) اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے، اور قسم ہے صبح کی جب وہ آنے لگے (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن (اللہ کا) کلام ہے ایک معزز فرشتہ (یعنی جبرئیل علیہ السلام) کا لایا ہوا جو قوت والا ہے (کمافی النجم علمه شديدالقوی اور) مالک عرش کے نزدیک ذی رتبہ ہے (اور) وہاں (یعنی آسمانوں میں) اس کا کہنا مانا جاتا ہے (یعنی فرشتے اس کا کہنا مانتے ہیں جیسا حدیث معراج سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انکے کہنے سے فرشتوں نے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے اور) امانتدار ہے (کہ وحی کو صحیح پہنچا دیتا ہے پس وحی لانیوالا تو ایسا ہے) اور (آگے جن پر وحی نازل ہوئی ان کی نسبت ارشاد ہے کہ) یہ تمہارے ساتھ کے رہنے والے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کا حال بخوبی تم کو معلوم ہے) مجنون نہیں ہیں (جیسا منکرین نبوت کہتے تھے) اور انہوں نے

اس فرشتے کو (اصلی صورت میں آسمان کے) صاف کنارہ پر دیکھا بھی ہے (صاف کنارہ سے مراد بلند کنارہ ہے کہ صاف نظر آتا ہے کمافی النجم وھو بالافق الاعلی ، اور اس کا مفصل بیان سورہ نجم میں گذرا ہے) اور یہ پیغمبر مخفی (بتلائی ہوئی وحی کی) باتوں پر بخل کرنیوالے بھی نہیں (جیسا کاہنوں کی عادت تھی کہ رقم لے کر کوئی بات بتلاتے تھے اس سے کہانت کی بھی نفی ہوگئی اور اس کی بھی کہ آپ اپنے کام کا کسی سے معاوضہ لیں) اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے (اس سے نفی کہانت کی اور تاکید ہوگئی، حاصل یہ کہ نہ آپ مجنوں ہیں نہ کاہن، نہ صاحب غرض، اور نہ وحی لانے والے کو پہچانتے بھی ہیں اور وحی لانے والا ایسا ایسا ہے، پس لامحالہ یہ اللہ کا کلام اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور یہ قسمیں مطلوب مقام کے نہایت مناسب ہیں چنانچہ ستاروں کا سیدھا چلنا اور لوٹنا اور چھپ جانا مشابہ ہے فرشتے کے آنے اور واپس جانے اور عالمِ ملکوت میں جا چھپنے کے اور رات کا گزرنا اور صبح کا آنا مشابہ ہے قرآن کے سبب ظلمتِ کفر کے رفع ہو جانے اور نورِ ہدایت کے ظاہر ہو جانے کے، جب یہ بات ثابت ہے) تو تم لوگ اس بارہ میں) کدھر کو چلے جا رہے ہو (کہ نبوت کے منکر ہو رہے ہو) بس یہ تو (بالعموم) دنیا جہاں والوں کے لئے ایک بڑا نصیحت نامہ ہے (اور بالخصوص) ایسے شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے (عام لوگوں کے لئے ہدایت اس معنیٰ سے ہے کہ ان کو سیدھا راستہ بتلا دیا اور مومنین متقین کے لئے اس معنیٰ سے کہ ان کو منزلِ مقصود پر پہنچا دیا) اور (بعض کے نصیحت قبول نہ کرنے سے اس کے نصیحت نامہ ہونے میں شبہ نہ کیا جاوے کیونکہ) تم بدون خدائے رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے ہو (یعنی فی نفسہ تو نصیحت ہے لیکن تاثیر اس کی موقوف مشیت پر ہے جو بعض لوگوں کے لئے متعلق ہوتی ہے اور بعض کے لئے کسی حکمت سے متعلق نہیں ہوتی)۔

شانِ نزول

حضرت سلیمان ابن موسیٰ ؒ سے روایت ہے کہ:

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، لمن شاء منکم ان یستقیم تو ابوجہل کہنے لگا، یہ ہمارا اختیار ہے، اگر ہم چاہیں تو سیدھے (درست) رہیں اور اگر ہم چاہیں تو سیدھے نہ رہیں، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وماتشاء ون الا ان یّشاء اللّٰہ ربُّ العٰلمین.

ربط و مناسبت اس میں بھی مثل سوابق ولواحق واقعات قیامت کا بیان کرنا مقصود ہے اور اس کی تقویت کے لئے آخر میں قرآن کی حقانیت مذکور ہے کہ قیامت کے لئے مستعد ہوجاویں جیسا ان ھو الاذکر للعٰلمین الخ سے معلوم ہوتا ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

اِذَاالشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ O وَاِذَاالنُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ O وَاِذَاالۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ O وَاِذَاالۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ O وَاِذَاالۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ O وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ O وَاِذَاالنُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ O وَاِذَاالۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ O بِاَیِّ ذَنۡبٍ قُتِلَتۡ O وَاِذَاالصُّحُفُ نُشِرَتۡ O وَاِذَاالسَّمَآءُ کُشِطَتۡ O وَاِذَاالۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ O

وَاِذَاالۡجَنَّةُ اُزۡلِفَتۡ O عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا اَحۡضَرَتۡ O

اذا حرف شرط الشمس کورت ای اذا کورت الشمس (کیونکہ اذا

ایسے فعل کو طلب کرتا ہے جس میں شرط کے معنی پائے جائیں) کورت فعل مجہول الشمس نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا وحرف عطف اذاالنجوم انکدرت معطوف اول، اسی طرح اذاالجنته ازلفت تک، باقی تمام معطوفات اپنے معطوف علیہ سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط عملت فعل نفس فاعل ما موصولہ احضرت فعل ضمیر مستتر فاعل ہ ضمیر مفعول بہ محذوف جو کہ راجع ہے اسم موصول کی طرف، سو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ موصول صلہ سے مفعول بہ علمت کے لئے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب شرط، شرط، جواب شرط، سے مل کر جملہ شرطیہ جوابیہ ہوا۔

فَلاَ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَرِ الْكُنَّسِ ۝
وَالَّيْلِ اِذَاعَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝

ف استینافیہ یا تعقیبیہ، لا زائدہ اقسم فعل و فاعل دونوں مل کر قسم ب حرف جار الخنس صفت اول (مبدل منہ یا موصوف) الجوار صفت دوم (موصوف یا صفت اول) الکنس صفت سوم (صفت، صفت دوم) الکواکب موصوف محذوف، موصوف اپنی تمام صفات سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ اذا ظرفیہ عسعس فعل اس میں ضمیر فاعل دونوں مل کر مظروف، ظرف و مظروف دونوں مل کر پھر ظرف بنا اللیل کا اللیل اپنے ظرف سے مل کر معطوفِ اول اسی طرح والصبح اذا تنفس معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر مجرور ب کا جار مجرور مل کر مقسم بہ، قسم و مقسم بہ مل کر پھر قسم۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ O ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ O مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ O وَمَاصَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ O

ان حرف مشبہ بالفعل، ضمیر ہ اس کا اسم ل برائے تاکید قول مضاف رسول موصوف کریم صفت اول ذی قوۃ مضاف ومضاف الیہ صفت دوم عند ذی العرش مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ مقدم مکین صیغہ صفت اپنے مفعول فیہ مقدم سے مل کر صفت سوم مطاع صیغہ اسم مفعول ثم ظرف مطاع اپنے ظرف سے مل کر صفت چہارم امین صفت پنجم، موصوف اپنی تمام صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا قول کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ان حرف مشبہ بالفعل کی خبر ان اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ بنا و عاطفہ ما مشابہ بلیس صاحب مضاف کم مضاف الیہ دونوں مل کر ما اسم ب جار مجنون مجرور، دونوں مل کر ما کی خبر مـــا حرف مشبہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر جواب قسم ہوئے، حرف قسم و مقسم بہ وجواب قسم مل کر جملہ قسمیہ ہوا

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ O وَمَاهُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ O وَمَاهُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ الرَّجِيْمِ O فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ O

و استینافیہ ل قسمیہ قد حرف تحقیق رای فعل وفاعل ہ ضمیر مفعول بہ (اسکا مرجع رسول ہے)

ب جار الافق موصوف المبین صفت، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم، قسم محذوف کے لئے ای وتاللہ لقدرای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبریلً بالافق المبین قسم وجواب قسم مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔

وَاستینا فیہ ما حرف مشبہ بلیس ھو اسم علی جار الغیب مجرور دونوں مل متعلق صیغہ صفت ضنین کے ب زائد، صیغہ صفت اپنے متعلق مقدم سے مل کر حرف مشبہ بلیس کی خبر ما اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔

و استینا فیہ ما حرف مشبہ بلیس ھو اس کا اسم ب حرف زائدہ قول مضاف شیطن موصوف رجیم صفت، موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، ما اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ف جواب قسم کے لئے ابن ظرف، مفعول فیہ مقدم یاالی حرف جار مقدر کا مجرور (ای الی این) جار مجرور مل کر متعلق مقدم تذھبون فعل بافاعل، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ یا متعلق سے مل کر جواب قسم مقدر کا ای ان تبین لکم امر محمدؐ جبریلؑ فاین تذھبون قسم اور جواب قسم دونوں مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

اِنْ هُوَاِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ O لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ O
وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ O

ان غیر عامل ھو مبتدا الا برائے حصر ذکر مصدر لِ جار العلمین مبدل منہ

ل جار من اسم موصول شاء فعل ضمیر اس میں فاعل منکم متعلق شاء کے ان مصدریہ یستقیم فعل وفاعل دونوں مل بتاویل مصدر ہوکر مفعول بہ، شاء فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرو ل حرف جار کا دونوں مل کر العلمین کا بدل دونوں مل کر مجرور جارو مجرور مل کر متعلق مصدر ذکر کے، مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی، مبتدا ھو اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واستینا فیہ ما نافیہ تشاء ون فعل وفاعل الا حصریہ ان مصدریہ یشاء فعل لفظ اللّٰہ مبدل منہ رب مضاف العلمین مضاف الیہ دونوں مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل، فعل وفاعل مل کر بتاول مصدر ہوکر مفعول بہ یشاء کا (ای لمن شاء الاستقامته) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

- شمس: سورج، جمع شموس
- کورت: لپیٹ دیا جائے گا، یعنی بے نور ہو جائے گا، تکویر از کور باب۲ سے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب۔
- نجوم: ستارے م، نجم
- انکدرت: ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے، بکھر جائیں گے، (انکدار از کدر باب۲ سے ماضی معوف، واحد مونث غائب۔
- سیرت: چلائے جائیں گے، تسیر از سیر باب۲ سے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب)
- عشار: دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں، م، عشراء (ایسی اونٹنی اہل عرب کے نزدیک نہایت نفیس و عزیز سمجھی جاتی ہے)
- عطلت: چھٹی پھریں گی، بیکار چھوڑ دی جائیں گی، یعنی ہول قیامت کی بناء پر لوگ اپنی متاع عزیز سے غافل ہو جائیں گے، (تعطیل از عطل سے ماضی مجہول باب۲ واحد مونث غائب)
- وحوش: وحشی جانور، م، وحش (یہ جانور جزاو سزا کے بعد خاک ہو جائیں گے (جلالین شریف)
- حشرت: جمع کئے جائیں گے، (حشر باب ن سے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب)
- سجرت: بھڑکائے جائیں گے، آگ سے پر کئے جائیں گے، (تسجیر از سجو باب۲ سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب)

✤ نفوس: لوگ،م، نفس

✤ زوجت: اکٹھے کئے جائیں گے، ملائے جائیں گے، جوڑے جائیں گے، تزویج اززوج باب۲ سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب) یعنی روحیں اپنے اجسام سے وابستہ جائیں گی)

✤ موء دۃ: زندہ گاڑی ہوئی، زندہ درگور کی ہوئی لڑکی، (واد باب ن سے اسم مفعول، واحد مونث)

✤ سئلت: پوچھا جاوے گا، سوال کیا جائے گا، (سوال از سئل باب ف سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب)

✤ بای: (ب، ای) کس پر، کس میں (حرف جار کلمہ استفہام)

✤ ذنب: گناہ، ج، ذنوب۔

✤ قتلت: قتل کی گئی، (قتل باب ن سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب)

✤ صحف: اعمال نامے، اوراق م، صحیفۃ۔

✤ نشرت: کھول دیئے جائیں گے پھیلائے جائیں گے (نشر باب ن سے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب)

✤ کشطت: کھل جائے گا، کھال کھینچی جائے گی، (کشط باب ن سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب)

✤ سعرت: دھکائی جائے گی، (تسعیر از سعر باب۲ سے ماضی مجہول واحد مونث غائب)

✤ ازلفت: نزدیک کردی جائے گی، قریب کی جائے گی، ازلاف از زلف باب ا سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب)

✤ احضرت: وہ لے کر آیا، حاضر کیا، (نیکی یا بدی) (احضار از حضر باب ا سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)

✤ خنس: پیچھے ہٹ جانے والے ستارے خنس سے اسم فاعل، م، خانس، بابه نصر۔

✤ الجوار: چلتے رہتے ہیں، سیدھے چلنے والے ستارے، رواں، م، جاریہ۔

✤ کنس: جا چھپتے ہیں، چھپنے والے ستارے کناس سے اسم فاعل، م، کانس مجرد میں باب ضرب سے آتا ہے مندرجہ بالا تینوں اصاف، خنس جوار، کنس ان پانچ ستاوں کے ہیں جن کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں، یعنی زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد، ان ستاروں کی عجب چال ہے کبھی سیدھے چلتے ہیں اس لحاظ سے ان کو جواری کہتے ہیں، کبھی الٹے چلتے ہیں پھر لوٹ کر اپنی جگہ آ جاتے ہیں اس لحاظ سے ان کو خنس کہتے ہیں کبھی غائب ہو جاتے ہیں یا ان کی حرکت منقطع ہو جاتی ہے اس لحاظ سے ان کو کنس کہتے ہیں)

✤ عسعس: وہ جانے لگے، وہ چھا جائے (عسعسہ از عسعس باب ۱۰ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب) یہ کلمات اضداد سے ہے)

✤ تنفس: وہ آنے لگے، وہ سانس لے، یعنی نمودار ہو (تنفس از نفس باب ۴ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ مکین: ذی رتبہ، عزت و مرتبہ والا، (مکانته سے اسم صفت ج، مکناء۔

✤ مطاع: جس کا کہنا مانا جائے، جس کی اطاعت کی جائے، مقتدا (اطاعة از طوع باب ا سے اسم مفعول) مطاع اصل میں مطوع تھا طاء کو واؤ کی حرکت فتح دی گئی پھر فتح کی مناسبت سے داؤ کو الف سے بدل دیا۔

✤ ثم: اس جگہ، وہاں، (اسم ظرف)

- امیــن: امانت دار، معتبر، (امانۃ از امن سے اسم صفت، (مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں)
- صاحب: ساتھ رہنے والا، رفیق ساتھی ج، اصحاب۔
- مجنون: مجنوں، دیوانہ، (جنون از جنن سے اسم مفعول)
- افق: آسمان کا کنارا، (جہاں آسماں اور زمین ملتے نظر آتے ہیں) جمع آفاق۔
- مبین: ظاہر کرنے والا، یعنی روشن وواضح، (ابانتہ از بین باب ا سے اسم فاعل)۔
- غیب: مخفی بات، پوشیدہ، غائب، انسان کے علم وحواس سے بالاتر ہونا (مصدر جو مجازاً بمعنی اسم فاعل بھی آتا ہے، یہاں وحی مراد ہے)
- ضنیــن: کہا بخل کرنے والا' بخیل' (ضن سے اسم صفت) مجرد میں باب ضرب سے آتا ہے۔
- این: کہاں (اسم ظرف)
- ذکر: نصیحت نامہ، یاددہانی، نصیحت، (مصدر)

سورۃ الانفطار مکیۃ وھی تسع عشرۃ آیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝۵ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۹ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝۱۱

موضوع حسبِ سابق قیامت اور مجازات کا بیان اور غفلت پر تنبیہ

ترجمہ

جب آسمان پھٹ جاوے گا ○ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب سب دریا بہ پڑیں گے ○ اور جب قبریں اکھاڑ دی جاویں گی ○ ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا ○ اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے کریم سے بھول میں ڈال رکھا ہے ○ جس نے تجھ کو بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تجھ کو اعتدال پر بنایا ○ جس صورت میں چاہا ترکیب دے دیا ○ ہر گز نہیں بلکہ تم جزا و سزا کو جھٹلاتے ہو ○ اور تم پر یاد رکھنے والے ○ معزز لکھنے والے مقرر ہیں ○

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳ وَّاِنَّ

الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿۱۴﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَآ أَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَآ أَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ط وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

ترجمہ

جو تمہارے سب افعال کو جانتے ہیں O نیک لوگ بیشک آسائش میں ہوں گے O اور بدکار لوگ بیشک دوزخ میں ہوں گے O روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے O اور اس سے باہر نہ ہوں گے O اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے O پھر آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے O وہ ایسا دن ہے جس میں کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کے لئے کچھ بس نہ چلے گا اور تمام تر حکومت اس روز اللہ ہی کی ہوگی۔

مختصر و جامع تفسیر

جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے (ٹوٹ کر) جھڑ پڑیں گے اور جب سب دریا (شور اور شیریں) بہہ پڑیں گے (اور بہہ کر ایک ہو جاویں گے جیسا اوپر کی سورۃ میں سجرت کی تفسیر میں بیان ہوا ہے یہ تینوں واقعات تو نفخہ اولی کے ہیں آگے نفخہ ثانیہ کے بعد کا واقعہ ہے یعنی) اور جب قبریں اکھاڑ دی جاویں گی (یعنی ان میں کے مردے نکل کھڑے ہوں گے اس وقت) ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا (اور ان

واقعات کا مقتضٰی یہ تھا کہ انسان خواب غفلت سے بیدار ہوتا اس لئے آگے غفلت پر زجر وتنبیہ ہے کہ)۔

اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے رب کریم کے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے جس نے تجھ کو (انسان) بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تجھ کو (مناسب) اعتدال پر بنایا (یعنی اعضاء میں تناسب رکھا اور) جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دیدیا، ہرگز (مغرور) نہیں (ہونا چاہئے مگر تم اغترار سے باز نہیں آتے) بلکہ (اس درجہ اغترار میں بڑھ گئے ہو کہ) تم (خود) جزاوسزا (ہی) کو (جس سے یہ غرور اور فریب دفع ہوسکتا تھا) جھٹلاتے ہو اور (یہ جھٹلانا تمہارا خالی نہ جاوے گا بلکہ ہماری طرف سے) **تم پر** (تمہارے سب اعمال کے) یاد رکھنے والے (جو ہمارے نزدیک) **معزز (اور تمہارے اعمال کے) لکھنے والے** (ہیں) مقرر ہیں جو تمہارے سب افعال کو **جانتے ہیں (اور لکھتے** ہیں پس **قیامت** میں یہ سب اعمال پیش ہونگے جن میں تمہاری یہ تکذیب **اور کفر بھی** ہے اور سب پر مناسب جزاء ملے گی جس کی تفصیل آگے ہے کہ)

نیک لوگ بیشک آسائش **میں ہونگے اور بدکار** (یعنی کافر) لوگ بیشک دوزخ میں ہونگے روز جزاء کو اس میں داخل ہونگے اور (پھر داخل ہوکر) اس سے باہر نہ ہونگے (بلکہ اس میں خلود ہوگا) اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ روز جزاء کیسا ہے (اور ہم) پھر (مکرر کہتے ہیں کہ) آپ کو کچھ خبر ہے کہ **وہ روز جزاء کیسا** ہے (مقصود اس استفہام سے تہویل ہے، آگے جواب ہے کہ) وہ ایسا دن ہے **جس میں کسی شخص** کا کسی شخص کے نفع کے لئے کچھ بس نہ چلے گا اور تمام تر حکومت اس روز اللہ ہی کی ہوگی۔

شانِ نزول

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

یاایھاالانسان ماغرک، (الایتہ) ابی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی ہے (ابن ابی حاتم) (**ابی ابن خلف ایک مشرک کا نام ہے، جس کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ** وسلم نے غزوہ احد میں خود اپنے دست مبارک سے **قتل فرمایا**)

ربط ومناسبت اس میں بھی مثل سوابق ولواحق قیامت ومجازاۃ کا بیان ہے اور درمیان میں غفلت پر تفریع ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِذَاالسَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَاالْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ ۝ وَاِذَاالْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَاِذَاالْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ "مَّاقَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝

اذا شرطیہ السماء فاعل، فعل محذوف انفطرت کا، جس پر بعد والا فعل انفطرت دلالت کر رہا ہے، فعل محذوف اپنے فاعل سے مل کر مفسر بنا انفطرت فعل اپنے فاعل سے مل کر تفسیر دونوں مل کر معطوف علیہ، اسی طرح بعد والے اذاالقبور بعثرت تک سارے معطوفات اپنے معطوف علیہ سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط عملت فعل نفس فاعل ما موصولہ قدمت فعل و فاعل ہ ضمیر مفعول بہ محذوف ای قدمتہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و عاطفہ اخرت ای اخرتہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر مفعول بہ، فعل عملت اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

يَاأَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَاغَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ O اَلَّذِىْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ O فِىْ اَىِّ صُوْرَةٍ مَّاشَآءَ رَكَّبَكَ O

یا حرف ندا قائم مقام ادعو کے ایھا زائد الانسان منادی مفرد معرفہ محلاً منصوب، مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر منادی، دونوں مل کر پھر ندا ما استفہامیہ مبتدا غرّ فعل وفاعل ک ضمیر مفعول بہ ب جار ربک موصوف الکریم صفت اول الذی اسم موصول خلق فعل با فاعل ک ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ فسوک معطوف اول فعدلک معطوف دوم، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت ثانی، ربک اپنی دونوں صفتوں سے مل کر غرک فعل کے متعلق، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر، ما اپنی خبر سے مل کر جواب ندا، ندا اور جواب ندا مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

فی جارہ ای مضاف صورۃ موصوف ما زائد شاء فعل با فاعل ھا ضمیر مفعول بہ محذوف، فعل شاء اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت، موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار ومجرور دونوں مل کر متعلق مقدم، رکبک فعل، فاعل مفعول بہ اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر عدلک کا بیان ہے۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ O وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِيْنَ O كِرَامًا كَاتِبِيْنَ O يَعْلَمُوْنَ مَاتَفْعَلُوْنَ O

کلا حرف ردع وزجر بل اضراب انتقالی کے لئے تکذبون فعل وفاعل بالدین

جار مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا واستینا فیہ یا حالیہ ان حرف مشبہ بالفعل علی جار کم ضمیر مجرور دونوں مل کر متعلق صیغہ اسم فاعل ثابتون محذوف کے، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم ل برائے تاکید حفظین موصوف کراما صفت اول کاتبین صفت دوم یعلمون فعل وفاعل ماموصولہ یفعلون فعل وفاعل، ضمیرہ محذوف مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت سوم (یا حال ہے کاتبین کی ضمیر سے) موصوف اپنی تینوں صفتوں سے مل کر اسم مؤخر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍO وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍO
یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِO وَمَاهُمْ عَنْهَا بِغَائِبِیْنَ O

ان حرف مشبہ بالفعل الابرار اسم ل برائے تاکید فی جار نعیم مجرور، دونوں مل کر ثابتون کے متعلق، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ وعاطفہ ان حرف مشبہ بالفعل الفجار اس کا ل برائے تاکید فی حرف جار جحیم موصوف یصلون فعل معروف اس میں ضمیر ذوالحال ھا مفعول بہ یوم الدین مرکب اضافی مفعول فیہ وحالیہ ما حرف مشبہ بلیس ھم اسم عنھا متعلق مقدم ب زائد غائبین صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق مقدم سے مل کر ما کی خبر ما اپنے اسم وخبر سے مل کر یصلون کی ضمیر سے حال ضمیر ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر صفت، موصوف جحیم اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار ومجرور مل کر ثابتون صیغہ اسم فاعل کے متعلق، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے

مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

وَمَاأَدْرٰکَ مَايَوْمُ الدِّيْنِ O ثُمَّ مَاأَدْرٰکَ مَايَوْمُ الدِّيْنِ O
يَوْمَ لَا تَمْلِکُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا O وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ O

واستینا فیہ ما استفہامیہ برائے تفخیم شان، مبتدا ادری فعل وفائل ک ضمیر مفعول بہ اول ما استفہامیہ مبتدا یوم الدین مرکب اضافی خبر، مبتدا وخبر مل کر مفعول بہ دوم، فعل ادری اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ثم حرف عطف ما ادرک مایوم الدین جملہ معطوف، معطوف و معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

یوم مضاف لا حرف نفی تملک فعل نفس فاعل لنفس جار مجرور متعلق فعل کے شیئاً مفعول بہ لا تملک فعل اپنے فاعل، مفعولہ بہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ دونوں مل کر یدانون فعل محذوف کا (ظرف) مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بنا۔

واستینا فیہ الامر مبتدا یومئذ مرکب اضافی مفعول فیہ برائے ثابت محذوف للّٰہ جار مجرور، صیغہ اسم فاعل ثابت کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- انفطرت: پھٹ جاوے گا (انفطار از فطر باب ۶ سے ماضی معروف، واحد مئونث غائب) اذا ماضی کو بمعنی مضارع بنا دیتا ہے)
- کوکب: ستارے، م، کوکب
- انتثرت: جھڑ جائیں گے، (انتثار از نثر باب ۷ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)
- بحار: دریا سمندر، م، بحر
- فجرت: بہہ پڑیں گے، جاری کیے جائیں گے (یعنی ایک سمندر کا دہانہ دوسرے کی طرف کھول دیا جائے گا کھاری اور میٹھے سب سمندر مل جائیں گے) تفجیر از فجر باب ۲ سے ماضی مجہول واحد مونث غائب)
- بعثرت: اٹھائی جائیں گی، الٹ پلٹ کی جائے گی (بعثرۃ با ۱۰ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)
- علمت: جان لے گی، (مصدر علم باب س فعل ماضی)
- قدمت: پہلے کر چکے، پہلے بھیج چکے (تقدیم از قدم باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مئونث غائب)
- اخرت: اس نے پیچھے چھوڑا، (تاخیر از اخر باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)
- کریم: کریم، محسن و منعم، کرم والا (کرم سے اسم صفت)
- غر: بہکایا، فریب دیا، (غرور باب ن سے ماضی، واحد مذکر غائب)

- فسوی: پس اس نے پورا پورا بنایا، برابر کیا، مقدار اور کیفیت دونوں حیثیت سے افراط و تفریط سے محفوظ کیا (تسویۃ از سوی باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب، مع حرف عطف)
- عدل: اعتدال پر بنایا، اس نئے انداز ء کے ساتھ بنایا، (عدل باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ای: جس، جو، (اسم موصول)
- ما: جو، (اسم موصول)
- شاء: اس نے چاہا، (مشیئتہ از شئی باب س سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- رکب: اس نے ترکیب کیا، بنایا (ترکیب از رکب باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- دین: جزا و سزا، (مصدر)
- علیکم: (علی، کم) تم پر (حرف جار ضمیر مجرور)
- حافظین: یاد رکھنے والے، م حافظ (اسم فاعل)
- کتاتبین: لکھنے والے، م کاتب اسم فاعل
- کرام: معزز فرشتے م، کریم (یہاں وہ فرشتے مراد ہیں جو کتاب اعمال پر مقرر ہیں) کرم سی اسم صفت)
- فجّار: بدکار لوگ، م، فاجر (اسم فاعل)
- غائبین: غائب ہونے والے یعنی نکلنے والے م، غائب (غیب اور غِیاب سے اسم فاعل)
- لاتملک: بس نہ چلے گا، مالک نہ ہوگا، مختار نہ ہوگا، (مِلک باب ض سے مضارع معروف منفی، واحد مؤنث غائب)

سورۃ المطففین مکیۃ وھی ستّ وثلثون اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝۲

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝۳ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ

مَّبْعُوْثُوْنَ ۝۴ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۵ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ

الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝۷ وَمَآ اَدْرٰىكَ

مَا سِجِّيْنٌ ۝۸ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۰

موضوع بعض حقوق العباد میں عدم انصاف بالخصوص تکلیف پر وعید اور بیان مجازات

ترجمہ

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی ۝ کہ جب لوگوں سے ناپ کرلیں تو پورا لے لیں ۝ اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹادیں ۝ کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن مین زندہ کر کے اٹھائے جاویں گے ۝ جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے ۝ ہرگز نہیں بدکار لوگوں کا نامہ اعمال سجین میں رہے گا ۝ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ سجین میں رکھا ہوا نامہ اعمال کیا چیز ہے ۝ وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے ۝ اس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی ۝

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ سكتة رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

ترجمہ

جو کہ روز جزاء کو جھٹلاتے ہیں ○ اور اس کو تو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد سے گذرنے والا ہو مجرم ہو ○ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاویں تو یوں کہہ دیتا ہے کہ یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں ○ ہرگز ایسا نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے ○ ہرگز ایسا نہیں یہ لوگ اس روز اپنے رب سے روک دیئے جاویں گے ○ پھر یہ دوزخ میں داخل ہوں گے ○ پھر کہا جاوے گا کہ یہی ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ○

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ

مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ ؕ

ہرگز ایسا نہیں نیک لوگوں کا نامہ اعمال علیین میں رہے گا ○ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ علیین میں رکھا ہوا نامہ اعمال کیا چیز ہے ○ وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے ○ جس کو مقرب فرشتے دیکھتے ہیں ○ نیک لوگ بڑی آسائش میں ہوں گے ○ مسہریوں پر دیکھتے ہوں گے ○ اے مخاطب تو ان کے چہروں میں آسائش کی بشاشت پہچانے گا ○ ان کو پینے کے لئے شراب خالص سربمہر ○ جس پر مشک کی مہر ہوگی ملے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہیے ○ اور اس کی آمیزش تسنیم سے ہوگی ○ یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرر بندے پئیں گے ○

اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ ۫ۖ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ ۫ۖ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾ ۫ۖ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ ۙ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾ ؕ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ ۙ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ یَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ ؕ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع

جو لوگ مجرم تھے وہ ایمان والوں سے ہنسا کرتے تھے ○ اور جب ان کے سامنے

سے ہو کر گذرتے تھے تو آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے O اور جب اپنے گھروں کو جاتے تھے تو دل لگیاں کرتے تھے O اور جب ان کو دیکھتے تو یوں کہا کرتے کہ یہ لوگ یقیناً غلطی میں ہیں O حالانکہ یہ ان پر نگرانی کرنے والے کر کے نہیں بھیجے گئے O سو آج ایمان والے کافروں پر ہنستے ہوں گے O مسہریوں پر دیکھ رہے ہوں گے O واقعی کافروں کو ان کے کئے کا خوب بدلہ ملا O

مختصر و جامع تفسیر

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کر لیں تو پورا لے لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں (گو لوگوں سے اپنا حق پورا لینا مذموم نہیں ہے مگر اس کے ذکر کرنے سے مقصود خود اس پر مذمت کرنا نہیں ہے بلکہ کم دینے پر مذمت کی تاکید و تقویت ہے یعنی کم دینا اگرچہ فی نفسہ مذموم ہے، لیکن اس کے ساتھ اگر دوسروں کی ذرا رعایت نہ کی جاوے تو اور زیادہ مذموم ہے، بخلاف رعایت کرنیوالے کے کہ اگر اس میں عیب ہے تو ایک ہنر بھی ہے اس لئے اول شخص کا عیب اشد ہے اور چونکہ اصل مقصود مذمت ہے کم دینے کی اس لئے اس میں ناپ اور تول دونوں کا ذکر کیا تا کہ خوب تصریح ہو جاوے کہ ناپنے میں بھی کم دیتے ہیں اور تولنے میں بھی کم دیتے ہیں اور چونکہ پورا لینا فی نفسہ مدار مذمت کا نہیں اس لئے وہاں ناپ اور تول دونوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ ایک ہی کا ذکر کیا پھر تخصیص ناپ کی شاید اس لئے ہو کہ عرب میں زیادہ دستور کیل کا تھا خصوصاً اگر آیت مدنی ہو جیسا روح المعانی میں بروایت نسائی و ابن ماجہ بیہقی اس کا نزول اہل مدینہ کے باب میں لکھا ہے تو اس وقت اس تخصیص کی وجہ زیادہ ظاہر ہے کیونکہ مدینہ میں کیل کا

دستور مکہ سے بھی زیادہ تھا، آگے ایسا کرنے والوں کو ڈرایا گیا ہے کہ)

کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کر کے اٹھائے جاویں گے جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے (یعنی اس روز سے ڈرنا چاہئے اور تطفیف یعنی لوگوں کی حق تلفی سے توبہ کرنا چاہئے اس بعث وجزا کو سنکر جو مومن تھے وہ ڈر گئے اور جو کافر تھے وہ انکار کرنے لگے، اس لئے آگے انکار پر **تنبیہ فرما کر** فریقین کی جزاء کی تفصیل فرماتے ہیں کہ جیسا کفار لوگ جزاء وسزا کے منکر ہیں) **ہرگز** (ایسا) نہیں (بلکہ جزاء وسزا ضروری الوقوع ہے جن اعمال پر جزاء وسزا ہوگی وہ بھی **منضبط** اور محفوظ ہیں اس مجموعہ کا بیان یہ ہے کہ) بدکار (یعنی کافر) **لوگوں کا نامہ اعمال سجین** میں رہے گا (وہ ایک مقام ساتویں زمین میں ہے جو مقام ہے ارواح **کفار کا، کذا فی** تفسیر ابن کثیر عن کعب وفی الدر المنثور **عن ابن عباسؓ ومجاہد وفرقد وقتادة** وعبداللہ ابن عمرو سے درمنثور میں منقول ہے، **آگے ڈرانے کے لئے سوال ہے کہ**) اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ سجین میں رکھا ہوا نامہ عمل کیا **چیز ہے وہ ایک** نشان کیا ہوا دفتر ہے (نشان سے مراد مہر ہے کما فی الدر المنثور عن کعب الاحبار فخیتم ویوضع ای بعد الموت مقصود یہ ہوگا کہ اس میں تغیر وتبدل کا کچھ احتمال نہیں پس حاصل اس کا اعمال کا محفوظ ہونا ہے جس سے جزا کا بحق ہونا ثابت ہوا آگے ان اعمال کی جزاء کا بیان ہے کہ) اس روز (یعنی قیامت کے روز) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی جو کہ روز جزاء کو جھٹلاتے ہیں اور اس (یوم جزاء کو جھٹلاتے ہیں اور اس (یوم جزاء) کو تو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد (عبدیت) سے گزرنے والا اور مجرم ہو اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاویں تو یوں کہہ دیتا ہو کہ یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں

(مطلب یہ بتلانا ہے کہ جو شخص روز قیامت کی تکذیب کرتا ہے وہ معتدی، اثیم، مکذب بالقرآن ہے آگے تکذیب روز جزاء پر جو صراحۃً مذکور ہے تنبیہ کی گئی ہے کہ یہ لوگ اس کو غلط سمجھ رہے ہیں) ہرگز ایسا نہیں (اور کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ شاید ان کے پاس کوئی دلیل نفی کی ہوگی جس سے یہ استدلال کرتے ہونگے ہرگز نہیں) بلکہ (اصل وجہ تکذیب کی یہ کہ) ان کے دلوں پر ان کے اعمال بد کا زنگ بیٹھ گیا ہے (اس سے استعداد قبول حق کی فاسد ہوگئی اس لئے براہ عناد انکار کرنے لگے آگے پھر انکار پر زجر ہے کہ جیسا یہ لوگ سمجھ رہے ہیں) ہرگز ایسا نہیں (آگے ویل کی کچھ تفصیل ہے کہ وہ خرابی یہ ہے کہ) یہ لوگ اس روز (ایک تو) اپنے رب (کا دیدار دیکھنے) سے روک دیئے جائیں گے پھر (صرف اسی پر اکتفا نہ ہوگا بلکہ) یہ دوزخ میں داخل ہونگے پھر (ان سے) کہا جاویگا کہ یہی ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اور چونکہ یہ لوگ یوم دین کی تکذیب میں جس طرح اپنی سزا کو جھٹلاتے تھے، اسی طرح مؤمنین کی جزا کو بھی جھٹلاتے تھے، آگے اس پر تنبیہ فرماتے ہیں کہ یہ جو مومنین کے اجر وثواب کے منکر ہیں) ہرگز ایسا نہیں (بلکہ ان کا اجر وثواب ضرور ہونے والا ہے جس کا بیان یہ ہے کہ)

نیک لوگوں کا نامہ اعمال علیین میں رہے گا (وہ ایک مقام ہے ساتویں آسمان میں جو مستقر ہے ارواح مومنین کا، کذافی تفسیر ابن کثیر عن کعب) اور (آگے تفخیم کے لئے سوال ہے کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ علیین میں رکھا ہوا نامہ عمل کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے جس کو مقرب فرشتے (شوق سے) دیکھتے ہیں (اور یہ مومن کا بہت بڑا اکرام ہے جیسا کہ روح المعانی میں بتخریج عبدبن حمید حضرت کعب سے روایت ہے کہ جب ملائکہ مومن کی روح کو قبض کر کے لیجاتے ہیں تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس کے ساتھ ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہنچ کر اس روح کو

رکھ دیتے ہیں، پھر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہم اس کا نامہ اعمال دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ وہ نامہ عمل کھول کر دکھلایا جاتا ہے (مختصراً) آگے ان کی جزاء آخرت کا بیان ہے کہ)

نیک لوگ بڑی آسائش میں ہونگے مسہریوں پر (بیٹھے بہشت کے عجائب) دیکھتے ہونگے (اے مخاطب) تو ان کے چہروں میں آسائش کی بشاشت پہچانے گا اور ان کو پینے کے لئے شراب خالص سر بمہر جس پر مشک کی مہر ہوگی ملے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہیئے (کہ حرص کے لائق یہی ہے خوہ صرف شراب مراد لیجاوے خواہ کل نعمائے جنت یعنی شوق ورغبت کی چیز یہ نعمتیں ہیں، نہ کہ دنیا کی ناقص اور فانی لذتیں اور ان کی تحصیل کا طریق نیک اعمال ہیں. پس اس میں کوشش کرنا چاہیئے) اور اس شراب کی آمیزش تسنیم کے پانی سے ہوگی (عرب عموماً شراب میں پانی ملا کر پیتے تھے تو اس شراب کی آمیزش کے لئے تسنیم کا پانی ہوگا آگے تسنیم کی شرح ہے) یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب لوگ پانی پئیں گے، (مطلب یہ کہ سابقین یعنی مقربین کو تو خالص پینے کو اس کا پانی ملے گا اور اصحاب الیمین یعنی ابرار کو اس کا پانی دوسری شراب میں ملا کر ملے گا، **کذافی الدر المنشور عن قتادہ و مالک ابن الحارث و ابن عباس و ابن مسعود و حذیفتہ،** اور یہ مگر مہر لگنا علامت اکرام کی ہے ورنہ وہاں ایسی حفاظت کی ضرورت نہیں، اور مشک کی مہر کا مطلب یہ ہے کہ جیسے قاعدہ ہے کہ لاکھ وغیرہ لگا کر اس پر مہر کرتے ہیں اور ایسی چیز کو طین ختام کہتے ہیں شراب کے برتن کے منہ پر مشک لگا کر اس پر مہر کردی جاوے گی، یہاں تک فریقین کی جزائے اخروی کا الگ الگ بیان تھا آگے مجموعہ فریقین کا مجموعہ حال دنیا و آخرت مذکور ہے یعنی) جو لوگ مجرم یعنی کافر تھے وہ ایمان والوں سے (دنیا میں تحقیراً) ہنسا کرتے تھے۔

اور (یہ) ایمان والے جب ان کافروں کے سامنے سے ہو کر گزرتے تھے تو

آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے (مطلب یہ کہ ان کے ساتھ استہزاء وتحقیر سے پیش آتے تھے) اور جب اپنے گھروں کو جاتے تو وہاں بھی ان کا تذکرہ کر کے دل لگی اور تمسخر کرتے (مطلب یہ کہ غیبت وحضور ہر حالت میں ان کی تحقیر واستہزاء کا مشغلہ رہتا، البتہ حضور میں اشارے چلا کرتے اور غیبت میں صراحۃً تذکرہ کرتے) اور جب ان کو دیکھتے تو یوں کہا کرتے کہ یہ لوگ یقیناً غلطی پر ہیں (کیونکہ کفار اسلام کو غلطی پر سمجھتے تھے) حالانکہ یہ کافران مسلمانوں پر نگرانی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے (یعنی ان کو اپنی فکر کرنا چاہئے تھا، ان کو پیچھے کیوں پڑ گئے پس ان سے دو غلطیاں ہوئیں اول اہل حق کے ساتھ استہزاء پھر اپنی اصلاح سے بے فکری) سو آج قیامت کے دن ایمان والے کافروں پر ہنستے ہونگے، مسہریوں پر بیٹھے ان کا حال دیکھ رہے ہونگے (در منثور میں قتادہ سے منقول ہے کہ کچھ دریچے جھروکے ایسے ہونگے جن سے اہل جنت اہل نار کو دیکھ سکیں گے، پس ان کا برا حال دیکھ کر بطور انتقام کے ان پر ہنسیں گے آگے تقریر ہے اس سزا کی یعنی) واقعی کافروں کو ان کے کئے کا خوب بدلہ ملا۔

شانِ نزول

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت فرما کر) مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں کے لوگ ناپ میں دوسروں کو بہت گھاٹا دیتے تھے یعنی پورا ناپ کر نہیں دیتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے ویل للمطففین نازل فرمائی، اس کے بعد لوگ اچھی طرح پورا ناپ کر دینے لگے (النسائی وابن ماجہ)

ربط ومناسبت اس میں بھی مثل سورتہائے سابقہ ولاحقہ کے مجازاۃ اعمال کا بیان ہے اور ان میں سے اہتمام کے لئے بعض اعمال متعلقہ حقوق العباد پر جس کو مقام سے خاص مناسبت بھی ہے کہ مقام بیان عدل کا ہے اور تطفف کیل ووزن مخل عدل ہے شروع سورت

میں بالتخصیص وعید ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ۝

ویل مبتدا ل جار المطففین موصوف الذین اسم موصول اذا برائے شرط اکتالوا فعل وفاعل، فعل وفاعل مل کر شرط، علی الناس متعلق یستوفون کے (والیہ ذھب الزمخشری) یستوفون فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزاء، شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف علیہ وعاطفہ اذا شرطیہ کالوھم فعل وفاعل اور مفعول بہ مل کر معطوف علیہ اور حرف عطف وزنوھم فعل وفاعل اور مفعول بہ مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر مرکب عطفی ہو کر شرط یخسرون فعل وفاعل مل کر جزاء، شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ الذین اسم موصول کا موصول وصلہ مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار ومجرور مل کر ثابت صیغہ اسم فاعل کے متعلق ہو کر خبر ویل کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۝ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا سِجِّیْنٌ ۝ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝

ا برائے استفہام انکاری وتوبیخی لایظن فعل منفی اولئک فاعل ان حرف مشبہ بالفعل هم اسم مبعوثون اسم مفعول ل جار یوم موصوف عظیم صفت، دونوں مل کر مجرور، جار ومجرور مل کر صیغہ اسم مفعول کا متعلق۔ یوم مضاف یقوم فعل الناس فاعل ل جار رب العلمین مرکب اضافی مجرور دونوں مل کر متعلق یقوم کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ ہوا یوم کا، مضاف ومضاف الیہ مل کر مفعول فیہ مبعوثون کا (ای یبعثون یوم یقوم الناس) صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر حرف مشبہ بالفعل ان کی خبر ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر بتاویل مفرد فعل یظن کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

کلا حرف ردع وزجر (عما کانوا علیه من التطفیف و الغفلته عن البعث) ان حرف مشبہ بالفعل کتاب الفجار مرکب اضافی ان کا اسم ل برائے تاکید فی حرف جار سجین مجرور دونوں مل کر صیغہ اسم فاعل ثابت کے متعلق ہوکر ان کی خبر ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا، واستینافیہ ما مبتدا برائے استفہام ادری فعل وفاعل ک مفعول بہ اول ما استفہامیہ مبتدا سجین خبر، مبتدا و خبر مل کر مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ (و حاصله ما کتاب سجین) کتاب مرقوم (اصله ان کتابهم کتاب مرقوم او هو کتاب موقوم) هو ضمیر مبتدا محذوف، کتاب موقوم موصوف، صفت مرکب توصیفی خبر، مبتدا وخبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ O اَلَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ O وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ O اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ O

ویل مبتدا یومئذ مرکب اضافی مفعول فیہ ل جار المکذبین موصوف الذین اسم موصول یکذبون فعل وفاعل ب جار یوم الدین مرکب اضافی مجرور، جار ومجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ ہوا، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر ثابت صیغہ اسم فاعل کے متعلق ہوئے ثابت اپنے فاعل، مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

و استینافیہ ما نافیہ یکذب فعل بہ متعلق فعل کے، الا برائے حصر کل مضاف معتد صفت اول اثیم صفت ثانی رجل موصوف محذوف، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بنا۔

اذا شرطیہ تتلی فعل مجہول علیہ متعلق فعل کے ایتنا مرکب اضافی نائب فاعل، فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر شرط قال اپنے فاعل سے مل کر قول اساطیر الاولین مرکب اضافی خبر ھی مبتدا محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، قول و مقولہ مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝
كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝

کلا حرف ردع وزجر بل برائے اضراب انتقالی ران فعل علی جار قلوبھم مرکب اضافی مجرور دونوں مل کر متعلق فعل ران کے ما موصولہ کانو ایکسبون (ماضی استمراری) فعل وفاعل ہ ضمیر محذوف، مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ سے مل کر فعل ران کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

کلا حرف ردع وزجر ان حرف مشبہ بالفعل ھم اس کا اسم عن جار ربھم (ای روبتہ ربھم بحذف المضاف) مرکب اضافی مجرور، دونوں مل کر متعلق مقدم یومئذ مرکب اضافی مفعول فیہ مقدم ل برائے تاکید محجوبون صیغہ اسم مفعول' اسم اپنے نائب فاعل' مفعول فیہ مقدم اور متعلق مقدم سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝
كَلَّا إِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝

ثم حرف عطف برائے تراخی، ان حرف مشبہ بالفعل ھم اسم ل تاکیدیہ صالوا الجحیم مرکب اضافی خبر ان کی، ان اپنے اسم وخبر فعلیہ سے مل کر معطوف علیہ ثم عاطفہ یقال فعل مجہول ھذا مبتدا الذی اسم موصول کنتم فعل ناقص، ضمیر اس کا اسم بہ متعلق فعل

تکذبون کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر صلہ، اسم موصول، صلہ سے مل کر خبر ھذا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو۔ (جملته هذاالذی .... هی فی الاصل مقول القول)

کلا حرف ردع وزجران حرف مشبہ بالفعل کتاب الابرار مرکب اضافی اس کا اسم ل برائے تاکید فی جار علیین مجرور، دونوں مل کر صیغہ اسم مفعول موجود کا متعلق، صیغہ اسم مفعول اپنے متعلق سے مل کر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ مستانفہ ہوا۔

وَمَآ اَدْرٰکَ مَا عِلِّیُّوْنَ O کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ O یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ O

واستینا فیہ ما مبتدا برائے استفہام ادراک فعل وفاعل ک ضمیر مفعول بہ ما مبتدا علییون خبر، مبتدا وخبر مل کر مفعول بہ دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ (اصله ما کتاب علیین)

هو مبتدا محذوف کتب موصوف مرقوم صفت اول یشهد فعل ہ مفعول بہ المقربون فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت دوم، (او خبر ثان للمبتداء المقدر "هو") موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ O عَلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ O
تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ O

ان حرف مشبہ بالفعل الابرار ذوالحال ل برائے تاکید فی نعیم جار ومجرور

متعلق ثابتون صیغہ اسم فاعل کے ہوکر خبر علی الارائک متعلق مقدم، ینظرون فعل با فاعل، اپنے متعلق سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسم ان کا، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

تعرف فعل وفاعل فی حرف جار وجوھھم مرکب اضافی مجرور، جار ومجرور متعلق فعل کے، نضرة النعیم مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو (لبیان حال الابرار)

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ○ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ط وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ○ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ○ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ○

یسقون فعل مجہول، ضمیر نائب فاعل، من حرف جار رحیق موصوف مختوم صفت اول ختمہ مرکب اضافی مبتدا مسک خبر، مبتدا وخبر مل کر معطوف علیہ واستینا فیہ فی جار ذلک مجرور دونوں مل کر متعلق مقدم ف برائے رابطہ ل لام امر یتنافس فعل المتنافسون فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ مستانفہ ہوا۔

وحرف عطف مزاجه مرکب اضافی مبتدا من جار تسنیم (محلاً منصوب ای مزاجه تسنیما) مبدل منہ عینا موصوف یشرب فعل بها متعلق المقربون فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت موصوف اپنے صفت سے مل کر بدل (یا، یسقون کا مفعول بہ) مبدل منہ اور بدل مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق ثابت کے ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر رحیق کی صفت دوم، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق فعل کے فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور

متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ O وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ O وَاِذَا انْقَلَبُوْآ اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ O

ان حرف مشبہ بالفعل الذین اسم موصول اجرموا فعل وفاعل دونوں مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر ان کا اسم کانوا فعل ناقص ضمیر اس کا اسم من جار الذین موصول امنوا فعل و فاعل دونوں مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق مابعد فعل کے، یضحکون فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر، فعل ناقص کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ بنا و عاطفہ اذا شرطیہ مروا فعل وفاعل بھم متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط یتغامزون فعل وفاعل دونوں مل کر جزاء، شرط وجزا مل کر معطوف اول و حرف عطف اذا حرف شرط انقلبوا فعل وفاعل الی اھلھم جار ومجرور متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر انقلبو (ثانی) فعل اس میں ضمیر ذوالحال فکھین حال، ذوالحال وحال دونوں مل کر فاعل ، فعل وفاعل مل کر جزاء، شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر دوسرا معطوف۔

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْآ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ O وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ O

و عاطفہ اذا شرطیہ را [illegible] فعل وفاعل ھم ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط قالوا فعل وفاعل دونوں مل کر قول ان حرف مشبہ بالفعل ھؤلاء اسم لضالون خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر مقولہ، قول ومقولہ مل کر جزاء، شرط و

جزاء مل کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

وحالیہ ارسلوا فعل، ضمیر اس میں ذوالحال علیھم متعلق برائے فعل مذکور حافظین حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو، (یہ پورا جملہ قالوا کی ضمیر سے حال ہے)

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ O عَلَى الْاَرَآئِكِ لا يَنْظُرُوْنَ O هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ O

ف برائے رابطہ الیوم مفعول فیہ مقدم الزین اسم موصول امنو فعل وفاعل دونوں مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا من الکفار متعلق مقدم یضحکون فعل کے لئے، اس میں ضمیر ذوالحال علی الارئک متعلق مقدم ینظرون فعل وفاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر حال (ای یضحکون منھم ناظرین الیھم) ذوالحال و حال مل کر فاعل، فعل یضحکون اپنے فاعل، مفعول فیہ مقدم اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا وخبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ھل بمعنی قد ثوب فعل مجہول الکفار نائب فائل ما موصولہ کانوا یفعلون (ماضی استمراری) فعل وفاعل، ضمیرہ محذوف مفعول بہ (الذی یرجع الی اسم الوصول) فعل اپنے فعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ ہوا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول ثانی ہوا، فعل مجہول اپنے نائب فاعل ومفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا، یا تو یہ جملہ مستانفہ ہے، یا ینظرون سے محل نصب میں ہے، یا مقولہ ہے قول محذوف کا (ای یقول المومنون لبعضھم، ھل ثوب الکفار........)

لغوی تشریح

✤ ویل: بری خرابی ہلاکت، عذاب کی شدت، (مصدر وکلمہ وعید)

✤ مطففین: ناپ تول میں کمی کرنے والے، م مطفف (تطفیف از طفف باب ۲ سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم۔

✤ اذا اکتالوا: جب وہ لوگوں سے ناپ تول کرلیں، (اکتیال از کیل باب ۷ سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب، مع اسم ظرف اس کا وزن افتعلوا ہے اس میں تعلیل بالقلب ہے)

✤ علی: (صلہ اکتال) حرف جار، ع)

✤ یستوفون: وہ پورا لیں، پورا لیتے ہیں، (استیفاء از وفی باب ۹ سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب) اس کا وزن یستفعون ہے۔

✤ اذا کالوا: جب وہ ناپ کردیں، یا دیتے ہیں، (کیل باب ض سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب مع اسم ظرف)

✤ او وزنوا: یا تول کردیں، یا وزن کرتے ہیں وزن باب ض سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب، مع حرف عطف)

✤ یخسرون: وہ گھٹا کر دیتے ہیں، (اخسار از خسر باب ا سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)

✤ الا: (ا، لا) کیا نہیں، حرف استفہام ونفی، غ)

✤ الا یظن: کیا وہ یقین نہیں کرتا ہے، کیا اس کو یقین نہیں ہے (ظن باب ف سے

مضارع معروف ومنفی، واحد مذکر غائب (ظن گمان ویقین دونوں کے لئے مشترک ہے)

✤ مبعوثون: وہ اٹھا جائیں گے، اٹھائے ہوئے، بعث سے اسم مفعول جمع مذکر سالم)

✤ یقوم: کھڑے ہوں گے، (قیام از قوم باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

✤ کلا: ہرگز نہیں یقیناً خبردار، (حرف تحقیق وردع، غ)

✤ فجار: بدکار لوگ، علی الاعلان گناہ کرنے والے، حق سے انحراف کرانے والے م، فاجر از فجر (اسم فاعل کی جمع مکسر بروزن فعال)

✤ لفی: (ل، فی) حرف تاکید وحرف جار۔

✤ سجین: یہ اس جامع کتاب اور رجسٹر کا اسم علم ہے جو بدی کا دفتر ہے جسمیں شیاطین اور کفار وفساق کے اعمال مدون ہیں (سجن سے اسم مبالغہ بروزن فعیل بمعنی بہت روکنے والا، اور قید کرنے والا، یعنی دوزخیوں کا جہنم میں روکنے اور قید کرنے کا سبب) اور ایک قول یہ ہے کہ نون لام کے عوض میں ہے اصل میں سجیل تھا جو سجل سے مشتق ہے بمعنی کتاب

✤ مرقوم: نشان کیا ہوا، درج کیا ہوا، لکھا ہوا، (رقم سے اسم مفعول)

✤ معتد: حد (شریعت) سے گزرنے والا، (اعتداء از عدو باب ۷ سے اسم فاعل)

✤ اثیم: مجرم، گنہگار، (اثم سے اسم صفت)

✤ اذاتتلیٰ: جب پڑھی جاتی ہیں، تلاوت کی جاتی ہیں، (تلاوۃ از تلو سے مضارع مجہول، واحد مونث غائب مع اسم ظرف)

✤ اساطیر: بے سند باتیں' افسانے' کہانیاں' م' اسطورۃ

✤ اولین: اگلے لوگ، پہلے لوگ، م، اول۔

- ران: زنگ بیٹھ گیا، زنگ آلودہ ہوا، (رین باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- قلوب: دل، م، قلب۔
- کانوایکسبون: وہ (اعمال) کماتے تھے وہ اکتساب کرتے تھے، (کسب باب ض سے مضارع برائے دوام، جمع مذکر غائب)
- محجوبون: روکے ہوئے، منع کئے ہوئے (یعنی دیدار خداوندی سے منع کردیئے جائیں گے) حجب سے اسم مفعول، جمع مذکر سالم محجوب)
- انھم: (ان ھم) یقیناً وہ لوگ، (حرف تاکید مشبہ بفعل، مع ضمیر منصوب)
- صالوا: (صالون) داخل ہونے والے، (صلی سے اسم فاعل، (صالی کی جمع مذکر سالم) (اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا)
- جحیم: دوزخ، بھڑکتی ہوئی آگ، جُحُوم سے صفت مشبہ، (فعل بمعنی اسم مفعول)
- یقال: کہا جاوے گا (قول باب ن سے مضارع مجہول، واحد مذکر غائب)
- بہ: (ب، ہ) جس کو، اس کو، جار مجرور۔
- کنتم (بہ) تکذبون: تم جھٹلایا کرتے تھے، تکذیب کرتے (تکذیب از کذب باب ۲ سے مضارع معروف بمعنی دوام جمع مذکر حاضر)
- ابرار: نیک لوگ، مؤمنین، صالحین، (بر سے جمع مکسر بروزن افعال)
- علیین: ایک رجسٹر کا نام جس میں نیک لوگوں کے اعمالِ صالحہ مدون ہیں علیو ن م علی صفت مشبہ ہے یا یہ مفرد بصیغہ جمع ہے جس کا واحد نہیں۔
- یشھد: وہ دیکھتا ہے، حاضر ہوتے ہیں، شھود از شھد باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب، (یعنی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دفتر کی حفاظت کرتے ہیں)۔

✤ مقربون: حق تعالیٰ کے مقرب فرشتے، بڑے مرتبہ والے ملائکہ تقریب از قرب باب ۲ سے اسم مفعول، جمع مذکر۔

✤ نعیم: آسائش، نعمت وراحت عیش وآرام، (نعمة سے اسم صفت)۔

✤ ارائک: مسہریاں، مزین تخت، جس پر پردہ لٹکا ہوا ہو، م، اربکته۔

✤ تعرف: تو پہچانے گا (معرفہ از عرف باب ض سے مضارع معروف، واحد مذکر حاضر)

✤ نضرۃ: نشاشت، تروتازگی (مصدر)

✤ یسقون: وہ پلائے جائیں گے، (سقی باب ض سے مضارع مجہول، جمع مذکر غائب)

✤ رحیق: شرابِ خالص، بادہ ناب۔

✤ مختوم: سربمہر، مہر کیا ہوا، بند لگایا ہوا، (ختم سے اسم مفعول)

✤ ختام: مہر، مہر کرنے کا مسالہ، ہر وہ چیز جس سے مہر لگائی جائے، ہر شے کا آخر، ج ختم۔

✤ مسک: مشک، (اسم جامد)

✤ فلیتنافس: باہم حرص کریں، چاہیے کہ باہم بڑھ چڑھ کر رغبت کریں، ایک دوسرے کے مقابلے پر لپکیں تنافس از نفس باب ۵ سے امر غائب، (لام امر درمیان کلام میں خاموش ہوتا ہے)۔

✤ متنافسون: م، متنافس از نفس باب ۵ سے اسم فاعل، حرص کرنے والے، بڑھ چڑھ کر رغبت رکھنے والے، ایک دوسرے کے مقابلہ میں میلان رکھنے والے،

✤ مزاج: آمیزش، باہم ملا کر ایک ذات کرنا، (مصدر)

✤ تسنیم: بہشت کے ایک چشمہ کا نام ہے (سنام سے ماخوذ ہے) جو تمام اشیاء

خوردنی میں بہتر اور لذیذ ہے مقربین اور ب سابقین اس چشمہ سے خالص شراب پئیں گے اورا صحاب الیمین کوگلاب اور بید مشک ملا کر پلائی جائے گی)

✤ یشرب : پئیں گے،شرب باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)۔

✤ اجرموا : ان سب نے جرم کیا،اجرام ازجوم باب ا سے ماضی معروف جمع مذکر غائب)۔

✤ یضحکون : وہ ہنسا کرتے ہیں،وہ مضحکہ کرتے ہیں، مذاق اڑاتے ہیں، (ضحک باب س سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)

✤ مروا: وہ گذرتے ہیں(مرور از مر باب ن سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)

✤ یتغامزون: وہ آنکھ سے اشارہ کرتے ہیں، وہ آنکھ مارتے ہیں، چشم و آبرو سے حقارت آمیز اشارے کرتے ہیں، تغامز از غمز باب ۵ سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)

✤ اذانقلبوا: جب وہ جاتے ہیں، جب وہ لوٹتے ہیں، (انقلاب از قلب باب ٦ سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب مع اسم ظرف،

✤ فکھین: دل لگیاں کرتے ہیں، باتیں بنانیوالے، اترانے والے،(فکہ و فکاھتہ سے اسم صفت)

✤ ھولاء: یہ لوگ، یہ تمام، (اسم شارہ)(جمع مشترک)

✤ ماارسلوا: ان کونہیں بھیجا گیا،(ارسال از رسل باب ا سے ماضی مجہول، جمع مذکر غائب)

✤ الیوم: آج، جمع ایام

✤ ثوب: بدلہ ملا، بدلہ دیا گیا، تثویب از ثوب باب ۲ سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ﴿۲﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ؕ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿۷﴾

موضوع جزاء وسزا کی تفصیل

ترجمہ جب آسمان پھٹ جاوے گا ○ اور اپنے رب کا حکم سن لے گا اور وہ اسی لائق ہے ○ اور جب زمین کھینچ کر بڑھا دی جاوے گی ○ اور اپنے اندر کی چیزوں کو باہر اگل دے گی اور خالی ہو جاوے گی ○ اور اپنے رب کا حکم سن لے گی اور وہ اسی لائق ہے ○ اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک کام میں کوشش کر رہا ہے پھر اس سے جا ملے گا ○ تو جس شخص کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا ○

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِىْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۚ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ﴿۱۵﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا

وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿٢١﴾

سو اس سے آسان حساب لیا جاوے گا ۞ اور وہ اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئے گا ۞ اور جس شخص کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا ۞ سو وہ موت کو پکارے گا ۞ اور جہنم میں داخل ہوگا ۞ یہ شخص اپنے متعلقین میں خوش خوش رہا کرتا تھا ۞ اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اس کو لوٹنا نہیں ہے ۞ کیوں نہ ہوتا اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا ۞ سو میں قسم کھا کر کہتا ہوں شفق کی ۞ اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ لیتی ہے ۞ اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے ۞ کہ تم لوگوں کو ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے ۞ سو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے ۞ اور جب ان کے روبرو قرآن پڑھا جاتا ہے تو نہیں جھکتے ۞

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ﴿٢٢﴾ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٤﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٢٥﴾

بلکہ یہ کافر تکذیب کرتے ہیں ۞ اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ یہ لوگ جمع کر رہے ہیں ۞ سو آپ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دیجئے ۞ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں ۞

مختصر وجامع تفسیر

جب (نفخئہ ثانیہ کے وقت) آسمان پھٹ جاوے گا (تا کہ اس میں سے غمام یعنی بادل کی شکل کی ایک چیز کا نزول ہو جس میں فرشتے ہونگے جس کا ذکر پارہ وقال الذین لایرجون آیت ویوم تشقق السّماء الخ میں ہے) اور اپنے رب کا حکم سن لے گا (اور مان لے گا، یہاں حکم سے مراد حکم تکوینی انشقاق کا ہے اور ماننے سے مراد اس کا وقوع ہے) اور وہ (آسمان بوجہ محکوم قدرت ہونے کے) اسی لائق ہے (کہ جس امر کی مشیت اس کے متعلق ہو اس کا وقوع ضرور ہو جاوے) اور جب زمین کھینچ کر بڑھا دی جاوے گی (جس طرح چمڑا یا ربڑ کھینچا جاتا ہے، پس اس وقت کی مقدار سے اس وقت مقدار زیادہ ہو جاوے گی تا کہ سب اولین وآخرین اس میں سماجاویں جیسا درمنثور میں۔ سند جید حاکم کی روایت سے مرفوعاً وارد ہے تمد الارض یوم القیٰمته مدالادیم الخ پس آسمان کا یہ اشقاق اور زمین کا امتداد دونوں حساب محشر کے مقدمات میں سے ہیں) اور (وہ زمین) اپنے اندر کی چیزوں کو (یعنی مردوں کو) باہر اگل دیگی اور (سب مردوں سے) خالی ہو جاوے گی اور (وہ زمین) اپنے رب کا حکم سن لے گی اور وہ اسی لائق ہے (اس کی تفسیر بھی مثل سابق ہے اس وقت انسان اپنے اعمال کو دیکھے گا جیسا آگے ارشاد ہے کہ) اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک (یعنی مرنے کے وقت تک) کام میں کوشش کر رہا ہے (یعنی کوئی نیک کام لگا ہوا ہے کوئی برے کام میں)

پھر (قیامت میں) اس (کام کی جزاء) سے جا ملے گا تو (اس روز) جس شخص کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا، سو اس سے آسان حساب لیا جاوے گا اور وہ (اس

سے فارغ ہوکر) اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئے گا (آسان حساب کے مراتب مختلف ہیں، ایک یہ کہ اس پر بالکل عذاب مرتب نہ ہو، بعض کے لئے تو یہ ہوگا اور حدیث میں اسی کی تفسیر یہ آئی ہے کہ جس حساب میں مناقشہ (خوردہ گیری) نہ ہو صرف پیشی ہو جاوے اور یہ ان کے لئے ہوگا جو بلا کسی عذاب کے نجات پائیں گے، دوسرا یہ کہ اس پر عذاب دائمی نہ ہو اور یہ عام مومنین کے لئے ہوگا ورمطلق عذاب اس کی منافی نہیں) اور جس شخص کا نامہء اعمال (اس کے بائیں ہاتھ میں) اس کی پیٹھ سے ملے گا (مراد اس سے کفار ہیں، اور پشت کی طرف سے ملنے کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس کی مشکیں کسی ہوئی ہوں گی تو بایاں ہاتھ بھی پشت کی طرف ہوگا، دوسری صورت مجاہد کا قول ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ پشت کی طرف نکال دیا جاوے گا، کذافی الدرالمنثور)۔

سو وہ موت کا پکارے گا (جیسا مصیبت میں عادت ہے موت کی تمنا کرنے کی) اور جہنم میں داخل ہوگا، یہ شخص (دنیا میں) اپنے متعلقین (اہل وعیال وحشم وخدم) میں خوش خوش رہا کرتا تھا (یہاں تک کہ فرطِ خوشی میں آخرت کی تکذیب کرنے لگا تھا جیسا کہ آگے ارشاد ہے کہ) اس نے خیال کرر کھا تھا کہ اس کو (خدا کی طرف) لوٹنا نہیں ہے (آگے رد ہے اس گمان کا کہ لوٹنا) کیوں نہ ہوتا (آگے لوٹنے کے بعد جزا کا اثبات ہے کہ) اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا (اور اس کے اعمال پر جزا دینے کے ساتھ مشیت متعلق کر چکا تھا اس لئے جزا کا وقوع ضروری تھا)

سو (اس بنا پر) میں قسم کھا کر کہتا ہوں شفق کی اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ (کر جمع) کر لیتی ہے (مراد وہ سب جاندار ہیں جو رات کو آرام کرنے کے لئے اپنے اپنے ٹھکانے میں آجاتے ہیں) اور چاند کی جب وہ پورا ہو جاوے (یعنی بدر بنجاوے،

ان سب چیزوں کی قسم کھا کر کر کہتا ہوں) کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے (یہ تفصیل ہے یا ایھا الانسان تا ملاقیه کی پس وہاں جنس کو خطاب تھا یہاں جمیع افراد کو خطاب ہے وہاں لقائے عمل کا ذکر مجملاً فرمایا یہاں اس چیز کی تفصیل ہے جس سے روز محشر ملے گا یا اس کے سامنے آوے گی اور وہ حالتیں ایک موت ہے اس کے بعد احوال برزخ اس کے بعد احوال قیامت پھر خود ان میں بھی تعدد و کثرت ہے اور ان قسموں کا مناسب مقام ہونا اس طرح ہے رات کے احوال کا مختلف ہونا کہ اول شفق نمودار ہوتی ہے پھر زیادہ رات آتی ہے تو سب سو جاتے ہیں، اور پھر ایک رات کا دوسری رات سے نور قمر کی زیادۃ ونقصان میں مختلف ہونا، یہ سب مشابہ ہے اختلاف احوال بعد الموت کے، و نیز موت سے عالم آخرت شروع ہوتا ہے جیسے شفق سے رات شروع ہوتی ہے پھر عالم برزخ میں رہنا مشابہ لوگوں کے سو رہنے کے ہے اور چاند کا پورا ہونا بعد محاق کے مشابہ ہے حیواۃ قیامت کے بعد فناء عالم کے) سو (باوجود ان مقتضیات خوف و ایمان کے اجتماع کے) ان لوگوں کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے اور (خود تو ایمان اور حق کی کیا طلب کرتے ان کی عناد کی یہ حالت ہے کہ) جب ان کے روبرو قرآن پڑھا جاتا ہے تو (اس وقت بھی خدا کی طرف) نہیں جھکتے بلکہ (بجائے جھکنے کے) یہ کافر (اور الٹی) تکذیب کرتے ہیں اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ یہ لوگ (اعمالِ بد کا ذخیرہ) جمع کر رہے ہیں سو (ان اعمال کفریہ کے سبب) آپ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دید یجئے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے (آخرت میں) ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں (عمل صالح کی قید شرط کے طور پر نہیں سبب کے طریق پر ہے)

ربط و مناسبت اس میں بھی مثل سورت سابقہ تفصیل مجازاۃ کی ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

اِذَاالسَّمَآءُ انْشَقَّتْ O وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ O وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ O وَاَلْقَتْ مَافِيْهَا وَتَخَلَّتْ O وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَاوَحُقَّتْ O

اذا شرطیہ، جس کافعل مقدر ہے یعنی (اذاانشقت السماء انشقت) انشقت فعل محذوف السماء فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر مفسر انشقت فعل بافاعل تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ اذنت فعل ھی ضمیر ذوالحال لربھا مرکب جاری متعلق فعل کے وحالیہ حقت فعل مجہول، ضمیر ھی نائب فاعل جس کا مرجع السماء فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف اول وعاطفہ اذا حرفِ شرط، جس کا فعل مقدر ہے انبست فعل محذوف الارض فاعل دونوں مل کر مفسر اس فعل محذوف پر بعد والا فعل مدت دلالت کر رہا ہے، مدت فعل مجہول ضمیر ھی نائب فاعل، دونوں مل کر تفسیر، مفسر اور تفسیر مل کر معطوف علیہ وحرف عطف القت فعل وفاعل ما موصولہ استقر فعل محذوف فیھا متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر القت فعل کا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف اول وحرف عطف تخلت فعل بافاعل دونوں مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر جملہ

معطوفہ ہو کر پھر معطوف دوم بناو اذنت لربہا وحقت معطوف سوم حقت کی ضمیر کا مرجع الارض ہے، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط، جس کی جزاء مقدر ہے ای علمت النفوس اعما لہا ☆ علمت فعل النفوس فاعل اعمالہا مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

یٰۤاَیُّھَاالْاِ نْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحاً فَمُلٰقِیْہِO فَاَمَّامَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖO فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَاباً یَّسِیْرًاO وَّیَنْقَلِبُ اِلٰی اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًاO

یا حرف ندا ایہا مرکب اضافی، مبدل منہ الانسان بدل یا عطف بیان دونوں مل کر منادی، ندا ومنادی مل کر دوبارہ ندا، ان حرف مشبہ بالفعل ک اسم کادح صیغہ اسم فاعل الی ربک ای الی لقاء ربک بحذف مضاف الی حرف جار لقاء ربک مرکب اضافی مجرور، دونوں مل کر متعلق اسم فاعل کے کادح صیغہ اسم فاعل، ضمیر اس میں فاعل کادح اپنے فاعل، مفعول مطلق کدحاً اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ ف حرف عطف ملاقیہ مرکب اضافی معطوف دونوں مل کر ان کی خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جواب ندا یا مقصود بالندا، ندا، جواب ندا سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

ف، تفریعیہ اما حرف شرط برائے تفسیر من اسم شرط، مبتدا اوتی فعل مجہول، ضمیر نائب فاعل کتابہ مرکب اضافی، مفعول ثانی ب حرف جار یمینہ مرکب اضافی مجرور دونوں مل کر متعلق، فعل اپنے نائب فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر شرط،

ف جزائیہ (رابطہ لجواب الشرط) سوف حرف استقبال یحاسب فعل مجہول ضمیر نائب فاعل حسابا موصوف یسیرا صفت، مُرکب توصیفی مفعول مطلق، فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ وحرف عطف ینقلب فعل اس میں ضمیر ذوالحال الی حرف جار اھلہ مرکب اضافی مجرور، دونوں مل کر متعلق فعل کے، مسروراً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزاء، شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر معطوف علیہ۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ O فَسَوْفَ یَدْعُوْثُبُوْرًا O وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا O اِنَّهٗ کَانَ فِیْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا O اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ O

وحرف عطف اما کلمہ شرط برائے تفسیر من اسم شرط مبتدا اوتی فعل مجہول ونائب فاعل کتابہ مرکب اضافی مفعول ثانی وراء ظھرہ مرکب اضافی مفعول فیہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر شرط ف جزائیہ سوف حرف استقبال یدعو فعل با فاعل ثبوراً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ وعاطفہ یصلی سعیرا فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزاء، شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر معطوف، اوپر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

ان حرف مشبہ بالفعل ہ اس کا اسم کان فعل ناقص، اس میں ضمیر اس کا اسم فی جار اھلہ مرکب اضافی مجرور، جار ومجرور مل کر متعلق فعل ناقص کے، مسروراً خبر، فعل ناقص

اپنے اسم وخبر اور متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل، ضمیر اس کا اسم ظن فعل وفاعل ان مصدر یہ لن حرف ناصب یحور فعل وفاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر بتاویل مصدر مفعول بہ، ظن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

بَلٰیۤ ج اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا ۝

بلی حرف ایجاب، عبارت محذوفته یرجع الی الله جملہ فعلیہ معلل ان حرف مشبہ بالفعل ربہ مرکب اضافی، اسم، کان فعل ناقص، ضمیر اس میں اس کا اسم بہ جار مجرور متعلق بصیراً کے، بصیراً اس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر ان اپنے اسم وخبر سے مل کر تعلیل معلل اپنی تعلیل سے مل جملہ معللہ ہوا۔

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۝
وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝

ف استینافیہ لا زائدہ اقسم فعل وفاعل دونوں مل کر قسم، ب حرف جار قسمیہ الشفق معطوف علیہ و عاطفہ اللیل معطوف اول و عاطفہ ما موصولہ و سق فعل با فاعل ضمیر عائدہ محذوف ہے جو کہ مفعول بہ ہے، فعل وفاعل اور مفعول بہ مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف دوم و عاطفہ القمر معطوف سوم، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر مجرور، مرکب جاری مقسم بہ، قسم اپنے مقسم بہ سے مل کر پھر قسم اذا برائے ظرف اتسق جملہ فعلیہ ہو کر مظروف، دونوں مل کر اقسم کے لئے ظرف ل تاکیدیہ ترکبن فعل وفاعل

طبقا مفعول بہ عن طبق مرکب جاری متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جوابِ قسم، قسم و جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔

فَمَالَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ○ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ○

ف جزائیہ ما استفہامیہ مبتدا مانع صیغہ اسم فعل محذوف ل جار هم ذوالحال لایومنون فعل بافاعل، معطوف علیہ و حرف عطف اذا حرف شرط قری ء فعل مجہول القرآن نائب فاعل، علیهم متعلق، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شرط لا نافیہ یسجدون فعل بافاعل، فعل اپنے افعل سے مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر هم ضمیر سے حال، ذوالحال، حال سے مل کر مجرور، جارو مجرور مل کر متعلق صیغہ اسم فاعل کے بمنزلہ مفعول کے تاکہ ذوالحال مفعول واقع ہو سکے، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جواب ہوا، شرط مقدر کا (ای اذا کان هذاامرهم یوم القیامته فمالهم لایئومنون..)

بل برائے اضراب اِنتقالی الذین اسم موصول کفروا فعل بافاعل دونوں مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر مبتدا یکذبون فعل وفاعل دونوں مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ○

واستینافہ، لفظ اللہ مبتدا اعلم (بمعنی عالم) اسم تفضیل، ضمیر مستتر فاعل ب حرف جار ما موصولہ یوعون فعل وفاعل ہ ضمیر مفعول بہ محذوف، فعل اپنے (ضمیر بارز) فاعل اور ضمیر

محذوف مفعول بہ سے مل کر صلہ، ما اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق برائے اسم تفضیل، صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنا۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ O

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ O

ف جزائیہ بشر فعل با فاعل ھم مفعول بہ (مستثنیٰ منہ) ب حرف جار عذاب الیم مرکب توصیفی مجرور، دونوں مل کر متعلق فعل کے الا حرف استثنا الذین اسم موصول امنوا فعل و فاعل دونوں مل کر معطوف علیہ و عاطفہ عملوا فعل با فاعل الصلحات (ای الاعمال الصلحت) مرکب توصیفی، مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول و صلہ مل کر مبتدا ل جارہ ھم مجرور، دونوں مل کر ثابت کے متعلق ہو کر خبر مقدم اجر موصوف غیر ممنون مرکب اضافی صفت، موصوف وصفت مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مستثنیٰ، مستثنیٰ، و مستثنیٰ منہ مل کر مفعول بہ، بشر فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزاء، برائے شرط مقدر ان استمروا فی کذبھم فبشر ھم ...... شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

✤ انشقت: وہ پھٹ جائے (انشقاق ازشقق باب ٦ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)

✤ اذنت: اس نے سن لیا، (یعنی وہ آسمان پھٹنے کا حکم سنے گا اور اطاعت کرے گا) اذن باب س سے ماضی معروف، واحد مئونث غائب)

✤ حقت: وہ اسی لائق ہے، وہ لائق بنائی گئی ہے، (یعنی وہ اسی لائق ہے کہ سنے اور اطاعت کرے) حق باب ن سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب)

✤ مدت: کھینچ کر بڑھادی جاوے گی، ہموار کی جائے گی، پھیلائی جائے گی، (مد باب ن سے ماضی مجہول) (یعنی قیامت کے دن زمین ہموار ہو جائے گی اور سوائے انسانوں کے اس پر کوئی چیز باقی نہ رہے گی اور حساب کے لئے خلائق کا اس قدر ہجوم ہوگا کہ صرف قدم رکھنے کی جگہ مل سکے گی (جلالین شریف)

✤ القت: اس نے اگل دیا، ڈال دیا، پھینک دیا، (یعنی زمین مردوں کو باہر ڈال دے گی) القاء ازلقی باب ا سے ماضی معروف، واحد مئونث غائب)

✤ فیھا: (فی ھا) اس میں (جار مجرور)

✤ تخلت: وہ خالی ہو جائے گی، (تخلی ازخلو باب ۴ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب) اذا کا جواب محذوف ہے یعنی لقی الانسان علمه انسان اپنے اعمال کا سامنا کرے گا)

✤ یاایھا: اے (حرف ندا، اور ایھا زائد برائے معرف باللام مذکر)

✤ انک: (ان ک) یقیناً تو (حرف تاکید مع ضمیر منصوب متصل)

✤ کادح: کوشش کرنے والا، دوڑنے والا (کدح سے اسم فاعل)

✤ کدح: کوسس کرنا، دوڑنا، جدوجہد کرنا (مصدر)

✤ ملاقی: جا ملنے والا، ملاقات کرنے والا، (ملاقاۃ ازلقی باب ۳ سے اسم فاعل)

✤ اما: لیکن، (حرف شرط وتفصیل، غ)

✤ اوتی: س کو ملے گا، دیا گیا، (ایتاء ازاتی باب ا سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)

✤ کتاب: نامہ اعمال، لکھا ہوا، (مصدر بمعنی اسم مفعول) ج، کتب۔

✤ یمین: دایاں ہاتھ۔

✤ یحاسب: اس سے حساب لیا جائے گا، (محاسبۃ از حسب باب ۳ سے مضارع مجہول، واحد مذکر غائب)

✤ یسیر: آسان، تھوڑا، (یسر سے اسم صفت)

✤ ینقلب: آئے گا، لوٹے گا، (انقلاب از قلب باب ۶ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

✤ اھل: متعلقین، گھر والے، بال بچے، ج، اھلون (یہ راحت جنت کی تعبیر ہے)

✤ مسرور: خوش خوش، خوش کیا ہوا، (سرور از سر سے اسم مفعول)

✤ ظھر: پیٹھ، پشت، ج، ظھور۔

✤ یدعوا: وہ پکارے گا، (دعاء از دعو باب ن سے مضارع معروف واحد مذکر غائب)

✤ ثبور: موت، ہلاکت، تباہی، (مصدر)

✤ سعیر: جہنم، دہکتی ہوئی آگ، (سعر سے فعیل بمعنی اسم مفعول)

- ظن: اس نے خیال کیا، گمان کیا، (ظن باب ن سے فعل ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ان لن: یقیناً ہرگز نہیں (حرف تاکید مخففہ وحرف نفی تاکید برائے مستقبل)
- یحور: وہ لوٹے گا، (حور باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- بلی: کیوں نہیں، (حرفِ ایجاب غ)
- بصیر: دیکھتا ہے، دیکھنے والا، (بصارۃ از بصر سے اسم صفت)
- لااقسم: میں قسم کھاتا ہوں، (اقسام از قسم باب ا سے مضارع معروف، واحد متکلم لا برائے تاکید زائد ہے)
- شفق: غروب آفتاب کے وقت افق آسمان کی سرخی (اور سپیدہ شام کو بھی شفق کہتے ہیں)
- وسق: اس نے سمیٹا، جمع کیا، (وسق باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- اتسق: وہ پورا ہوا، مکمل ہوا، نور سے بھرا، اتساق از وسق باب ۷ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب، (دراصل اوتسق تھا واؤ کو تاء سے بدل کر ادغام کیا گیا جیسے وحد سے اتحد)
- لترکبن: (ل ترکبون ن) البتہ تم کو ضرور پہنچنا ہے، البتہ تم ضرور سوار ہو گے، چڑھو گے، (رکوب از رکب باب س سے مضارع معروف، یا جمع مذکر حاضر، بالام ونون تاکید ثقلیہ)
- طبق: حالت، درجہ، (یعنی موت اور زندگی کے مدارج مختلفہ)
- عن: سے (حرف جار)
- مالھم: (ما، ل ھم) ان کو کیا ہو گیا ہے (مالک، مالکم، مالی) وغیرہ یہ عربی محاورہ ہے جو اکثر توبیخ اور تعجب کے لئے آتا ہے، یہ جملہ ما استفہامی (مبتدا) اور جار مجرور (خبر)

سے مرکب ہوتا ہے اصل عبارت یہ ہے، ای شی ثبت لکم)

✤ اذاقری: جب پڑھا جاتا ہے (قرائۃ از قرء باب ف سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب مع اسم ظرف)

✤ یسجدون: وہ جھکتے ہیں، وہ سجدہ کرتے ہیں (سجود از سجد باب ن سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)

✤ یوعون: وہ جمع کرتے ہیں، وہ پوشیدہ یا بحفاظت رکھتے ہیں، یعنی دلوں میں چھپاتے ہیں، (ایعاء از وعی باب ا سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)

✤ بشر: آپ خبر دیں، بشارت دیں، یہ اس لفظ کے حقیقی معنی ہیں، لیکن کبھی غصہ کے اظہار کے لئے بطور تحکم، اس کا استعمال افسوس ناک اور بری خبر سنانے کے لئے بھی ہوتا ہے، (تبشیر از بشر باب ۲ سے فعل امر، واحد مذکر حاضر)

✤ الیم: دردناک، المناک، دکھ دینے والا، (الم سے اسم صفت)

✤ الا: لیکن (حرف استثناء)

✤ لھم: (ل ھم) ان کے لئے (حرف جار و ضمیر مجرور، جمع مذکر غائب)

سُورَۃُ الْبُرُوْجِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰیَۃً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ﴿۱﴾ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ؕ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَیْهَا قُعُوْدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا یَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ شُهُوْدٌ ؕ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۙ﴿۸﴾ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ؕ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ؕ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ؕ﴿۱۱﴾

موضوع تسلیہ مومنین اور وعید مخالفین

ترجمہ قسم ہے برجوں والے آسمان کی ○ اور وعدے کئے ہوئے دن کی ○ اور حاضر ہونے والے کی اور اس کی جس میں حاضری ہوتی ہے ○ کہ خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے ○ جس وقت لوگ اس کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے ○ اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے ○ اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں اور کوئی عیب نہیں پایا تھا بجز اس

کے کہ وہ خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبر دست سزاوار حمد ہے ○ ایسا کہ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے ○ جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچائی پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے ○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ بڑی کامیابی ہے ○

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٦﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

ترجمہ

آپ کے رب کی دارو گیر بڑی سخت ہے ○ وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور دوبارہ پیدا کرے گا ○ اور وہی بڑا بخشنے والا بڑی محبت کرنے والا ہے ○ عرش کا مالک عظمت والا ہے ○ وہ جو چاہے سب کچھ کر گذرتا ہے ○ کیا آپ کو ان لشکروں کا قصہ پہنچا ہے ○ یعنی فرعون اور ثمود کا ○ بلکہ یہ کافر تکذیب میں ہیں ○ اور اللہ ان کو ادھر ادھر سے گھیرے ہوئے ہے ○ بلکہ وہ ایک باعظمت قرآن ہے ○ جو لوح محفوظ میں ہے ○

مختصر و جامع تفسیر

شانِ نزول

اس سورت میں ایک قصہ کا اجمالاً ذکر ہے جو صحیح مسلم میں مذکور ہے، خلاصہ اس کا یہ ہے کہ کوئی کافر بادشاہ تھا اس کے پاس ایک کاہن تھا (کاہن اس کو کہا جاتا ہے جو شیاطین کے ذریعہ یا نجوم کے آثار کے ذریعہ کچھ مستقبل کی غیبی خبریں معلوم کر کے لوگوں کو بتائے) اس کاہن نے بادشاہ سے کہا کہ مجھ کو ایک ہوشیار لڑکا دیا جاوے تو اس کو اپنا علم سکھا دوں، چنانچہ ایک لڑکا تجویز کیا گیا، اس کے راستے میں ایک راہب یعنی عیسائی پادری رہتا تھا، اور اس زمانے میں دین عیسیٰ علیہ السلام ہی دین حق تھا اور یہ راہب اسی پر قائم عبادت گذار تھا وہ لڑکا اس کے پاس آنے جانے لگا اور خفیہ مسلمان ہو گیا۔

ایک بار اس لڑکے نے دیکھا کہ کسی شیر نے راستہ روک رکھا ہے اور خلق خدا پریشان ہے تو اس نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر دعا کی کہ اے اللہ اگر راہب کا دین سچا ہے تو یہ جانور میرے پتھر سے مارا جاوے اور اگر کاہن سچا ہے تو نہ مارا جاوے اور یہ کہہ کر وہ پتھر مارا تو شیر کے لگا اور وہ ہلاک ہو گیا، لوگوں میں شور ہو گیا کہ اس لڑکے کو کوئی عجیب علم آتا ہے کسی اندھے نے سنا آکر درخواست کی میری آنکھیں اچھی ہو جاویں، لڑکے نے کہا بشرطیکہ تو مسلمان ہو جاوے چنانچہ اس نے قبول کیا، لڑکے نے دعا کی وہ اچھا ہو گیا اور مسلمان ہو گیا۔

بادشاہ کو یہ خبریں پہنچیں تو اس راہب کو اور لڑکے کو اور اس نابینا کو گرفتار کر کے بلایا، اس نے راہب اور اعمیٰ کو تو قتل کر دیا اور لڑکے کے لئے حکم دیا کہ پہاڑ کے اوپر لیجا کر گرا دیا جاوے مگر جو لوگ اس کو لے گئے تھے وہ خود گر کر ہلاک ہو گئے اور لڑکا صحیح سالم چلا آیا، پھر بادشاہ نے سمندر میں غرق کرنے کا حکم دیا وہ اس سے بھی بچ گیا اور جو لوگ اس کو لے گئے تھے

وہ سب ڈوب گئے پھر خود لڑکے نے بادشاہ سے کہا مجھ کو بسم اللہ کہہ کر تیر مارو تو میں مرجاؤں گا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور لڑکا مر گیا، پا اس واقعہ عجیبہ کو دیکھ کر یک لخت عام لوگوں کی زبان سے نعرہ بلند ہوا کہ ہم سب اللہ پر ایمان لاتے ہیں، بادشاہ بڑا پریشان ہوا اور ارکان سلطنت کے مشورے سے بڑی بڑی خندقیں آگ سے بھروا کر اشتہار دیا کہ جو شخص اسلام سے نہ پھرے گا اس کو آگ میں جلادیں گے چنانچہ بہت آدمی جلائے گئے، اس صورت میں ان پر غضب الٰہی نازل ہونے کا بیان قسم کے ساتھ فرمایا ہے)

قسم ہے برجوں والے آسمان کی (مراد برجوں سے بڑے بڑے ستارے ہیں، **كذافي الدر المنثور مرفوعاً**) اور قسم ہے وعدہ کئے ہوئے دن کی (یعنی قیامت کے دن کی) اور قسم ہے حاضر ہونے والے دن کی، اور قسم ہے اس دن کی جس میں لوگوں کی حاضری ہوتی ہے، (حدیث ترمذی میں مرفوعاً ہے کہ یوم موعود قیامت کا دن ہے اور شاہد جمعہ کا دن ہے اور مشہود عرفہ کا دن ہے اور ایک دن کو شاہد اور دوسرے کو مشہود شاید اس لئے فرمایا کہ یوم جمعہ میں تو سب اپنی اپنی جگہ رہتے ہیں تو گویا وہ دن خود آتا ہے اور یوم عرفہ میں حجاج اپنے اپنے مقامات سے سفر کر کے عرفات میں اس یوم کے قصد سے جمع ہوجاتے ہیں تو گویا وہ دن مقصود و مشہود اور دوسرے لوگ حاضری کا قصد کرنیوالے ہیں۔

(آگے جواب قسم ہے) کہ خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے جس وقت وہ لوگ اس آگ کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے، اور وہ جو کچھ مسلمانوں کیساتھ ظلم وستم کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے (ان کے ملعون ہونے کی خبر دینے سے تسلی مومنین کی ظاہر ہے کہ اسی طرح جو کافر اس وقت مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں وہ بھی گرفتار لعنت ہونگے جس کا اثر خواہ دنیا میں بھی مرتب ہو جیسے غزوہ بدر وغیرہ میں مقتول و

مخذول ہوئے یا صرف آخرت میں جیسا عام کفار کے لئے یقینی ہے اور دشمن کے عذاب کی خبر سے تسلی ہونا امر طبعی ہے اور ان لوگوں کا بیٹھنا اس ظلم وستم کے انتظام اور نگرانی کے لئے تھا اور لفظ شہود میں علاوہ نگرانی کے اشارہ ان لوگوں کی سنگدلی کی طرف بھی ہے کہ دیکھ کر بھی ترحم نہ آتا تھا اور اس کو خدا تعالیٰ کی لعنت میں خاص دخل ہے کہ یہ سنگدلی سبب لعنت ہے)

اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں اور کوئی عیب نہیں پایا تھا بجز اس کے کہ وہ خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست اور سزاوار حمد ہے ایسا کہ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی (یعنی ایمان لانے پر یہ معاملہ کیا اور ایمان لانا کوئی خطا نہیں، پس بے خطا ان پر ظلم کیا اس لئے وہ لوگ ملعون ہوئے اور آگے ظالموں کے لئے عام وعید اور مظلوموں کے لئے عام وعدہ ہے) کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے (مظلوم کی مظلومیت سے بھی پس اس کی نصرت کرے گا اور ظالم کی ظالمیت سے بھی تو اس کو سزا دیگا خواہ یہاں خواہ وہاں چنانچہ آگے یہی مضمون ہے کہ) جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچائی اور پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور (جہنم میں بالخصوص) انکے لئے جلنے کا عذاب ہے (عذاب میں ہر طرح کی تکلیف داخل ہے، سانپ، بچھو، طوق، زنجیریں، حمیم، غساق وغیرہ اور سب سے بڑھ کر جلنے کا عذاب ہے، اس لئے اس کو بالتخصیص فرمایا یہ تو ظالم کے حق میں فرمایا۔ آگے مومنین کے حق میں جن میں مظلوم بھی آ گئے ارشاد ہے کہ) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے (بہشت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور یہ بڑی کامیابی ہے (اور اوپر دو مضمون تھے کفار کے لئے جہنم ہونا اور مومنین کے لئے جنت ہونا، آگے ان کے مناسب اپنے بعض افعال وصفات ان مضمونوں کے تقریر کے لئے ارشاد فرماتے ہیں کہ) آپ کے رب کی دارو گیر بڑی سخت ہے (پس کفار پر

ان سب چیزوں کی قسم کھا کر کر کہتا ہوں) کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے (یہ تفصیل ہے یا ایھا الانسان تا ملاقیه کی پس وہاں جنس کو خطاب تھا یہاں جمیع افراد کو خطاب ہے وہاں لقائے عمل کا ذکر مجملاً فرمایا یہاں اس چیز کی تفصیل ہے جس سے روز محشر ملے گا یا اس کے سامنے آوے گی اور وہ حالتیں ایک موت ہے اس کے بعد احوال برزخ اس کے بعد احوال قیامت پھر خود ان میں بھی تعدد و کثرت ہے اور ان قسموں کا مناسب مقام ہونا اس طرح ہے رات کے احوال کا مختلف ہونا کہ اول شفق نمودار ہوتی ہے پھر زیادہ رات آتی ہے تو سب سو جاتے ہیں، اور پھر ایک رات کا دوسری رات سے نور قمر کی زیادۃ ونقصان میں مختلف ہونا، یہ سب مشابہ ہے اختلاف احوال بعد الموت کے، و نیز موت سے عالم آخرت شروع ہوتا ہے جیسے شفق سے رات شروع ہوتی ہے پھر عالم برزخ میں رہنا مشابہ لوگوں کے سو رہنے کے ہے اور چاند کا پورا ہونا بعد محاق کے مشابہ ہے حیواۃ قیامت کے بعد فناء عالم کے) سو (باوجود ان مقتضیات خوف و ایمان کے اجتماع کے) ان لوگوں کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے اور (خود تو ایمان اور حق کی کیا طلب کرتے ان کی عناد کی یہ حالت ہے کہ) جب ان کے روبرو قرآن پڑھا جاتا ہے تو (اس وقت بھی خدا کی طرف) نہیں جھکتے بلکہ (بجائے جھکنے کے) یہ کافر (اور الٹی) تکذیب کرتے ہیں اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ یہ لوگ (اعمالِ بد کا ذخیرہ) جمع کر رہے ہیں سو (ان اعمال کفریہ کے سبب) آپ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دید یجئے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے (آخرت میں) ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں (عمل صالح کی قید شرط کے طور پر نہیں سبب کے طریق پر ہے)

ربط و مناسبت اس میں بھی مثل سورت سابقہ تفصیل مجازاۃ کی ہے۔

ربط ومناسبت اوپر کی سورتوں میں فریقین کی مجازاۃ تھی اس سورت میں کفار کی معاملات مخالفت میں مسلمانوں کا تسلیہ اور تسلیہ کے بعد کفار کو عذاب کی وعید ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ O وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ O وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ O قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ O النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ O

و حرف جار (قسمیہ) السماء موصوف ذات مضاف البروج مضاف الیہ، مرکب اضافی، صفت، موصوف وصفت مل کر معطوف علیہ و عاطفہ الیوم الموعود مرکب توصیفی معطوف اول و حرف عطف شاهد معطوف ثانی و حرف عطف مشهود معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر مقسم بہ اقسم فعل محذوف اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم، قسم، ومقسم بہ مل کر پھر قسم۔

(لقد محذوف) قتل فعل مجہول اصحب مضاف الاخدود مبدل منہ النار موصوف ذات الوقود مرکب اضافی، صفت دونوں مل کر بدل اشتمال، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مضاف الیہ، مرکب اضافی نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم، قسم و جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

اِذْهُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ O وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ O

اذ ظرفیہ ھم مبتدا علیھا مرکب جاری متعلق مقدم قعود صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف ھم مبتدا علی جارہ ما موصولہ یفعلون فعل و فاعل، ضمیرہ مفعول بہ محذوف بالمومنین متعلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول و صلہ مل کر مجرور، مرکب جاری متعلق مقدم شھود کے، شھود صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا و خبر مل کر بعد از جملہ اسمیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مظروف اذ ظرف اپنے مظروف سے مل کر، پھر ظرف بنا قتل فعل مجہول کا۔

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ O الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ" O

و عاطفہ یا استینافیہ ما نافیہ نقموا فعل با فاعل منھم مرکب جاری متعلق الا برائے حصر ان مصدریہ یومنوا فعل با فاعل ب جارہ، لفظ اللہ موصوف العزیز صفت اول الحمید صفت ثانی الذی اسم موصول لہ مرکب جاری، متعلق صیغہ اسم فاعل ثابت کے، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم ملک مضاف السموات معطوف علیہ و عاطفہ الارض معطوف، دونوں مل کر مضاف الیہ دونوں مل کر مبتدا موخر، مبتدا اپنی خبر مقدم سے مل کر صلہ، موصول و صلہ مل کر صفت سوم، موصوف اپنی تینوں صفات سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق فعل یومنوا کے، فعل اپنے فاعل، متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر نقموا کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

و استینافیہ، لفظ اللہ مبتدا علی حرف جار کل شی مرکب اضافی مجرور، جار و

مجرور مل کر متعلق مقدم شھید صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْ وَلَھُمْ عَذَابُ جَھَنَّمَ فَلَھُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ O

ان حرف مشبہ بالفعل الذین اسم موصول فتنوا فعل با فاعل المومنین والمومنات مرکب عطفی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ثم حرف عطف لم حرف جازم یتوبوا جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر ان کا اسم ف زائدہ (موصول کی شرط سے مشابہت کی وجہ سے) لھم مرکب جاری متعلق کائن یا اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم، عذاب جھنم مرکب اضافی، مبتدا موخر مبتدا اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ، وحرف عطف لھم عذاب الحریق معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، ان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ O ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْکَبِیْرُ O

ان حرف مشبہ بالفعل الذین اسم موصول امنوا فعل با فاعل، معطوف علیہ و عاطفہ عملوا فعل وفاعل الصلحت ای الاعمال الصلحت مرکب توصیفی، مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ ومعطوف مل کر صلہ، موصول اپنے

صلہ سے ملکر ان کا اسم لھم مرکب جاری خبر مقدم جنت موصوف تجری فعل من حرف جار تحتھا ای تحت اشجارھا مرکب اضافی مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق، الانھار فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ان، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذلک مبتدا الفوز الکبیر مرکب توصیفی خبر، دونوں مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ O اِنَّہٗ ھُوَ یُبْدِیءُ وَیُعِیْدُ O وَھُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ O ذُوْالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ O فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ O

ان حرف مشبہ بالفعل بطش ربک مرکب اضافی ان کا اسم ل برائے تاکید شدید خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل ہ اسم ھو مبتدا یبدی جملہ فعلیہ معطوف علیہ و عاطفہ یعید جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اور خبر مل کر معطوف علیہ و عاطفہ ھو مبتدا الغفور خبر اول الودود خبر ثانی ذوالعرش مرکب اضافی موصوف المجید صفت، موصوف و صفت مل کر خبر ثالث فعال (الھی ھو فعال) ھو مبتدا فعال صیغہ مبالغہ ل جار ما موصولہ یرید فعل با فاعل، ضمیرہ محذوف مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول و صلہ مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر، صیغہ مبالغہ کا متعلق، فعال اپنے متعلق سے مل کر خبر مبتدا محذوف ھو کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر، خبر رابع، مبتدا اپنی چاروں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر ان کی خبر ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِO فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَO بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ تَکْذِیْبٍO

هل حرف استفہام (برائے تقریر یا برائے تعجب یا بمعنی قد) اتی فعل ک مفعول بہ حدیث مضاف الجنود مبدل منہ فرعون و ثمود مرکب عطفی، بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

بل حرف عطف الذین اسم موصول کفروا فعل با فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ ہوا، موصول صلہ مل کر مبتدا فی حرف جار تکذیب مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق کائنون کے ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌO بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِیْدٌO فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍO

و استینافیہ یا عاطفہ، لفظ اللہ مبتدا من جارہ ورائهم مرکب اضافی مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق مقدم محیط صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بل برائے اضراب انتقالی ھو مبتدا قرآن موصوف مجید صفت اول فی حرف جار لوح محفوظ مرکب توصیفی، مجرور، جار و مجرور مل کر موجود صیغہ اسم مفعول کا متعلق، موجود اپنے متعلق سے مل کر بعد از شبہ جملہ صفت ثانی، موصوف انسی دونوں صفتوں سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

✤ بروج: تاروں کے برج، یا بڑے بڑے روشن ستارے جو قلعوں کے برجوں کے مانند ہیں، اصل معنی: بلند عمارت اور محل کے ہیں، م' برج.

✤ موعود: وعدہ کیا ہوا (یعنی قیامت کا دن (وعد سے اسم مفعول)

✤ شاھد: حاضر ہونے والا، (شھادۃ از شھد سے اسم فاعل (جمعہ کا دن)

✤ مشھود: جس میں حاضری ہو، جس کی گواہی دی جائے، شھادۃ سے اسم مفعول، (یوم عرفہ)

✤ قتل: وہ ملعون ہوا، وہ قتل کیا گیا، (قتل باب ن سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)

✤ اخدود: خندق، ج، اخادید

✤ نار: آگ (یہ بدل اشتمال ہے) ج، نیران۔

✤ وقود: ایندھن، جس سے آگ جلائی جائے، شعلہ،

✤ اذ: جس وقت، جب، (اسم ظرف)

✤ علیھا: (علی ھا) اس کے آس پاس اس پر، (جار مجرور)

✤ قعود: بیٹھے ہوئے، بیٹھنے والے، م، قاعد (قعود سے اسم فاعل کی جمع مکسر)

✤ یفعلون: وہ سب کرتے ہیں، فعل سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب) باب ف

✤ شھود: دیکھ رہے ہیں، گواہ، حاضرین، م، شاھد (شھادۃ سے اسم فاعل)

✤ ما: نہیں، حرف نفی، غ

- نقموا: انہوں نے عیب پایا، انتقام لیا، نقم باب ض سے ماضی معروف جمع مذکر غائب)
- منھم: (من ھم) ان مسلمانوں میں، ان سے (جار مجرور)
- ان: یہ کہ، کہ (حرف مصدر، ع)
- یؤمنوا: وہ ایمان لائے، (ایمان از امن باب ا سے مضارع منصوب بان، جمع مذکر غائب)
- عزیز: زبردست، غالب، بڑے غلبہ والا، (عزۃ از عزز سے اسم مبالغہ (من الاسماء الحسنیٰ)
- حمید: تعریف کیا ہوا، سزاوار حمد، حمد سے فعیل بمعنی مفعول)
- له: (ل ہ) اس کی، اس کے لئے، اس کے زیر تصرف، لام برائے ملک ہے، (جار مجرور)
- ملک: سلطنت، غلبہ واقتدار (مصدر و اسم مصدر)
- شيء: چیز، ج، اشیاء
- شھید: خوب واقف، نگراں، جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو، (شھادۃ از شھد سے فعیل بمعنی مفعول و فاعل)۔
- فتنوا: انہوں نے تکلیف پہنچائی، ایذاء دی، آگ میں جلایا، فتنہ از فتن باب ض سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)
- لم یتوبوا: انہوں نے توبہ نہیں کی، (توبتہ از توب باب ن سے مضارع معروف منفی بلم نفی جحد، جمع مذکر غائب)
- فلھم: (ف ل ھم) پس ان کے لئے، (ف جزائیہ حرف جار اور ضمیر مجرور)
- حریق: جلانے والا، آتش سوزاں (حرق سے اسم صفت یا اسم مصدر)

- فوز: کامیابی، کامیاب ہونا (مصدر)
- کبیر: بڑا، بزرگی والا (کبر سے اسم صفت)
- بطش: داروگیر، گرفت، سخت پکڑنا، (مصدر)
- یبدء: پیدا کرتا ہے، (ابداء از بدء باب ا سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- یعید: وہ دوبارہ پیدا کرے گا، (اعادۃ از عود باب ا سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ودود: بڑا محبّ کرنے والا، (ود سے اسم مبالغہ)
- ذو: والا، ج، الوا، (اسم مکبر)
- مجید: عظمت والا، بزرگ، (مجد سے اسم صفت)
- فعال: بڑا کر گزرنے والا، (فعل سے اسم مبالغہ)
- لما: (ل ما) اس کو جو، (حرف جار واسم موصول)
- یرید: وہ چاہتا ہے، ارادہ کرتا ہے، (اردۃ از رود باب ا سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- حدیث: قصہ، بات، واقعہ، ج، احادیث
- جنود: لشکر، جوفیں، م، جند
- تکذیب: تکذیب کرنا، جھٹلانا (مصدر، باب ۲)
- وراءِ: ادھر ادھر، آگے پیچھے، (یہاں آگے پیچھے ہر طرف سے احاطہ مراد ہے)
- محیط: گھیرنے والا، (احاطۃ باب ا از حیط سے اسم فاعل)
- بل: بلکہ، (حرف عطف، غ)

✤ قـرآن: قرآن مجید، ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا، بار بار پڑھی ہوئی، اللہ تعالیٰ کی کتاب کا خاص نام، (مصدر بمعنی اسم مفعول)

✤ لوح: لوح، تختی، ج، الواح

✤ محفوظ: محفوظ، حفاظت کی ہوئی، ہر قسم کے ردوبدل سے محفوظ (حفاظۃ از حفظ اسم مفعول (لوح محفوظ سے ام الکتاب مراد ہے جس میں ہر چیز کا اندراج ہے اور جس کی حقیقت خدائے تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں اس پر مطلق ایمان کافی ہے۔

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ آيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾

موضوع حفظ اعمال کی وعید، امکان وقوع قیامت اور قرآن کریم کی حقانیت

ترجمہ

قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونیوالی ہے ○ اور آپ کو

کچھ معلوم ہے وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے O وہ روشن ستارہ ہے O کوئی شخص ایسا نہیں جس پر کوئی یاد رکھنے والا مقرر نہ ہو O تو انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے O وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے O

يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۚ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

ترجمہ

جو پشت اور سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے O وہ اس کے دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے O جس دن سب کی قلعی کھل جاوے گی O پھر اس انسان کو نہ تو خود قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا O قسم ہے آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے O اور زمین کی جو پھٹ جاتی ہے O کہ یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے O اور وہ کوئی لغو چیز نہیں ہے O یہ لوگ طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں O اور میں بھی طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں O تو آپ ان کافروں کو یوں ہی رہنے دیجئے ان کو تھوڑے ہی دنوں رہنے دیجئے O

مختصر وجامع تفسیر

قسم ہے آسمان کی اوراس چیز کی جورات کونمودار ہونے والی ہےاورآپ کوکچھ معلوم ہے وہ رات کونمودار ہونے والی چیز کیا ہے وہ روشن ستارہ ہے (کوئی ستارہ ہو کقولہ تعالیٰ والنجم اذاھوی آگے جواب قسم ہے کہ) کوئی شخص ایسانہیں کہ جس پرکوئی اعمال کا یاد رکھنے والا (فرشتہ) مقرر نہ ہو(کقولہ تعالیٰ وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون مطلب یہ کہ ان اعمال پرمحاسبہ ہونے والا ہےاوراس قسم کومقصود سے مناسبت یہ ہے کہ جیسے آسمان پرستارے ہروقت محفوظ ہیں مگرظہوران کا خاص شب میں ہوتا ہے،اسی طرح اعمال سب نامہ اعمال میں اس وقت بھی محفوظ ہیں مگرظہوران کا خاص قیامت میں ہوگا جب یہ بات ہے) توانسان کو(قیامت کی فکرچاہئے اوراگراس کے استبعاد کا شبہ ہوتو اس کو) دیکھنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے،وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت اورسینہ (یعنی تمام بدن) کے درمیان سے نکلتا ہے(مراداس پانی سے منی ہے خواہ صرف مرد کی یامردوعورت دونوں کی اورعورت کی منی میں گواندفاق (اچھلنا) مرد کی منی کی برابرنہیں ہوتا لیکن کچھ اندفاق ضرور ہوتا ہےاوردوسری تقدیر پریعنی جبکہ ماء سے مرادمردو عورت دونوں کانطفہ،ہوتولفظ ماء کامفرد لانا اس بنا پر ہے کہ دونوں مادے مخلوط ہوکرمثل شی واحد کے ہوجاتے ہیں اورپشت اورسینہ چونکہ بدن کے دوطرفین ہیں اس لئے کنایہ جمیع بدن سے ہوسکتا ہے،حاصل یہ ہے کہ نطفہ سے انسان بنادینا زیادہ عجیب ہے بہ نسبت دوبارہ بنانے کےاورجب عجیب ترامراس کی قدرت سے ظاہرہورہا ہےتواس سے ثابت ہوا کہ) وہ اس کے دوبارہ پیدا کرنے پرضرور قادر ہے(پس وہ استبعاد قیامت کا شبہ دفع ہوگیااوریہ دوبارہ پیدا کرنااس روز ہوگا) جس روزسب کی قلعی کھل جاوے گی (یعنی سب مخفی باتیں عقائد باطلہ

ونیات فاسدہ ظاہر ہو جاویں گی، اور دنیا میں جس طرح موقع پر جرم سے مکر جاتے ہیں، اس کو چھپا لیتے ہیں یہ بات وہاں ممکن نہ ہوگی) پھر اس انسان کو نہ تو خود مدافعت کی قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا (کہ عذاب کو اس سے دفع کر دے اور اگر کہا جاوے کہ امکان قیامت کا گو عقلی ہے مگر وقوع نقلی ہے اور دلیل نقلی قرآن ہے اور وہ ہنوز محتاج اثبات ہے تو اس کے متعلق سنو کہ) قسم ہے آسمان کی جس سے پیاپے بارش ہوتی ہے اور زمین کی جو (بیج نکلنے کے وقت) پھٹ جاتی ہے (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن حق و باطل میں ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے اور وہ کوئی لغو چیز نہیں ہے (اس سے قرآن کا کلام حق منجانب اللہ ہونا ثابت ہو گیا مگر باوجود اثبات حق کے ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ) یہ لوگ (نفی حق کے لئے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی (ان کی ناکامی اور سزا کے لئے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں (اور ظاہر ہے کہ میری تدبیر غالب آوے گی اور جب میرا تدبیر کرنا سن لیا) تو آپ ان کافروں (کی مخالفت سے گھبرائیے نہیں اور ان پر جلدی عذاب آنے کی خواہش نہ کیجئے بلکہ ان کو) یوں ہی رہنے دیجئے (اور زیادہ دن نہیں) بلکہ تھوڑے ہی دنوں رہنے دیجئے (پھر میں ان پر عذاب نازل کر دوں گا، خواہ قبل الموت یا بعد الموت، اخیر کی قسم کو اخیر کے مضمون سے یہ مناسب ہے کہ قرآن آسمان سے آتا ہے اور جس میں قابلیت ہوتی ہے اس کو مالا مال کرتا ہے جیسے بارش آسمان سے آتی ہے اور عمدہ زمین کو فیضیاب کرتی ہے)

شانِ نزول

حضرت عکرمہؒ ارشاد فرماتے ہیں (آیت کریمہ) **فلینظر الانسان مم خلق** کے بارے میں کہ یہ آیت کریمہ ابو الاشد کے متعلق نازل ہوئی ہے، جو ایک چمڑے پر کھڑے ہو کر کہتا تھا کہ اے جماعت قریش! جو مجھ کو اس چمڑے پر سے ہٹا دے اس کو اتنا اتنا انعام

دونگا، اور کہتا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دعویٰ کرتے ہیں کہ جہنم کے محافظ (فرشتے) انیس عدد ہیں، سو میں تن تنہا تمہارے لئے دس فرشتوں کو کافی ہوجاؤنگا، اور تم سب مرے لئے (باقی) نو فرشتوں کو کافی ہوجاؤ، (ابن ابی حاتم)

ربط ومناسبت اوپر تسلیہ مومنین کے ساتھ کفار کو وعید تھی اس سورت میں تحقیق وعید کے لئے اعمال کا محفوظ رہنا اور بعث کا امکان اور وقوع اور بعث کی دلیل یعنی قرآن کا حق ہونا مذکور ہے اور سورت سابقہ کے اخیر میں بھی حقیقت قرآن کا مضمون تھا۔

تراکیبِ مصطلحہ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ○ وَمَآ اَدْرٰکَ مَاالطَّارِقُ ○
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ○ اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَاحَافِظٌ ○

و حرف جار قسمیہ السماء معطوف علیہ و عاطفہ الطارق معطوف، دونوں مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر مقسم بہ اقسم فعل محذوف اپنے فاعل سے مل کر قسم، قسم و مقسم بہ مل کر پھر قسم۔

و اعتراضیہ مـا استفہامیہ مبتدا ادری فعل، فاعل ک مفعول بہ اول مـا استفہامیہ مبتدا الـطـارق خبر، مبتدا و خبر مل کر بتاویل مفرد مفعول بہ دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

النجم موصوف الثاقب صفت دونوں مل کر خبر، مبتدا ھو محذوف، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جواب ہوا سوال محذوف کا، یعنی مـا ھـو کا، سوال اپنے جواب سے مل کر جملہ

استفہامیہ انشائیہ ہوا۔

ان نافیہ کل نفس مرکب اضافی ان کا اسم لما برائے حصر بمعنی الا، علیھا مرکب جاری متعلق مقدم حافظ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر ان نافیہ کی خبر ان اپنے اسم وخبر سے مل کر بعد از جملہ اسمیہ جواب قسم، قسم، وجواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ O خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ O
يَّخْرُجُ مِنْ م بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ O

ف استینافیہ ل لام امر ینظر فعل الانسان فاعل مم (ای من ما) من حرف جار ما موصولہ خلق فعل مجہول، ضمیر اس میں نائب فاعل، فعل، اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر مجرور، جار ومجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر سوال۔

خلق فعل ونائب فاعل من جارہ ماء موصوف دافق صفت اول یخرج فعل بافاعل من جار بین مضاف الصلب والترائب مرکب عطفی مضاف الیہ، مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، یخرج فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ بتاویل مفرد صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق، خلق فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ جواب سوال ہوا، سوال وجواب مل کر جملہ سوالیہ انشائیہ ہوا۔

اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ Oيَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُO
فَمَالَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍO

ان حرف مشبہ بالفعل ہ ضمیر اسم علی حرف جار رجعہ مرکب اضافی مجرور، جارو مجرور مل کر متعلق مقدم، ل برائے تاکید قادر صیغہ اسم فاعل یوم ،مضاف تبلی فعل مجہول السرائر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر بتاویل مفرد مضاف الیہ، مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر مفعول فیہ، قادر صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل، متعلق مقدم اور مفعول فیہ سے مل کر ان کی خبر ان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ف جزائیہ ما حرف مشبہ بلیس ل حرف جار ہ ضمیر مجرور، جارو مجرور مل کر متعلق، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم من (حرف جار) زائد قوۃ معطوف علیہ و حرف عطف لا نافیہ برائے تاکید ناصر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ما کا اسم موخر، حرف مشبہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب ہوا شرط مقدر کا یعنی اذا بعث یوم القیامتہ فمالہ...... شرط وجواب مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ O وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ O
اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ O وَمَاهُوَ بِالْهَزْلِ O

و حرف جار (قسمیہ) السماء موصوف ذات الرجع مرکب اضافی، صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ الارض موصوف ذات الصدع مرکب اضافی صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جارو مجرور مل کر مقسم بہ، اقسم فعل محذوف اپنے فاعل سے مل کر قسم، مقسم بہ اپنی قسم

سے مل کر پھر قسم ان حرف مشبہ بالفعل ہ اسم لام برائے تاکید قول فصل مرکب توصیفی خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ ما مشبہ بلیس ھو اسم ب زائدہ الھزل خبر، حرف مشبہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جواب قسم، قسم وجواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ بنا۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًاوَاَكِيْدُ كَيْدًا O

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا O

ان حرف مشبہ بالفعل ھم اسم یکیدون فعل با فاعل کیدا مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ وعاطفہ اکید فعل با فاعل کیدا مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

ف جزائیہ مھل فعل امر ضمیر فاعل الکافرین مفعول بہ امھلھم بدل ہے مھل سے، رویدا صفت، موصوف محذوف امھالا موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جواب ہے، شرط مقدر کا یعنی ان کادو لک فمھلھم........

لغوی تشریح

- و: قسم ہے (حرف جار، ع)
- طـارق: رات میں نمودار ہونے والی چیز، شب میں ظاہر ہونے والا، ستارہ، ثریا، طروق از طرق سے (اسم فاعل)
- مـا ادرک: (مـا، ادری، ک) کیا آپ کو کچھ معلوم ہے، کس چیز نے آپ کو بتلایا، (ما سوالیہ ہے ادری ماضی از باب ۶ اور ضمیر منصب)
- نجم: ستارہ، ج، نجوم
- ثاقب: روشن، چمکنے والا، (ثقوب از ثقب سے اسم فاعل)
- ان: نہیں ہے، (حرف نفی، غ)
- لما: مگر (بمعنی الا)
- علیها: (علی ھا) جس پر، اس پر، (جار مجرور)
- حافظ: یاد رکھنے والا نگہبان، (حفظ سے اسم فاعل)
- فـلینظر: (ف، ل، ینظر) پس دیکھنا چاہئے، پس چاہئے کہ دیکھے، نظر باب ن سے امر غائب واحد مذکر مع حرف عطف
- مم: (من ما) کس چیز سے؟ حرف جار اور ما استفہامیہ)
- خلق: وہ پیدا کیا گیا، خلق باب ن سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)
- دافق: اچھلنے والا، اچھل کر بہنے والا (دفق سے اسم فاعل)
- یخرج: وہ نکلتا ہے (خروج از خرج باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- بین: درمیان (اسم ظرف)

- صلب: پشت، پیٹھ، ج اصلاب
- ترائب: سینہ، چھاتی کی ہڈیاں، سینہ کی پسلیاں، م، تریبۃ
- رجع: دوبارہ پیدا کرنا، لوٹانا، (مصدر)
- قادر: قادر، قدرت رکھنے والا (قدرۃ سے اسم فاعل)
- یوم: جس روز، (ازروئے ظرف منصوب ہے)
- تبلی: کھل جاویں گے، جانچے جاویں گے، (بلاء از بلوباب ن سے مضارع مجہول، واحد مؤنث غائب)
- سرائر: چھپے ہوئے بھید، م، سریرۃ
- لہ: (ل، ہ) اس کے لئے جار مجرور
- قوۃ: قوت، زور، طاقت، ج، قویٰ (یعنی عذاب سے بچنے کی طاقت)
- لا: نہ، نہیں، (حرف عطف، غ)
- ناصر: حمایتی، مددگار، (جو اس کو عذاب سے بچا سکے) نُصرۃ از نصر سے اسم فاعل)
- الرجع: بارش، گردش، (مصدر)
- صدع: پھٹنا، شق ہونا (مصدر) یہاں زمین سے کھیتی کا پھوٹ نکلنا مراد ہے، ان قسموں کی دلالت وشہادت قیامت پر واضح ہے۔
- ل: البتہ (حرف تاکید، غ)
- فصل: سچا، فیصلہ کر دینے والا کلام، دوٹوک، حق بات (مصدر بمعنی اسم فاعل)
- ما: نہیں ہے، (ما مشبہ بلیس رافع اسم و ناصب خبر)
- ھزل: لغو چیز، ہنسی کی بات، (مصدر بمعنی اسم مفعول)

✤ انهم: (ان ھم) یقیناً وہ لوگ، (کفار اور مخالفین) حرف تاکید وضمیر منصوب متصل

✤ یکیدون: وہ طرح طرح کی تدبیریں کرتے ہیں، وہ خفیہ تدبیر کرتے ہیں، کید سے فعل معروف، جمع مذکر غائب

✤ کید: خفیہ تدبیر، حیلہ، (مصدر برائے تاکید)

✤ اکید: میں بھی طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں، خفیہ تدبیر کرتا ہوں کید باب ض سے مضارع معروف، واحد متکلم

✤ مھل: آپ یوں ہی رہنے دیجئے، آپ مہلت دیں، (تمھیل از مھل باب ۲ سے امر، واحد مذکر حاضر)

✤ امھل: آپ یوں ہی رہنے دیں، مہلت دیں، (امھال از مھل باب ا سے امر حاضر، واحد مذکر حاضر)

✤ رویدا: تھوڑے ہی دن، قلیل مدت، تھوڑی سی مہلت، (مصدر مصغر ع رود سے بروزن فعیل بطور اسم فعل مستعمل ہے)

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝٥

موضوع فنائے دنیا، بقائے عقبیٰ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا بیان

ترجمہ آپ اپنے پروردگار علیشان کے نام کی تسبیح کیجئے ○ جس نے بنایا پھر ٹھیک

بنایا O اور جس نے تجویز کیا پھر راہ بتلائی O اور جس نے چارہ نکالا O پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا O

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ﴿٦﴾ إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۚ إِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا
يَخْفٰى ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ
مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾
ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْأٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ
أَبْقٰى ﴿١٧﴾ إِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾

ترجمہ

ہم قرآن آپ کو پڑھا دیا کریں گے پھر آپ نہیں بھولیں گے O مگر جس وقت اللہ کو منظور ہو وہ ہر ظاہر اور مخفی کو جانتا ہے O اور ہم اس آسان شریعت کے لئے آپ کو سہولت دیں گے O تو آپ نصیحت کیا کیجئے اگر نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو O وہی شخص نصیحت مانتا ہے جو ڈرتا ہے O اور جو شخص بدنصیب ہو وہ اس سے گریز کرتا ہے O جو بڑی آگ میں داخل ہوگا O پھر نہ اس میں مر ہی جاوے گا O اور نہ جئے گا بامراد ہوا جو شخص پاک ہو گیا O اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا O بلکہ تم اپنی دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو O حالانکہ آخرت بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے O یہ مضمون اگلے صحیفوں میں بھی ہے O یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں O

مختصر وجامع تفسیر

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (اور جو مومن آپ کے ساتھ ہیں اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح (وتقدیس) کیجئے جس نے (ہر شی کو) بنایا پھر (اس کو) ٹھیک بنایا (یعنی ہر شی کو مناسب طور پر بنایا) اور جس نے (جانداروں کے لئے ان کے مناسب چیزوں کو) تجویز کیا پھر (ان جانداروں کو ان چیزون کی طرف) راہ بتلائی (یعنی ان کی طبائع میں ان اشیاء کا تقاضا پیدا کردیا) اور جس نے (سب خوشنما) چارہ (زمین سے) نکالا پھر اس کو سیاہ کوڑا کردیا (اول عام تصرفات مذکور ہیں، پھر حیوانات کے متعلق پھر نباتات کے متعلق مطلب یہ ہے کہ طاعات کے ذریعہ آخرت کی تیاری کرنا چاہئے جہاں اعمال پر جزاوسزا ہونے والی ہے اور اسی طاعت کا طریقہ بتلانے کے لئے ہم نے قرآن نازل کیا ہے اور آپ کو اس کی تبلیغ کے لئے مامور کیا ہے سو اس قرآن کی نسبت ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) ہم (جتنا) قرآن (نازل کرتے جاویں گے) آپ کو پڑھادیا کریں گے (یعنی یاد کرادیا کریں گے) پھر آپ (اس میں سے کوئی جزء) نہیں بھولیں گے مگر جسقدر (بھلانا) اللہ کو منظور ہو (کہ نسخ کا ایک طریقہ یہ بھی ہے **کماقال تعالی مانَنسخ من ایۃ او ننسھاالخ** سووہ البتہ آپکے اور سب کے ذہنوں سے فراموش کردیا جاوے گا، اور یہ یاد رکھانا اور فراموش کردینا سب قرین حکمت ہوگا کیونکہ) وہ ہر ظاہر اور مخفی کو جانتا ہے (اس لئے اس سے کسی چیز کی مصلحت مخفی نہیں، تو جب کسی چیز کا محفوظ رکھنا مصلحت ہوتا ہے محفوظ رکھتے ہیں اور جب بھلادینا مصلحت ہوتا ہے تو بھلادیتے ہیں)

اور (جیسا ہم آپ کے لئے قرآن کا یاد ہونا آسان کردیں گے اسی طرح) ہم اس آسان (شریعت کے ہر حکم پر چلنے) کے لئے آپ کو سہولت دیدیں گے (یعنی سمجھنا بھی آسان

ہوگا اور عمل بھی آسان ہوگا اور تبلیغ بھی آسان ہو جاوے گی اور مزاحمتوں کو دفع کردیں گے، اور شریعت کی صفت یسریٰ لانا بطور مدح کے ہے یا اس لئے کہ وہ سبب ہے یسر کا، اور جب ہم آپ کے لئے وحی کے متعلق ہر کام آسان کر دینے کا وعدہ کرتے ہیں) تو آپ (جس طرح خود تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اس طرح دوسروں کو بھی) نصیحت کیا کیجئے اگر نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو (مگر جیسا کہ ظاہر اور معلوم ہے کہ نصیحت اپنی ذات میں ہمیشہ مفید ہی ہوتی ہے کما قال تعالیٰ **فان الذکریٰ تنفع المئومنین** حاصل یہ ہوا کہ جب نصیحت نفع کی چیز ہے تو آپ نصیحت کرنے کا اہتمام کریں، مگر باوجود اس کے کہ نصیحت اپنی ذات میں نافع و مفید ہے اس سے یہ نہ سمجھئے کہ وہ سب ہی کے لئے مفید ہوگی اور سب ہی اس کو مان لیں گے بلکہ) وہی شخص نصیحت مانتا ہے جو (خدا سے) ڈرتا ہے اور جو بدنصیب ہے وہ اس سے گریز کرتا ہے جو (آخر کار) بڑی آگ میں (یعنی آتش دوزخ میں جو دنیا کی سب آگوں سے بڑی ہے) داخل ہوگا۔

پھر (اس سے بڑھ کر یہ کہ) نہ اس میں مر ہی جاوے گا اور نہ (آرام کی زندگی) جئے گا (یعنی جس جگہ نصیحت قبول کرنے کی شرط موجود نہیں ہوتی وہاں اگرچہ اس کا اثر ظاہر نہ ہو مگر نصیحت فی نفسہ نافع و مفید ہی ہے، اور آپ کے ذمہ اس کے واجب ہونے کے لئے یہی کافی ہے، خلاصہ اول سورت سے یہاں تک کا یہ ہوا کہ آپ اپنی بھی تکمیل کیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی تبلیغ کیجئے کہ ہم آپ کے معاون ہیں آگے اس کی تفصیل ہے کہ اللہ سے ڈرنے والے نصیحت سے فائدہ اٹھاتے ہیں) بامراد ہوا جو شخص (قرآن سن کر عقائد باطلہ اور اخلاق رذیلہ سے) پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا (مگر اے منکرو تم قرآن سن کر اس کو نہیں مانتے اور آخرت کا سامان نہیں کرتے) بلکہ تم دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ

آخرت (دنیا سے) بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے (اور یہ مضمون صرف قرآن ہی کا دعویٰ نہیں بلکہ) یہ مضمون اگلے صحیفوں میں بھی ہے، یعنی ابراہیم وموسیٰ (علیہم السلام) کے صحیفوں میں (روح المعانی میں عبد بن حمید کی روایت سے حدیث مرفوع مذکور ہے کہ ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام پر تورات کے نزول سے پہلے دس صحیفے نازل ہوئے)۔

شانِ نزول

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر آئے تو ابھی وہ وحی الٰہی سے فارغ نہ ہوتے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسل وحی کو اس اندیشہ کی بنا پر کہ آپ بھول نہ جائیں اول سے دہرانا شروع فرما دیتے، اس پر اللہ تعالیٰ نے سنقرء ک فلاتنسی ' نازل فرمائی (طبرانی)

ربط ومناسبت سورت سابقہ میں مجازاۃ آخرت کا ذکر تھا اس سورت میں بھی اصل مقصود فلاح آخرت کا مقصود ہونا اور اس کا طریق کہ تسبیح اور معرفت ذات وصفات اور تزکیہ و ذکر صلوٰۃ ہے بتلانا ہے اور مقصودیت آخرت کی تقریر کے لئے فناء واضمحلال دنیا کا اور تعلیم طریق فلاح کے لئے امر تذکیر بالقرآن کا ارشاد اور اسی کے قریب قریب غرض سے سورت سابقہ میں بھی حقانیت قرآن کی بیان کی گئی تھی۔

تراکیبِ مصطلحہ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی O الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی O وَالَّذِیْ قَدَّرَفَھَدٰی O وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی O فَجَعَلَہٗ غُثَآءً اَحْوٰی O

سبح فعل بافاعل اسم مضاف ربک مرکب اضافی موصوف، الاعلی صفت اول الذی اسم موصول خلق فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر سے مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ (یا جزائیہ کیونکہ موصول وصلہ متضمن بمعنی الشرط ہیں) سوی فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، دونوں مل کر صلہ موصول وصلہ مل کر معطوف علیہ و عاطفہ الذی اسم موصول قدر فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ فعاطفہ ھدی فعل بافاعل دونوں مل کر معطوف، معطوف ومعطوف علیہ مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر معطوف اول و عاطفہ الذی اسم موصول اخرج فعل بافاعل المرعی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مفسر ف برائے تفسیر جعل فعل بافاعل ہ مفعول اول غثاء احوی مرکب توصیفی، مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر تفسیر، مفسر اپنے تفسیر سے مل کر صلہ، موصول و صلہ مل کر معطوف دوم، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر ربک کی صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ، اسم مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰٓی O اِلَّامَا شَآءَ اللّٰہُ O اِنَّہٗ یَعْلَمُ الْجَھْرَ وَمَا یَخْفٰی O

س برائے استقبال نـقـری فعل بافاعل ک ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ ف حرف عطف لا نافیہ تـنسـی فعل بافاعل الا حرف استثنٰی ملغی ما موصول شاء فعل، لفظ اللہ فاعل ہ ضمیر محذوف مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موضول وصلہ مل کر تـنسـی فعل کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل، ضمیر اس کا اسم یعلم فعل بافاعل الجھر معطوف علیہ و عاطفہ مـا اسم موصول یـخـفـی فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ ومعطوف مل کر یعلم فعل کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر ان حرف مشبہ بالفعل کی خبر ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر ماقبل کے لئے تعلیل۔

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ○ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ○

و استینافیہ نیسـر فعل بافاعل ک مفعول بہ لـلیـسـریٰ مرکب جاری متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ف جزائیہ ذکـــر فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء مقدم، ان شرطیہ نـفـعـت فعل الذکـری فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط مؤخر، شرط مؤخر اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى O وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى O الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى O ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى O

س حرف استقبال یذکر فعل من موصولہ یخشی فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول وصلہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ یتجنب فعل ھا مفعول بہ الاشقی موصوف الذی اسم موصول یصلی فعل بافاعل النار الکبری مرکب توصیفی مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر معطوف علیہ ثم عاطفہ لایموت فعل بافاعل فیھا مرکب جاری متعلق لایموت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف اول و عاطفہ لایحیی جملہ فعلیہ معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف وصفت مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى O وَذَكَرَاسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى O

قد حرف تحقیق افلح فعل من موصولہ تزکی فعل، اپنے فاعل مستتر سے مل کر معطوف علیہ و حرف عطف ذکر فعل وفاعل اسم مضاف ربہ مرکب اضافی مضاف الیہ ہوا اسم کا، دونوں مل کر مفعول بہ، ذکر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ صلی فعل بافاعل دونوں مل کر معطوف ذکر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر پھر دوبارہ معطوف ہوا تزکی معطوف علیہ کے لئے، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ ہوا، موصول وصلہ مل کر فاعل افلح کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا O وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى O

بل، للاضراب (عن کلام مقدر ای انتم لاتفعلون ذلک) توثرون فعل اسمیں ضمیر ذوالحال الحیوۃ الدنیا مرکب توصیفی، مفعول بہ وحالیہ الاخرۃ مبتدا خیر و ابقی مرکب عطفی خبر، مبتدا وخبر مل کر جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ بنا۔

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى O صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى O

ان حرف مشبہ بالفعل ھذا اسم لام تاکیدیہ فی جار الصحف الاولی مرکب توصیفی، مبدل منہ صحف مضاف ابراھیم و موسی مرکب عطفی، مضاف الیہ، مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور ہوا، جار و مجرور مل کر صیغہ اسم مفعول موجود محذوف کا متعلق، صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

✤ سبح: تو تسبیح بیان کر، (تسبیح از سبح باب ۲ سے امر حاضر (اصطلاح شرح میں تسبیح کے معنی میں خدائے تعالیٰ کی ذات کو تمام عیوب ونقائص سے بلند و پاک یقین کرنا، اور بیان کرنا جوکہ سبحان اللہ کا مفہوم ہے۔

✤ اعلیٰ: عالیشان، بڑا عالی مقام (علو سے اسم تفضیل، واحد مذکر)

✤ سوی: اس نے ٹھیک کیا، درست کیا، متناسب الاجزاء بنایا، (تسویۃً از سوی

باب۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ قدر: (اس نے مصلحت کے موافق ہر چیز) تجویز کی، اندازہ ٹھہرایا(تقدیر از قدر باب۲ سے ماضی معروف،واحد مذکر غائب)

✤ ف: پھر (حرف عطف، غ)

✤ ھدیٰ: اس نے راہ بتلائی، رہنمائی کی، (ھدایتہ از ھدی باب ض سے ماضی معروف،واحد مذکر غائب)

✤ اخرج: اس نے نکالا، اخراج از خرج باب 1 سے ماضی [illegible] ف واحد مذکر غائب

✤ مرعیٰ: چارہ،خوراک،سبزی، چراگاہ، (مصدر [illegible] ظرف) یہاں پر سبز گھاس اور چارہ مراد ہے)

✤ غثاء: کوڑا، سوکھے اور گلے سڑے پتے [illegible] کا کوڑا، ج [illegible] ثاء

✤ احوی: سیاہ، کالا، (مائل بہ سبزی [illegible] مائل بسیاہی) حوۃ سے اسم صفت قیاسی بروزن افعل جیسے احمر باب سمع

✤ س: عنقریب، (حرف استقبال، غ)

✤ سنقرءک (س نقرء ک) عنقریب ہم پڑھائیں گے آپ کو(اقراء از قرء باب 1 سے مضارع معروف، جمع متکلم مع حرف استقبال وضمیر منصوب متصل)

✤ فلا تنسی: آپ نہیں بھولیں گے، (نسیان از نسی باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب مع حرف عطف ونفی)

✤ شاء: اس نے منظور کیا، اس نے چاہا، ارادہ کیا(مشیئتہ از شیء باب س سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔ یہاں ان آیات سے استثناء مراد ہے جن کی تلاوت وحکم دونوں

منسوخ ہیں اور جن کو خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

- انہ: (ان ہ) یقیناً وہ (حرف تاکید اور ضمیر منصوب متصل)
- جھر: ظاہر کرنا، پکارنا (مصدر)
- یخفی: مخفی ہوتا ہے چھپتا ہے (خفاء از خفی باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- نیسر: ہم سہولت دیں گے، آسان کردیں گے (تیسیر از یسر باب ۲ سے مضارع معروف، جمع متکلم)
- الیسری: بہت آسان (شریعت اسلام) آسانی (جنت) یسر سے اسم تفضیل الیسر کا واحد مؤنث اور اسم مصدر)
- ان نفعت: اگر مفید ہو، نفع دے، (نفع باب ف سے ماضی معروف، واحد مؤنث غائب، مع حرف شرط، ع)
- ذکری: نصیحت، موعظت، ذکر (بمعنی نصیحت) کی بہ نسبت ذکری میں مبالغہ ہے
- یذکر: وہ شخص نصیحت مانتا ہے، وہ نصیحت حاصل کرے گا، تذکر از ذکر باب ۴ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب دراصل یتذکر تھا قاعدہ کے مطابق تاء کو ذال سے بدل کر ادغام کیا گیا ہے۔
- یخشی: ڈرتا ہے، وہ تعظیماً ڈرتا ہے (خشیۃ از خشی باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- یتجنب: گریز کرتا ہے، وہ دور ہوتا ہے، تجنب از جنب باب ۴ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب

- اشقی: بدنصیب، بڑا بدبخت (شقاوۃ از شقی سے اسم تفضیل، واحد مذکر)
- کبریٰ: بڑی، بہت بڑی کبر سے اسم تفضیل، واحد مؤنث)
- ثم: پھر (حرف عطف، غ)
- لایموت: نہ وہ مرے گا (موت یاب ف سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- لایحیٰ: نہ وہ جئے گا، نہ وہ زندہ رہے گا، حیوٰۃ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب باب س از حی (اچھی زندگی کی نفی مراد ہے)
- ذکر: وہ نام لیتا رہے، اس نے یاد کیا، ذکر باب ف سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- تئوثرون: تم مقدم رکھتے ہو، تم ترجیح دیتے ہو، پسند کرتے ہو، ایثار از اثر باب 1 سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)
- حیوٰۃ: زندگی، (مصدر)
- ابقیٰ: پائیدار ہمیشہ باقی رہنے والا (بقاء از بقی سے اسم تفضیل، واحد مذکر)
- صحف: صحیفے، اوراق، کتابیں، صحیفتہ
- اولیٰ: اگلے، پہلے، اسم عدد وصفی، واحد مؤنث)

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِیَةً ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ ﴿۵﴾ لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ﴿۶﴾ لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ ﴿۷﴾

موضوع فریقین کے نتائج اعمال، اثبات قیامت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی کا بیان۔

ترجمہ

آپ کو اس محیط عام واقعہ کی کچھ خبر پہنچی ہے ○ بہت سے چہرے اس روز ذلیل ○ مصیبت جھیلتے خستہ ہونگے ○ آتش سوزاں میں داخل ہوں گے ○ کھولتے ہوئے چشمہ سے پانی پلائے جاویں گے ○ ان کو بجز ایک خاردار جھاڑ کے اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا ○ جو نہ فربہ کرے گا نہ بھوک کو دفع کرے گا ○

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ ﴿۹﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً ﴿۱۱﴾ فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ ﴿۱۲﴾ فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾ اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ

كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

ترجمہ بہت سے چہرے اس روز بارونق O اپنے کاموں کی بدولت خوش ہونگے O بہشت بریں میں ہوں گے O جن میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے O اس میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے O اس میں اونچے اونچے تخت ہیں O اور رکھے ہوئے آب خورے ہیں O اور برابر لگے ہوئے گدے ہیں O اور سب طرف قالین پھیلے پڑے ہیں O تو کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا کیا گیا ہے O اور آسمان کو کہ کس طرح بلند کیا گیا ہے O اور پہاڑوں کو کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں O اور زمین کو کہ کسی طرح بچھائی گئی ہے O تو آپ نصیحت کر دیا کیجئے آپ تو بس صرف نصیحت کرنے والے ہیں O آپ ان پر مسلط نہیں ہیں O ہاں مگر جو روگردانی کرے گا اور کفر کرے گا O تو خدا اس کو بڑی سزا دے گا O ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہوگا O پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہے O

مختصر وجامع تفسیر

آپ کو اس محیط عام واقعہ کی کچھ خبر پہنچی ہے (مراد اس واقعہ سے قیامت ہے کہ تمام عالم کو اس کا اثر محیط ہوگا اور مقصود اس استفہام سے تشویق ہے جس سے کلام کے سننے کا اہتمام

پیدا ہو، آگے بسورت جواب اس خبر کی تفصیل ہے یعنی) بہت سے چہرے اس روز ذلیل (اور) مصیبت جھیلتے خستہ (اور درماندہ) ہونگے (اور آتش سوزاں میں داخل ہونگے (اور) کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلائے جاویں گے اور ان کو بجز ایک خاردار جھاڑ کے اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ تو کھانے والوں کو فربہ کرے گا اور نہ ان کی بھوکو دفع کرے گا (یعنی نہ اس میں غذا بننے کی صلاحیت ہے نہ بھوک رفع کرنے کی، اور مصیبت جھیلنے سے مراد حشر میں پریشان پھرنا اور دوزخ میں سلاسل اور اغلال کو لادنا، دوزخ کے پہاڑوں پر چڑھنا اور اس کے اثر سے خستگی ظاہر ہے، اور کھولتا ہوا چشمہ وہی جس کو دوسری آیتوں میں حمیم فرمایا ہے اور اس آتیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اس کا بھی چشمہ ہوگا، اور یہ فرمانا کہ اس کا طعام بجز ضریع کے اور نہ ہوگا اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لذیذ کھانا نہیں ہوگا، ضریع ہی کی طرح زقوم یا غسلین کا اسکے کھانے میں شامل ہونا اس کے منافی نہیں، اور چہروں سے مراد اصحاب چہرہ ہیں یہ تو دوزخیوں کا حال ہوا۔

آگے اہل جنت کا حال ہے یعنی (بہت سے چہرے اس روز بارونق (اور) اپنے نیک کاموں کی بدولت خوش ہونگے اور بہشت بریں میں ہوں گے جو کوئی لغویات نہ سنیں گے اور اس بہشت میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے (اور) اس بہشت میں اونچے اونچے تخت بچھے ہیں اور رکھے ہوئے آبخورے موجود ہیں (یعنی یہ سامان اس کے سامنے ہی موجود ہوگا تا کہ جب پانی کو جی چاہے دیر نہ لگے) اور برابر لگے ہوئے گدے تکیے ہیں اور سب طرف قالین ہی قالین پھیلے پڑے ہیں (کہ جہاں چاہیں آرام کرلیں، ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بھی نہ پڑے یہ تفصیل ہوگئی جزاء کی اور ان مضامین کو سن کر جو بعضے لوگ قیامت کا انکار کرتے ہیں جس میں یہ سب واقعات ہونگے تو ان کی غلطی ہے کیونکہ) کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ

کس طرح عجیب طور پر پیدا کیا گیا ہے (کہ ہیئت اور خاصیت دونوں بہ نسبت دوسرے جانوروں کے اس میں عجیب ہیں۔

اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کسی طرح بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح کھڑے کئے گئے اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح بچھائی گئی ہے (یعنی ان چیزوں کو دیکھ کر قدرت الٰہیہ پر استدلال نہیں کرتے تا کہ اس کا بعث یعنی قیامت پر قدر ہونا سمجھ لیتے اور تخصیص ان چار چیزوں کی اس لئے ہے کہ عرب کے لوگ اکثر جنگلوں میں چلتے پھرتے رہتے تھے اس وقت ان کے سامنے اونٹ ہوتے تھے اور اوپر آسمان اور نیچے زمین اور اطراف میں پہاڑ اس لئے ان علامات میں غور کرنے کے لئے ارشاد فرمایا گیا اور جب یہ لوگ باوجود قیام دلائل کے غور نہیں کرتے تو آپ بھی ان کی فکر میں زیادہ نہ پڑیئے بلکہ صرف) نصیحت کر دیا کیجئے کیونکہ آپ تو بس صرف نصیحت کرنیوالے ہیں (اور) آپ ان پر مسلط نہیں ہیں (جو زیادہ فکر میں پڑیں) ہاں مگر جو روگردانی اور کفر کرے گا تو خدا اس کو آخرت میں بڑی سزا دے گا (کیونکہ) ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہوگا پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہے (آپ زیادہ غم میں نہ پڑیئے)۔

شانِ نزول

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

جب اللہ تعالیٰ نے نعمائے جنت کی تعریف (اس سورت میں) بیان فرمائی تو اہل ضلالت پر اس پر تعجب ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت نازل فرمائی (ابن جریر)

ربط و مناسبت سورت سابقہ میں تهیه للاخرة کا امر تھا اس سورت میں آخرت کے لئے تہیہ کرنے والے اور نہ کرنے والے کی جزاء وسزا مقصوداً مذکور ہے اور اس بعث وجزاء

کی تقریر کے لئے قدرت کا اثبات اور بعث وجزاء کے انکار کرنے پر آپ کے حزن کا ازالہ اور تسلیہ اخیر میں ارشاد ہوا ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

هَلْ اَتٰکَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ O وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ O عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ O تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ O

هل استفہامیہ بمعنی قد، اتی فعل ک مفعول بہ حدیث الغاشیته مرکب اضافی عل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وجوہ مبتدا یومئذ مرکب اضافی مفعول فیہ مقدم، خاشعته صیغہ اسم فاعل اپنے فعول فیہ مقدم سے مل کر خبر اول عاملتہ خبر دوم ناصبته خبر سوم تصلی فعل با فاعل نارا امیته مرکب توصیفی، مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر چہارم، تسقی ل و نائب فاعل اور متعلق من عین جاریته سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ خبر پنجم، مبتدا اپنی ام خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ O لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ O

لیس فعل ناقص لهم مرکب جاری اپنے متعلق ثابتا سے مل کر خبر مقدم، طعام ستثنیٰ منہ الاحرف استثناء من زائد ضریع موصوف لا یسمن فعل اپنے فعل سے مل کر عطوف علیہ و حرف عطف لا یغنی فعل اپنے متعلق من جوع سے مل کر معطوف، عطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت، موصوف وصفت مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر لیس کا اسم موخر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وُجُوہ" یَوْمَئِذٍ نَّاعِمَۃ" O فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ O لَّاتَسْمَعُ فِیْھَالَاغِیَۃً O فِیْھَا عَیْن" جَارِیَۃ" O فِیْھَا سُرُر" مَّرْفُوْعَۃ" O وَّاَکْوَاب" مَّوْ ضُوْعَۃ" O وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَۃ" O وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَۃ" O

وجوہ مبتدا یومئذ مرکب اضافی مفعول فیہ مقدم، ناعمتہ صیغہ اسم فاعل اپنے مفعول فیہ مقدم، سے مل کر خبر اول لسعیھا مرکب جاری متعلق مقدم راضیتہ صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر دوم فی جار جنتہ موصوف عالیتہ صفت اول لاتسمع فعل بافاعل فیھا متعلق لاغیتہ ای کلمتہ لا غیتہ مرکب توصیفی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر صفت دوم فیھا اپنے متعلق ثابت سے مل کر خبر مقدم عین جاریتہ مرکب توصیفی متبدا موخر، مبتدا وخبر مل کر صفت سوم فیھا اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم سرر مرفوعتہ مرکب توصیفی، معطوف علیہ، باقی مبثوثتہ تک تمام معطوفات اپنے معطوف علیہ سے مل کر مبتدا موخر، مبتدا وخبر مل کر صفت چہارم، موصوف جنتہ اپنی تمام صفات سے مل کر مجرور ہوا، فی اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتہ کے، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر سوم، مبتدا اپنی خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ O وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ O وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ O وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ O

ا برائے استفہام انکاری ف عاطفہ لا نافیہ ینظرون فعل بافاعل الی جار الابل مبدل منہ کیف (ای کیفتہ خلقھا) مضاف خلقت جملہ فعلیہ مضاف الیہ، دونوں مل کر

بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ اور اسی ترکیب کی طرح الی السماء کیف رفعت (مرکب جاری معطوف اول) سے سطحت تک تمام معطوفات اپنے معطوف علیہ سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ O

ف جزائیہ ذکر فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل ان حرف مشبہ بالفعل ما کافۃ انت مبتدا مذکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر تعلیل، معلل اپنی تعلیل سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزاء ہوئی، شرط مقدر کی یعنی ان لم یتعظ الکفار بدلائل قدرۃ فذکر ھم.... شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

لَّسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ O اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى
وَكَفَرَ O فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ O

لست فعل ناقص، ضمیر بارز اسم علی جار ھم مستثنیٰ منہ بمصیطر مرکب جاری اپنے متعلق سے مل کر خبر الا حرف استثناء من موصولہ تولی فعل اپنے فاعل مستتر سے مل کر معطوف علیہ و حرف عطف کفر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر مجرور ہوا جار و مجرور مل کر متعلق ہوئے مصیطر کے لست اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ف عاطفہ یعذب فعل ہ مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل العذاب الاکبر مرکب توصیفی مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف، معطوف علیہ،

تحسبہ مقدر، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہو۔ (ای یحسبہ فیعذبہ.......)

اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ O ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ O

ان حرف مشبہ بالفعل الینا خبر مقدم ایابھم مرکب اضافی، اسم مؤخر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ، ثم حرف عطف انا علینا حسابھم پہلے جملہ کے مثل ترکیب کے بعد، معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لغوی تشریح

- اتی: پہنچا، آیا، (اتیان باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- حدیث: واقعہ بات، خبر، ج، احادیث۔
- غاشیته: محیط عام، چھا جانیوالی، قیامت ڈھانپنے والی (غشی سے ا م فاعل، واحد مؤنث)
- وجوہ: چہرے، م، وجہ۔
- خاشعة: ذلیل، ڈرنیوالی، پست، جھکی ہوئی، (خشوع سے اسم فاعل واحد مؤنث)
- عاملته: مصیبت جھیلنے والی، عمل کرنے والی، عمل سے اسم فاعل، واحد مؤنث
- ناصبته: خستہ حال، محنت ورنج اٹھانے والی، (نصب سے اسم فاعل، واحد مؤنث)
- تصلی: وہ داخل ہونگے، (صلی باب س سے مضارع معروف، واحد مؤنث غائب)
- حامیته: دہکتی ہوئی، جلتی ہوئی (حمیً سے اسم فاعل، واحد مؤنث)
- تسقی: انہیں پانی پلایا جائے گا، سقی باب ض سے مضارع معروف، واحد مؤنث)

- عین: چشمہ، ج، عیون۔
- انیة: کھولتا ہوا، نہایت گرم، انی و انیٌ سے اسم فاعل واحد مؤنث
- لهم: ان کے لئے، (حرف جار وضمیر مجرور)
- ضریع: خاردار گھاس، جھاڑ۔
- لایسمن: نہ وہ فربہ کرے گا، نہ وہ جسیم کرے گا، نہ صحت بخشے گا، اسمان باب ا سے مضارع معروف منفی واحد مذکر غائب
- لایغنی: نہ وہ دفع کرے گا، نہ وہ مستغنی رکھے گا (غناء باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ناعمة: بارونق، تروتازہ (نعومہ سے اسم فاعل واحد مؤنث)
- سعی: کام، سعی وکوشش، (مصدر)
- عالیة: عالی شان، بلند، (علو سے اسم فاعل واحد مئونث)
- لاتسمع: نہ سنیں گے، (سمع باب س سے مضارع معروف منفی، واحد مؤنث غائب)
- لاغیة: لغو بات، بے ہودہ بات (لغو سے اسم فاعل، واحد مؤنث)
- جاریة: بہتے ہوئے، جاری، رواں، (جری سے اسم فاعل، واحد مؤنث)
- سرر: تخت، وہ چیز جس پر سرور اور مسرت سے بیٹھا جائے م، سریر۔
- مرفوعة: اونچے، بلند، اٹھائی ہوئی، رفع سے اسم مفعول واحد مؤنث
- اکواب: آبخورے، م، کوب۔
- موضوعة: رکھی ہوئی (قرینہ سے) (وضع سے اسم مفعول، واحد مؤنث)
- نمارق: گدے، تکئے م، نمرقة۔

✤ مصفوفة: برابر، صف بستہ، صف درصف (صف سے اسم مفعول، واحد مؤنث)

✤ زرابی: قالین، نفیس بچھونے، مسندیں، م، زربی (اسم جامد)۔

✤ مبثوثه: پھیلی ہوئی، بچھی ہوئی، (بث سے اسم مفعول، واحد مؤنث)

✤ لاینظرون: وہ نہیں دیکھتے، (نظر باب ن سے مضارع معروف منفی، جمع مذکر حاضر)

✤ ابل: اونٹ، جمع آبال

✤ کیف: کس طرح، (ظرف استفہامیہ)

✤ خلقت: اس کو پیدا کیا گیا، (خلق باب ن نے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب)۔

✤ رفعت: بلند کیا گیا، (رفع باب ف ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب)

✤ نصبت: ان کو کھڑا کیا گیا، نصب کیا گیا، (نصب باب ض سے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب)

✤ سطحت: وہ بچھائی گئی (سطح باب ف سے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب)

✤ ذکر: آپ نصیحت کریں (تذکیر باب ۲ سے امر حاضر، واحد مذکر حاضر)

✤ انما: بس پختہ بات یہ ہے کہ، صرف، (کلمہ حصر)

✤ انت: آپ (ضمیر مرفوع منفصل واحد مذکر)

✤ لست: آپ نہیں ہیں، (فعل ناقص واحد مذکر حاضر)

✤ علیھم: (علی ھم) ان پر، (حرف جار و ضمیر مجرور، جمع مذکر غائب)

✤ مصیطر: مسلط، ذمہ دار، نگران، صیطرۃ باب ملحق بہ رباعی مجرد مفیعلۃ سے اسم فاعل، واحد مذکر، جیسے ھیمنته سے مهیمن)

✤ تولی: روگردانی کی، منہ موڑا، پشت پھیری، (تولی باب ۴ سے ماضی معروف،

واحد مذکر غائب)

✤ کفر: اس نے کفر کیا (کفر باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ ف: تو، پھر (حرف عطف، غ).

✤ یعذب: سزا دے گا، وہ عذاب دے گا، (تعذیب باب ۲ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب).

✤ عذاب: سزا، تکلیف، تعذیب باب ۲ سے اسم مصدر ج، اعذبۃ

✤ اکبر: بڑا، زیادہ بڑا، (کبر سے اسم تفضیل)

✤ الینا: (الی نا) ہمارے پاس، (حرف جار، غ وضمیر مجرور)

✤ ایابہ: آنا، لوٹنا، واپس آنا، (مصدر) بابہ نصر وقیل اصلہ اواب کسر ما قبل الواو قلبت یاءً

✤ علینا: (علی نا) ہمارا کام، ہم پر، (حرف جار وضمیر مجرور)

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالْفَجْرِ ۙ ① وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ ② وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ ③ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ ④ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ ⑤ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ ⑥ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ ⑦ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۙ ⑧ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ ⑨

موضوع فریقین کے باعث جزا وسزا اعمال

ترجمہ

قسم ہے فجر کی O اور دس راتوں کی O اور جفت اور طاق کی O اور رات کی جب وہ چلنے لگے O کیوں؟ اس میں عقلمند کے واسطے کافی قسم بھی ہے O کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد یعنی قوم ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا O جن کے قد وقامت ستون جیسے تھے جن کی برابر شہروں میں کوئی شخص نہیں پیدا کیا گیا O اور قوم ثمود کو جو وادی القریٰ میں پتھروں کو تراشا کرتے تھے O

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾
فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ
عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا
ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾
وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي
أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ
عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا ﴿١٩﴾

ترجمہ اور میخوں والے فرعون کے ساتھ O جنہوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا O اور ان میں بہت فساد مچا رکھا تھا O سو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا O بیشک آپ کا رب گھات میں ہے O سو آدمی کو جب اس کا پروردگار

آزماتا ہے یعنی اس کو اکرام انعام دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر بڑھادی ○ اور جب اس کو آزماتا ہے یعنی اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے ○ تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر گھٹادی ○ ہرگز ایسا نہیں بلکہ تم لوگ یتیم کی قدر نہیں کرتے ہو ○ اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے ○ اور میراث کا مال سارا سمیٹ کر کھا جاتے ہو ○

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِایْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

ترجمہ اور مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو ○ ہرگز ایسا نہیں جس وقت زمین کو توڑ توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائیگا ○ اور آپ کا پروردگار اور جوق در جوق فرشتے آویں گے ○ اور اس روز جہنم کو لایا جاوے گا اس روز انسان کو سمجھ آوے گی اور اب سمجھ میں آنے کا موقع کہاں رہا ○ کہے گا کاش میں اس زندگی کے لئے کوئی عمل آگے بھیج

لیتا O پس اس روز نہ تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا O
اور نہ اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نکلے گا O اے اطمینان والی روح
O تو اپنے پروردگار کی طرف چل اس طرح کہ تو اس سے خوش ہو اور وہ تجھ سے خوش
O پھر تو میرے بندوں میں شامل ہوجا O اور میری جنت میں داخل ہوجا O

مختصر وجامع تفسیر

قسم ہے فجر کے وقت کی اور (ذی الحجہ کی) دس راتوں (یعنی دس تاریخوں) کی (وہ نہایت فضیلت والی ہیں (کذافسر فی الحدیث) اور جفت کی اور طاق کی (جفت سے مراد دسویں تاریخ ذی الحجہ کی اور طاق سے نویں تاریخ، (کذافی الحدیث)، اور ایک حدیث میں ہے کہ اس سے نماز مراد ہے کہ کسی کی طاق رکعتیں ہیں کسی کی جفت، اور پہلی حدیث کو درایۃً بھی اصح کہا گیا ہے، کذافی الروح اور درایۃً بھی وہ ارجح ہے کیونکہ اس سورت میں جن چیزوں کی قسم کھائی گئی وہ سب زمانے اور اوقات کی قسم سے ہیں درمیان میں شفع وتر بھی اوقات ہی کی قسم ہو تو تناسب واضح رہتا ہے، اور یہ تطبیق بھی ہوسکتی ہے کہ شفع و وتر سے مراد ہر وہ جفت اور طاق ہوں جو لائق تعظیم ہیں، اوقات و ایام بھی اس میں داخل ہیں اور عدد رکعات نماز بھی)

اور قسم ہے رات کی جب وہ چلنے لگے (یعنی گذرنے لگے، کقولہ تعالیٰ واللیل اذا دبر، آگے بطور جملہ معترضہ کے تاکید کے لئے اس قسم کا عظیم ہونا بیان فرماتے ہیں کہ) کیا اس قسم مذکور میں عقلمند کے واسطے کافی قسم بھی ہے (یہ استفہام تقریری تاکید کے لئے ہے یعنی مذکورہ قسموں میں ہر ہر قسم تاکید [illegible] کے لئے کافی ہے اور وہ سب قسمیں جو قرآن میں مذکور ہیں

ایسی ہی ہیں مگر اہتمام کے لئے اس کے کافی ہونے کی تصریح فرمادی، کما مرفی، قوله تعالیٰ فی سورة الواقعة وانه لقسم لو تعلمون عظیم اور جواب قسم مقدر ہے کہ منکروں کو ضرور سزا ہوگی (کمافی البیان) جس پر آئندہ کلام قرینہ ہے جس میں منکرین سابقین کی تعذیب کا ذکر ہے یعنی کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد یعنی قوم ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا جن کے قد وقامت ستون وعمود جیسے دراز تھے اور جن کی برابر زور وقوت میں دنیا بھر کے شہروں میں کوئی شخص نہیں پیدا کیا گیا (اس قوم کے دو لقب ہیں، عاد اور ارم، کیونکہ عاد بیٹا ہے عاص کا اور وہ ارم کا اور وہ سام بن نوح کا پس کبھی ان کو باپ کے نام پر عاد کہتے ہیں اور کبھی دادا کے نام پر ارم کہتے ہیں اور اس ارم کا ایک بیٹا عابر ہے اور عابر کا بیٹا ثمود جس کے نام سے ایک قوم مشہور ہے پس عاد اور ثمود دونوں ارم میں جا ملے ہیں، عاد بواسطہ عاص کے اور ثمود بواسطہ عابر کے اور یہاں ارم اس لئے بڑھادیا کہ اس قوم عاد میں دو طبقے ہیں، ایک متقدمین جن کو عاد اولیٰ کہتے ہیں دوسرے متاخرین جس کو عاد اخری کہتے ہیں پس ارم بڑھا دینے سے اشارہ ہوگیا کہ عاد اولیٰ مراد ہے کیونکہ بوجہ قرب وقلت وسائط کے ارم کا اطلاق عاد اولیٰ پر ہوتا ہے (کذافی الروح وهذا التحقیق عندی قاض علی ماسبق فی الاعراف (والنجم واللہ اعلم)۔

اور (آگے عاد کے بعد دوسری ہلاک ہونے والی امتوں کا بیان فرماتے ہیں کہ آپ کو معلوم ہے کہ) قوم ثمود کے ساتھ (کیا معاملہ کیا) جو وادی القریٰ میں (پہاڑ کے) پتھر تراشا کرتے تھے (اور مکانات بنایا کرتے تھے۔ وادی القریٰ ان کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے جیسا ایک کا نام حجر ہے اور یہ سب حجاز اور شام کے درمیان میں ہیں اور سب میں ثمود رہتے تھے کذافی بعض التفاسیر) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (درمشور میں ابن

مسعود وسعید بن جبیر ومجاہد وحسن وسدی سے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ وہ جس کو سزا دیتا اس کے چاروں ہاتھ پاؤں چار میخوں سے باندھ کر سزا دیتا، اور ایک تفسیر اس کی سورہ ص میں گذر چکی، آگے سب کی صفت مشترکہ فرشتے ہیں کہ) جنہوں نے شہروں میں سر اٹھار کھا تھا، اور ان میں بہت فساد مچا رکھا تھا سو آپکے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا (یعنی عذاب نازل کیا پس عذاب کو کوڑے سے اور اس کے نازل کرنے کو برسانے سے تعبیر فرمایا، آگے اس عذاب کی علت اور موجودین کی عبرت کے لئے ارشاد ہے کہ) بیشک آپ کا رب (نافرمانوں کی) گھات میں ہے (جن میں سے مذکورین کو تو ہلاک کر دیا اور موجودین کو عذاب کرنے والا ہے) سو (اس کا مقتضا یہ تھا کہ کفار موجودین عبرت پکڑتے اور اعمال موجبہ للعذاب سے بچتے لیکن کافر) آدمی (کا یہ حال ہے کہ اعمال موجبہ للعذاب کو اختیار کرتا ہے جن سب کی اصل حب دنیا ہے چنانچہ اس) کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے یعنی اس کو (ظاہراً) انعام اکرام دیتا ہے (مثل مال وجاہ وغیرہ جس سے مقصود اس کی شکرگزاری کا دیکھنا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اس کو آزمانے سے تعبیر فرمایا) تو وہ (اس کو اپنا حق لازم سمجھ کر فخر وغرور سے) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر بڑھا دی (یعنی میں اس کا مقبول ہوں کہ مجھ کو ایسی ایسی نعمتیں دیں) اور جب اس کو (دوسری طرح) آزماتا ہے یعنی اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے (جس سے مقصود اس کے صبر ورضا کا دیکھنا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اس کو آزمانے سے تعبیر فرمایا) تو وہ (شکایت کرتا ہے) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر گھٹا دی (یعنی مجھ کو باوجود استحقاق اکرام کے اپنی نظر سے آجکل گرا رکھا ہے کہ دنیوی نعمتیں کم ہو گئیں۔

مطلب یہ کہ کافر دنیا ہی کو مقصود بالذات سمجھتا ہے کہ اس کی فراخی کو دلیل مقبولیت اور اپنے کو اس کا مستحق اور تنگی کو دلیل مردودیت اور اپنے کو اس کا غیر مستحق سمجھتا ہے پس اس

میں دو غلطیاں ہیں، ایک دنیا کو مقصود بالذات سمجھنا جس سے آخرت کا انکار اور اس سے اعراض پیدا ہوتا ہے اور دوسرے دعوائے استحقاق جس سے نعمت پر فخر و غرور اور ناشکری اور مصیبت پر شکوہ اور بے صبری پیدا ہوتی ہے اور یہ سب اعمال سبب عذاب ہیں، آگے اس پر زجر و تنبیہ ہے کہ) ہرگز ایسا نہیں (یعنی نہ تو دنیا مقصود بالذات ہے اور نہ اس کا ہونا نہ ہونا دلیل مقبولیت یا مخذولیت کی ہے اور نہ کوئی کسی اکرام کا مستحق ہے اور نہ کوئی صبر و شکر کے وجوب سے مستثنیٰ ہے آگے بصیغہ خطاب بطور التفات کے فرماتے ہیں کہ تم لوگوں میں صرف یہی اعمال سبب عذاب نہیں) بلکہ (تم میں اور اعمال بھی مذموم و نامرضی عند اللہ و موجب عذاب ہیں۔

چنانچہ تم لوگ یتیم کی (کچھ) قدر (اور خاطر) نہیں کرتے ہو (مطلب یہ کہ یتیم کی اہانت اور اس پر ظلم کرتے ہو کہ اس کا مال کھا جاتے ہو) اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے (یعنی دوسرے کے حقوق واجبہ نہ خود ادا کرتے ہو [illegible] واجبہ ادا کرنے کو کہتے ہو اور عملاً اس کے تارک اور اعتقاداً اس کے منکر ہو اور کافر کے لئے ترک واجب زیادتی عذاب کا سبب ہوتا ہے اور اعتقاد کا فساد یعنی کفر و شرک اصل عذاب کی بنیاد ہے اور (تم) میراث کا مال سارا سمیٹ کر کھا جاتے ہو (یعنی دوسروں کا حق بھی کھا جاتے ہو اور میراث بتفصیل موجود گو مکہ مکرمہ میں مشروع نہ تھی مگر نفس میراث شرع ابراہیمی و اسماعیلی سے متوارث چلی آتی تھی چنانچہ جاہلیت میں بچوں اور لڑکیوں کو میراث کا مستحق نہ سمجھنا اس کی دلیل ہے کہ میراث کا حکم پہلے سے بھی تھا جس کا بیان سورہ نساء کے پہلے رکوع آیت للرجال نصیب الخ کے تحت میں گذر چکا ہے) اور (تم لوگ) مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو (اور اعمال مذکورہ سب اسی کی فرع ہیں کیونکہ حب دنیا سب خطیات کی اصل ہے، غرض یہ سب اعمال قولیہ و فعلیہ و حالیہ موجب تعذیب ہیں۔

پس انسان کا یہ حال ہے کہ مضامین عبرت سن کر بجائے اس کے کہ عبرت پکڑتا ایسے اعمال اختیار کرتا ہے جو اور زیادہ موجب عذاب ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والا ہے کما قال تعالیٰ **ان ربک لبالمرصاد** آگے ان لوگوں پر زجر و تنبیہ ہے جو ان افعال کو سبب عذاب نہیں سمجھتے) ہرگز ایسا نہیں (جیسا تم سمجھتے ہو کہ ان اعمال پر عذاب نہ ہوگا، ضرور ہوگا، آگے جزاء و سزا کا وقت بتلاتے ہیں جس میں ان کو عذاب اور اہل طاعت کو اجر و ثواب ملے گا پس ارشاد ہے کہ جس وقت زمین (کے بلند اجزاء پہاڑ وغیرہ) توڑ توڑ کر (اور) ریزہ ریزہ (کر کے زمین کو برابر) کر دیا جاوے گا (**کقولہ تعالیٰ لاتری فیھا عوجاً ولا امتا، سورہ طٰہ**) اور آپ کا پروردگار اور جوق جوق فرشتے (میدان محشر میں) آویں گے (یہ حساب کے وقت ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا آنا متشابہات میں سے ہے جس کی حقیقت سے اللہ کو سوا کوئی نہیں جانتا) اور اس روز جہنم کو لایا جاوے گا (جیسا سورہ مدثر میں **وما یعلم جنود ربک** کے متعلق بیان ہو چکا ہے) اس روز انسان کو سمجھ آوے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا (یعنی اب سمجھ آنے سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے کیونکہ وہ دارالجزاء ہے دارالعمل نہیں، آگے سمجھ آنے کے بعد جو اس کا قول ہوگا اس کا بیان ہے کہ وہ) کہے گا کاش میں اس زندگی کی اخروی کے لئے کوئی نیک عمل آگے بھیج لیتا پس اس روز نہ تو خدا کے عذاب کی برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا اور نہ اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نکلے گا (یعنی ایسی سخت سزا اور قید کرے گا کہ دنیا میں کبھی کسی کو نہ اتنی سخت سزا دی ہوگی نہ ایسی سخت قید کی ہوگی یہ سزا تو ان لوگوں کی ہوگی جو اعمال عذاب کے مرتکب ہوئے۔

اور جو اللہ کے فرمانبردار تھے ان کو ارشاد ہوگا کہ (اے اطمینان والی روح یعنی جس کو امر حق میں یقین و اذعان تھا اور کسی طرح کا شک و انکار نہ تھا ور تعبیر روح سے باعتبار

جزا شرف کے ہے) تو اپنے پروردگار کے جوار رحمت کی طرف چل اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش، پھر ادھر چل کر تو میرے خاص بندوں میں شامل ہوجا (یہ بھی نعمت روحانی ہے کہ انس کے لئے احباب سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں) اور میری جنت میں داخل ہوجا (لفظ مطمئنہ میں ان لوگوں کے اعمال حسنہ کی طرف اشارہ ہوگیا اور اعمال حسنہ کی طرف اشارہ اور اعمال عذاب کی تفصیل بیان فرمانا شاید اس لئے ہے کہ زیادہ مقصود یہاں اہل مکہ کو سنانا ہے اور اس وقت وہاں ایسے اعمال کے مرتکب زیادہ تھے)

شانِ نزول

۱۔ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ کا یہ قول یا ایتھا النفس المطمئنة حضرت حمزہؓ کے بارے میں نازل ہوا ہے، (اخرج ابن ابی حاتم)

۲۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بئر رومہ (مدینہ کا مشہور کنواں) کو کون خریدتا ہے؟ تاکہ اس سے میٹھا پانی حاصل کیا جائے، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی مغفرت فرمائے۔

پس حضرت عثمان غنیؓ نے خرید فرمایا، آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم یہ تمنا رکھتے ہوں کہ اس کنویں کو لوگوں کے لئے پانی پینے کا مقام بنادو (یعنی عامتہ المسلمین کے لئے وقف کردو) حضرت عثمانؓ نے جواب دیا جی ہاں، سو حضرت عثمانؓ کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی یا ایتھا النفس المطمئنة (اخرج ابن ابی حاتم من طریق جریر عن الضحاکؒ)

ربط و مناسبت سورت سابقہ میں مجازاۃ فریقین کا ذکر تھا اس سورت میں معظم مقصود فریقین کے اعمال موجبہ مجازاۃ کا بیان ہے اور تمہید میں بعض امم مہلک کا جن کے اعمال

موجب سزا تھے اور اخیر میں بطور تتمیم کے بعض جزاء فریقین کا مضمون ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ O وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ O وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ O هَلْ فِي ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ O

و حرف جار (قسمیہ) الفجر معطوف علیہ اللیل تک تمام معطوفات مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر مقسم بہ اذا ظرفیہ یسر فعل اپنے فاعل مستتر سے مل کر مظروف، ظرف و مظروف مل کر ظرف فعل محذوف اقسم کا، یہ اپنے فاعل متعلق اور مقسم بہ سے مل کر پھر قسم، جواب قسم محذوف ہے یعنی انّ ربک لبالمرصاد (یالنجازین کل امری بماعمل) قسم و جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

هل حرف استفہام فی ذلک متعلق سے مل کر خبر مقدم، قسم مصدر ل جار ذی حجر مرکب اضافی، مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق مصدر کے، قسم اپنے متعلق سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ O اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ O الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ O

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ O فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ O

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ O اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ O

۱۱ استفہامیہ لم جازمہ تری فعل بافاعل کیف حال ہے، جس کا عامل فعل مقدم ہے یا ظرف ہے فعل مقدم سے یا مفعول مطلق ہے یعنی الم تــر ان ربک فعـل فعلا عـظيـمـا بعـاد، فعل فعل ربک فاعل ب جار عاد مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل کے دونوں مل کر موصوف ذات العماد مرکب اضافی صفت اول التی اسم موصول لم يخلق اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر معطوف علیہ وعاطفہ ثــمــود موصوف الــذيــن موصول جابوا الصخر بالواد صلہ، دونوں مل کر صفت، موصوف وصفت مل کر معطوف اول و عاطفہ فرعون ذی الاوتاء مرکب توصیفی، معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر بتاویل مفرد موصوف الذین موصول طغوا فی البلاد صلہ دونوں مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ اکثرو افعل بافاعل اپنے متعلق فيها اور مفعول الفساد سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت موصوف اپنے صفت سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل، ظرف اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفعول بہ، فعل الم تر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ف، نتیجیہ صب فعل علیهم متعلق فعل کے ربک فاعل سوط عذاب مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَامَاابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ اَكْرَمَنِ ۝
وَاَمَّآ اِذَامَاابْتَلٰهُ فَقَدَرَعَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ اَهَانَنِ ۝

ف استینافیہ اما مجرد تاکید کے لئے یا تفصیلیہ الانسان مبتدا اذا شرطیہ ما زائدہ ابتلی فعل ہ مفعول بہ ربہ مرکب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مفسر ف برائے تفسیر اکرمہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ و عاطفہ نعمہ جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تفسیر، مفسر اپنے تفسیر سے مل کر شرط ف جزائیہ یقول فعل اپنے فاعل سے مل کر قول، ربی مرکب اضافی مبتدا، اکرمنی ای اکرمن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر، مبتدا و خبر مل کر مقولہ، پھر قول اپنے مقولہ سے مل کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر معطوف علیہ و برائے عطف اما اذا مابتلہ فقدر الخ کی ترکیب جملہ سابقہ کی طرح ہے، بہر حال یہ جملہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ O وَلَا تَحَٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ O
وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا O وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا O

کلا حرف ردع وزجر عن مفہوم السابق بل اضراب انتقالی کے لئے لا تکرمون فعل با فاعل الیتیم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و عاطفہ لاتحضون فعل با فاعل احدا مفعول بہ محذوف علی جار طعام المسکین ای بذل طعام المسکین مرکب اضافی مجرور، دونوں مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ محذوف سے مل کر معطوف اول و عاطفہ تاکلون فعل و فاعل التراث مفعول بہ اکلاً موصوف لما ای ذالم مرکب اضافی صفت، موصوف وصفت مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف ثانی و عاطفہ

تحبون فعل وفاعل اپنے مفعول بہ المال اور مفعول مطلق حبا جما سے مل کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

كَلَّا اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ○ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ○ وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ○ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ○

كلا حرف ردع (اى لردع الكافرين عن جمع المال و البخل به) اذا ظرفیہ دكت الارض فعل ونائب فاعل دكا دكا موکدوتاکید، مفعول مطلق، فعل اپنے نائب فاعل ومفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ جاء فعل ربک مرکب اضافی معطوف علیہ و عاطفہ الملک ذوالحال صفا صفا مؤکدوتاکید، حال، دونوں مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف اول و عاطفہ جای یومئذ مبدل منہ ب زائد جھنم نائب فاعل یومئذ بدل، مبدل منہ اور بدل مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مظروف، ظرف ومظروف مل کر پھر ظرف مقدم یتذکر فعل الانسان ذوالحال و برائے حال انی مبتدا له متعلق مقدم، الذکری اپنے متعلق سے مل کر خبر، دونوں مل کر حال، ذوالحال وحال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ○ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ○ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ○

یقول فعل بافاعل قول یا برائے تنبیہ لیت حرف مشبہ بالفعل ن وقایہ کا یا ضمیر

متکلم اس کا اسم قدمت فعل بافاعل ل جار حیاتی مرکب اضافی مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر مقولہ، قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر تفسیر، مفسر یتذکر، الخ مذکور کی، مفسر و تفسیر مل کر جملہ تفسیریہ ہوا۔

ف استینافیہ یومئذ مفعول فیہ لا یعذب فعل (عذابه و وثاقه منصوبان علی نزع الخافض ای کعذابه و وثاقه) مفعول مطلق احد فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ لا یوثق و ثاقه احد معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ O ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً O فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ O وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ O

یا حرف ندا ایتها مرکب اضافی، موصوف النفس المطمئنة مرکب توصیفی، صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر منادی، ندا اپنے منادی سے مل کر پھر ندا، ارجعی فعل، اس میں ضمیر ذوالحال الی جار ربک مرکب اضافی مجرور، جار و مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق، راضیة حال اول مرضیة حال ثانی، ذوالحال اپنے دونوں حالوں سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ ادخلی فعل بافاعل فی عبادی جار، مجرور متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف اول و عاطفہ، اسی طرح ادخلی جنتی معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جواب ندا، ندا و جواب ندا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- فجر: فجر، صبح صادق (مصدر)
- عشر: دس (اسم عدد)
- شفع: جفت، جوڑا، (طاق کی ضد) مصدر بمعنی اسم مفعول۔
- وتر: طاق، اکیلا (شفع کی ضد)
- یسر: (یسری) وہ چلنے لگے (سری باب ض سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب (فواصل کی رعایت کے باعث یاء حذف ہے)
- ھل: کیوں، کیا، (حرف استفہام غ)
- حجر: عقل، ج، حجور واحجار۔
- الم تر: (تری) کیا آپ کو معلوم نہیں، کیا تو نے نہیں دیکھا (رویۃ باب ف سے مضارع معروف، واحد مذکر حاضر، بلم نفی جحد، وحرف استفہام)
- فعل: کیا، (فعل باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- بہ: ساتھ، (حرف جار، ع)
- عاد: حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کا نام (اسم علم)
- ارم: عادِ اولی، حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی اولاد میں ارم نامی شخص کی ایک نسل سے تھی یہ قوم اپنے اسی مورث اعلیٰ کے نام سے موسوم ہے۔
- ذات: والی، صاحب (ذو کا مؤنث) ج، ذوات۔
- عماد: ستون، بلند عمارت، بلند قصر، ج عمد
- لم یخلق: نہیں پیدا کیا گیا، (خلق باب ن سے مضارع مجہول منفی، بلم نفی جحد)

- جابوا: انہوں نے تراشا، (جوب باب ن سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)
- صخر: پتھر، سخت پتھر، ج، صخور۔
- الواد: (الوادی) وادی القریٰ، وادی، دو پہاڑوں کے درمیان کا میدان ج،
- اودیۃ اس قوم کا قیام وادی القریٰ میں تھا یہ مدینہ اور شام کے درمیان ایک وادی ہے، یہ وادی اب بھی مدینہ اور شام کے درمیان ملتی ہے، ثمود کے علاقہ کا مرکز مقام حجر تھا اب اس کو مدائن صالح کہتے ہیں، قرآنِ کریم میں ہے، ولقد كذب اصحٰب الحجر المرسلين (۱۵-۸) قوم ثمود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام مبعوث ہوئے۔

فرعون: قدیم مصری بادشاہوں کا لقب ج، فراعنۃ یہ فرعون جو غرق ہوا فراعنہ کے انیسویں خاندان کے بادشاہ رعمسیس کا بیٹا منفتاح تھا۔

- اوتاد: میخیں، م، وتد۔
- طغوا: انہوں نے سر اٹھایا، سرکشی اختیار کی (طغیان باب س سے فعل ماضی معروف، جمع مذکر غائب)
- اکثروا: انہوں نے بہت کیا، بکثرت کیا، اکثار باب ا سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب
- فساد: فساد، بگاڑ، تباہی (مصدر)
- صب: اس نے اوپر سے برسایا، اوپر سے گرایا، (صب باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- سوط: کوڑا، ہنٹر ج، اسواط (اسم جامد)
- عذاب: عذاب، سزا، دکھ (تعذیب سے اسم مصدر)
- مرصاد: گھات، کمین گاہ (رصد سے اسم ظرف)

✤ اذاما: جب (اسم ظرف)

✤ ابتلی: اس نے آزمایا، مبتلا کرتا ہے (ابتلاء باب ۷ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔

✤ اکرم: اس نے اکرام کیا، عزت دیتا ہے، (اکرام باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ نعم: اس نے نعمت دی، انعام دیتا ہے (تنعیم باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ ربی: (رب ی) میرا رب (اسم صفت، مع ضمیر اضافی)

✤ قدر: اس نے روزی تنگ کی، روزی تنگ کرتا ہے، (قدر باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✤ اھانن: (اھانِ نی) اس نے میری قدر گھٹادی، میری اہانت کی (اھانۃ باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب اور ضمیر منصوب واحد متکلم اور نونِ وقایہ، یاء کا قائم مقام ہے جو حذف ہے)

✤ بل: بلکہ (حرف عطف غ)

✤ لا: نہیں (حرف نفی غ)

✤ لاتکرمون: قدر نہیں کرتے ہو، تم تکریم نہیں کرتے (اکرام باب ۱ سے مضارع معروف، جمع مذکر حاضر)

✤ لاتحضون: تم ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے ہو (محاضۃ باب ۳ سے مضارع معروف، جمع مذکر حاضر)

✤ تراث: میراث، ترکہ، (طعام: اسم مصدر بمعنی اطعام اور جب مایوء کل کے معنی میں لیا جائے تو پھر اسم جامد ہوگا اور مضاف محذوف ہوگا، یعنی بذل طعام المسکین (مصدر)

✤ تاکلون: تم کھاتے ہو (اکل باب ن سے مضارع معروف، جمع مذکر حاضر)

✤ اکل: کھانا، (مصدر)

✤ لــــم: سارا سمیٹ لینا، سب کا سب تمام کا تمام (مصدر) لیکن آیت میں صیغہ صفت، مبالغہ کے طور پر استعمال ہوا ہے ای الجمع الکثیر

✤ تحبون: تم محبت رکھتے ہو (احباب باب ا سے مضارع معروف، جمع مذکر حاضر۔

✤ حب: محبت، (مصدر)

✤ جـــم: بہت ہی جی بھر کر، پورا بھرنا (مصدر) باب ضرب سے مبالغہ کے طور پر مستعمل ہے۔

✤ اذا دکت: جب وہ ریزہ ریزہ کی جائے گی (دک باب ن سے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب مع اسم ظرف)

✤ دک: توڑنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا (مصدر) (تکرار برائے تاکید لفظی ہے)

✤ جاء: آئے گا (مجیئۃ باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔

✤ ملک: فرشتہ، فرشتے اور فرشتوں کی جماعت، (اسم جنس) ج، ملٰئکۃ۔

✤ صنف: جوق جوق، صف بستہ (مصدر) (تکرار برائے تاکید لفظی ہے)

✤ جـــای ءِ: (بصلہ باء) لایا جاوے گا، لائی گائے گی (مجیئۃ باب ض سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)

✤ یتــذکــر: سمجھ آئے گی، نصیحت حاصل کرے گا، (تزکر باب ۴ سے مضارع،

معروف، واحد مذکر غائب)

- انی: کہاں؟ (اسم ظرف)
- ذکری: سمجھ، نصیحت (مصدر)
- یلیتنی: (یالیت نی) اے کاش کہ میں (حرف ندا برائے تنبیہ اور تمنا وضمیر متکلم مع نون وقایہ)
- قدمت: میں آگے بھیجتا (تقدیم باب ۲ سے ماضی معروف، واحد متکلم)
- حیاتی: (حیاۃ ی) اپنی زندگی، (مصدر اور ضمیر اضافی واحد متکلم)
- یعذب: عذاب دے گا، (تعزیب باب ۲ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- لا یوثق: نہیں جکڑے گا نہیں باندھے گا نہیں پکڑے گا، (ایثاق باب ا سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- وثاق: جکڑنا، زنجیر میں باندھنا، بندش، پکڑنا، یا تو یہ اسم مصدر ہے اور ثق بمعنی ایثاق یا اسم جامد ہے بمعنی قید یا رسی (مصدر)
- یاایتھا: اے، یا حرف نداء ایتھا برائے منادی معرف بالام مؤنث زائد ہے تاکہ یا کی آواز گم نہ ہو)
- مطمئنة: اطمینان والی (اطمینان افعلال (رباعی مزید فیہ) سے اسم فاعل واحد مؤنث)
- ارجعی: تو چل، تو لوٹ، واپس آ (رجع باب س سے فعل امر، واحد مؤنث حاضر)
- مرضیته: خوش کی ہوئی، پسندیدہ، رضا سے اسم مفعول، واحد مؤنث) اصلہ مرضوی
- عباد: بندے م، عبد
- ی: میرا، مجھ کو (ضمیر اضافی، واحد متکلم)۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴿۹﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾

موضوع خیر کی ترغیب اور شر سے ترہیب

ترجمہ میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی ○ اور آپ کو اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے ○ اور قسم ہے باپ کی اور اولاد کی ○ کہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے ○ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا ○ کہتا ہے کہ میں نے اتنا وافر مال خرچ کر ڈالا ○ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں ○ کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں ○ اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے ○ اور ہم نے اس کو دونوں راستے بتلا دیئے ○ سو وہ شخص گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا ○ اور آپ کو معلوم ہے کہ گھاٹی کیا ہے ○ وہ کسی گردن کا چھڑا دینا ہے ○ یا کھانا کھلانا فاقہ کے دن میں ○ کسی رشتہ دار یتیم کو۔

اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا

بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

یا کسی خاک نشین محتاج کو۔ پھران لوگوں میں سے ہوا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو پابندی کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو ترحم کی فہمائش کی۔ یہی لوگ داہنے ہاتھ والے ہیں۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہیں وہ لوگ بائیں ہاتھ والے ہیں۔ ان پر آگ محیط ہوگی جس کو بند کر دیا جاوے گا۔

مختصر وجامع تفسیر

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی اور اور (جوابِ قسم سے پہلے آنحضرت ﷺ کے حق میں ایک بشارت دی گئی کہ) آپ کو اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے (چنانچہ فتح مکہ کے روز آپ کے لئے قتال جائز کر دیا گیا تھا۔ احکامِ حرم باقی نہیں رہے تھے) اور قسم ہے باپ کی اور اولاد کی (ساری اولاد کے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔ پس آدم اور بنی آدم سب کی قسم ہوئی آگے جوابِ قسم ہے) کہ ہم نے انسانوں کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے (چنانچہ عمر بھر کہیں مرض میں، کہیں رنج میں، کہیں فکر میں اکثر اوقات مبتلا رہتا ہے اور اس کا مقتضا یہ تھا کہ اس میں عجز و درماندگی پیدا ہوتی اور اپنے کو بستہ حکم تقدیر سمجھ کر مطیعِ امر و تابعِ رضا ہوتا ہے لیکن انسان کافر کی یہ حالت ہے کہ بالکل بھول میں پڑا ہے تو) کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا (یعنی کیا اللہ کی قدرت سے اپنے کو خارج سمجھتا ہے جو اس قدر بھول میں پڑا ہے) اور کہتا ہے کہ میں نے اتنا وافر مال خرچ کر ڈالا (یعنی ایک تو شیخی بگارتا ہے پھر عداوتِ رسول و مخالفِ اسلام و معاصی میں خرچ کرنے کو ہنر سمجھتا ہے پھر جھوٹ بھی بولتا ہے کہ اس کو مالِ کثیر بتلاتا ہے) کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں (یعنی اللہ تعالیٰ نے تو دیکھا ہے

اور وہ جانتا ہے کہ معصیت میں خرچ کیا ہے پس اس پر سزا دے گا نیز مقدار بھی دیکھی ہے کہ اس قدر نہیں ہے جس قدر لوگوں کو یقین دلانا چاہتا ہے یہ حال مطلق کافر کا ہے کہ اس وقت آپ کے مخالفین کے یہی اقوال واحوال تھے، غرض یہ شخص نہ تو محن یعنی تکلیف و رنج سے متاثر ہوا اور نہ منن یعنی انعامات واحسانات سے جس کا آگے بیان ہے کہ) کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دئے اور پھر اس کو دونوں رستے خیر و شر کے بتلا دئے (تاکہ طریقِ مضر سے بچے اور نافع پر چلے سو اس کا بھی مقتضا یہ تھا کہ احکامِ الٰہی کا تابع ہوتا) مگر وہ شخص دین کی گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا (دین کے کاموں کو اس لئے گھاٹی کہا کہ نفس پر شاق ہے) اور آپ کو معلوم ہے کہ گھاٹی (سے) کیا (مراد) ہے وہ کسی (کی) گردن کا (غلامی سے) چھڑا دینا ہے یا کھانا کھلانا فاقہ کے دن رشتہ دار یتیم کو یا کسی خاک نشین محتاج کو (یعنی ان احکام الٰہیہ کو بجالانا چاہئے تھا پھر (سب سے بڑھ کر یہ کہ) ان لوگوں میں سے ہوا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو (ایمان کی) پابندی کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو ترحم (علی الخلق) کی (یعنی ترک ظلم کی) فہمائش کی (ایمان تو سب سے مقدم ہے پھر امر بالثبات علی الایمان اوروں سے افضل ہے، پھر لوگوں کی ایذا سے بچنا بقیہ سے اہم ہے پھر ان اعمال کا رتبہ ہے جو فَكُّ رَقَبَةٍ سے مَتْرَبَةٍ تک مذکور ہیں پس یہ ثم تفخیمِ رتبہ کے لئے ہے، مطلب یہ کہ جمیع اصول و فروع میں اطاعت کرنا چاہئے تھا، آگے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ کی جزا کا بیان ہے یعنی) یہی لوگ داہنے والے ہیں (جن کی تفصیلِ جزاء سورہ واقعہ میں ہے اور یہاں اس میں مطلق اہلِ ایمان خواص وعوام سب داخل ہیں) اور (آگے ان کے مقابلین کا بیان ہے کہ) جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہیں (خود اصول ہی میں مخالف ہیں فروع کا تو کہنا کیا) وہ لوگ بائیں والے ہیں، ان پر آگ محیط ہو گی جس کو بند کر دیا جاوے گا (یعنی دوزخیوں کو دوزخ میں بھر کر آگے سے دروازہ بند کر دیں گے کیونکہ خلود کی وجہ سے نکلنا تو ملے گا ہی نہیں)۔

ربط ومناسبت سورتِ سابقہ میں اعمالِ موجبہ مجازاۃ کا بیان تھا کہ اس سورت میں بھی ایسے ہی اعمال کا بیان ہے مگر وہاں کثرت لفظیہ اعمال شرکی تھی یہاں اعمال خیر کی ہے اور تمہید میں بعض مقتضیات اعمال خیر کے از قبیل محن ومنن مذکورہ ہیں اور ختم پر اعمال شر وخیر کی جزاء وسزا مذکور ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ۝

لا زائدہ (یا کفار کے کلام کی نفی کے لئے) اقسم فعل اپنے فاعل سے مل کر قسم، ب حرف جار ھذا اسم اشارہ البلد مشار الیہ، دونوں مل کر ذوالحال و حالیہ انت مبتدا حل صیغہ صفت ب جار ھذا البلد مرکب اشاری مجرور، دونوں مل کر متعلق حل کے، صیغہ صفت اپنے متعلق سے مل کر بعد از شبہ جملہ خبر، مبتدا وخبر مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معصوف علیہ و عاطفہ والد معطوف اول و عاطفہ ما موصولہ ولد فعل و فاعل، ہ ضمیر محذوف مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوفِ دوم، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر مقسم بہ، قسم و مقسم بہ مل کر پھر قسم، لام برائے جوابِ قسم قد حرفِ تحقیق خلقنا فعل با فاعل الانسان مفعول بہ فی کبد مرکب جاری متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ جوابِ قسم، قسم و جوابِ قسم دونوں مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ۝

ابرائے استفہام انکاری، یحسب فعل بافاعل ان (ثقیلہ سے مخففہ ہے اور اس کا اسم ضمیرِ شان ہے جو مقدر ہے ای انـــــہ)ان حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر شان محذوف اس کا اسم لن ناصبہ یقدر فعل علیہ مرکب جاری متعلق، احد فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ یحسب فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، یقول فعل اپنے فاعل سے مل کر قول، اھلکت فعل وفاعل مالا لبدا مرکب توصیفی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مقولہ، قول ومقولہ مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

استفہام تحدیدی یحسب فعل ان حرف مشبہ بالفعل، ضمیر شان محذوف اس کا اسم، لم جازمہ یری فعل، ہ مفعول بہ احد فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر مفعول بہ، فعل یحسب اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ○ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ○ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ○

ا برائے استفہام تقریری لم جازمہ نجعل فعل بافاعل لہ مرکب جاری متعلق عینین معطوف علیہ وعاطفہ لسانا معطوف اول و عاطفہ شفتین معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مفعول بہ، فعل نجعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر پھر معطوف علیہ وعاطفہ ھدینا فعل بافاعل، ہ ضمیر مفعول بہ اول النجدین مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ بنا۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ○ فَكُّ رَقَبَةٍ ○ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ○ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ○ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ○

ف نتیجیہ نافیہ یا بمعنی ھلا، اقتحم فعل بافاعل الحقبۃ مبدل منہ

فک رقبة مرکب اضافی معطوف علیہ او عاطفہ اطعام مصدر فی جار یوم موصوف ذی مسغبة مرکب اضافی صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، مرکبِ جاری متعلق مصدر کے، یتیما موصوف ذا مقربة مرکب اضافی صفت، مرکب توصیفی معطوف علیہ او عاطفہ مسکینا ذا متربة مرکب توصیفی معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ مصدر کا، مصدر اپنے مفعول بہ اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ فک رقبة اپنے معطوف سے مل کر خبر مبتدا محذوف ھو کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ وما ادراک ما العقبة کی ترکیب ما ادراک ما یوم الدین کی طرح ہے۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ وَتَوَاصَوْ بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْ بِالْمَرْحَمَةِ ○

ثم عاطفہ، کان فعل ناقص، اس میں ضمیر مستتر اس کا اسم من جار الذین بالصبر موصول امنوا فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ وعاطفہ تواصوا فعل با فاعل بالصبر مرکب جاری متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوفِ اول و عاطفہ تواصوا فعل با فاعل اپنے متعلق بالرحمة سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر بعد از جملہ صلہ، موصول وصلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق صیغہ اسم فاعل ثابتا کے، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر کان کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اُوْلٰئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ○ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ○ عَلَيْهِمْ نَارٌ "مُّؤْصَدَةٌ" ○

اولئک مبتدا اصحب المیمنة مرکب اضافی خبر، دونوں مل کر بعد از جملہ اسمیہ معطوف علیہ ہوا و عاطفہ الذین اسم موصول کفروا فعل با فاعل بایتنا مرکب جاری متعلق، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر مبتدا اول ھم ضمیر

فصل مبتدا ثانی اصحب المشئمة مرکب اضافی خبر، مبتدا دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر بنا مبتدا اول کے لئے، مبتدا اول اپنی خبر سے مل کر معطوف ہوا، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

علیھم مرکب جاری متعلق صیغہ اسم فاعل ثابتۃ کے، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم، نار مؤصدۃ مرکب توصیفی، مبتدا مؤخر اپنی خبرِ مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- لا اقسم: میں قسم کھاتا ہوں (اقسام باب ا سے مضارع معروف، واحد متکلم (لا زائد برائے تاکید ہے)
- انت: آپ (ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر حاضر)
- حل: حلال ہونے والی، اترنے والی (مصدر بمعنی صفت)
- والد: باپ، والد (وِلادۃ سے اسم فاعل، واحد مذکر)
- ولد: اس نے جنا (ولادۃ باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- کبد: مشقت، دشواری، سختی (مصدر یا اِسم بمعنی المشقۃ) باب سمع
- یحسب: وہ خیال کرتا ہے، وہ گمان کرتا ہے (حَسْب و حِسْبان باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ان: کہ، یہ کہ (حرفِ مصدری ع)
- لن: ہرگز نہیں، حرفِ نفی تاکید للمستقبل، ع)
- لن یقدر: بس نہیں چلے گا، قادر نہ ہوگا، قدرۃ باب ض سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب
- علیہ: (علی ہ) اس پر (حرف جار، ضمیر مجرور)

۞ یقول: وہ کہتا ہے (قول باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

۞ اھلکت: میں نے خرچ کیا۔ ہلاک کیا (اھلاک باب ا سے ماضی معروف، واحد متکلم)

۞ لبد: وافر مال، بہت مال (لُبُود سے اسم صفت)

۞ لم نجعل: ہم نے نہیں دیے، ہم نے نہیں بنایا (جَعْل باب ف سے مضارع معروف، جمع متکلم بلم نفی جحد)

۞ عینین: دو آنکھیں، م عین

۞ لسان: زبان ج السنة

۞ شفتین: دو ہونٹ، م شفة اس کی اصل شفیھة ہے، کیونکہ اس کی تصغیر شفیھة آتی ہے، اور جمع شِفاہ ہے

۞ ھدینا: ہم نے راستہ بتلایا، ہم نے ہدایت دی (ھدایة باب ض سے ماضی معروف، جمع متکلم)

۞ نجدین: دو راستے، دو راہیں، م نجد

۞ لا اقتحم: وہ نہیں داخل ہوا، وہ نہیں چڑھا، اقتحام باب ۷ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب مع حرفِ نفی، غ

۞ عقبة: گھاٹی ج عَقَبات

۞ فک: چھڑانا (مصدر) باب نصر

۞ رقبة: گردن (باندی۔غلام) ج رِقَاب

۞ اِطعام: کھانا کھلانا، مصدر، باب ا

۞ ذو، ذا ذی: والا ج اُلُوا

۞ مسغبة: فاقہ، بھوک، (مصدرِ میمی) باب سمع اور نصر سے آتا ہے اور

تا مبالغہ کے لئے ہے۔

- مقربة: رشتہ داری، قرابت، (مصدر میمی) باب کرم
- متربة: خاک نشینی، خاکساری، محتاجی، فقر وفاقہ، (مصدر میمی) باب سمع
- مرحمة: ترحم، مہربانی، رحم دلی (مصدر میمی) باب سمع
- اولئک: یہی لوگ، وہ تمام (اسم اشارہ)
- اصحٰب: والے، م صاحب
- میمنة: داہنا، سیدھا ہاتھ، دائیں سمت، نیک بختی (مصدر میمی)
- ایات: آیات، نشانیاں م اٰیة
- مشئمة: بایاں ہاتھ، بدبختی، بائیں جانب، نحوست، (مصدر میمی)
- مؤصدة: بند کی ہوئی (ایصاد باب افعال سے اسم مفعول، واحد مؤنث)

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ① وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ② وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ③ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ④ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ⑤ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ⑥ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ⑦ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ⑧ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ⑨ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ⑩

موضوع: مقتضیاتِ سعادت وشقاوت اور قصہ ثمود کے ذریعہ کفار کو تخویف

ترجمہ قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی ○ اور چاند کی جب سورج سے پیچھے آوے ○ اور دن کی جب اس کو خوب روشن کر دے ○ اور رات کی جب

اس کو چھپالے O اور آسمان کی اور اسکی جس نے اس کو بنایا O اور زمین کی اور اس کی جس نے اس کو بچھایا O اور جان کی اور اس کی جس نے اس کو درست بنایا O پھر اس کی بدکرداری اور پرہیز گاری کا القا کیا O یقیناً وہ مراد کو پہنچا جس نے اس کو پاک کرلیا، اور وہ نامراد ہوا جس نے اس کو دبایا O

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿١١﴾ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾

قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب تکذیب کی O جب کہ اس قوم میں جو سب سے زیادہ بد بخت تھا اٹھ کھڑا ہوا O تو ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر نے فرمایا کہ اللہ کی اونٹنی سے اور اس کے پانی پینے سے خبردار رہنا O سو انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس کو عام فرمایا O اور اللہ تعالیٰ کو اس ہلاکت کے اخیر میں کسی خرابی کا اندیشہ نہیں ہوا O

مختصر وجامع تفسیر

قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب سورج کے غروب سے پیچھے آوے (یعنی طلوع ہو مراد اس سے وسط ماہ کی بعض شبوں کا چاند ہے کہ سورج کے چھپنے کے بعد طلوع ہوتا ہے اور یہ قید شاید اس لئے ہو کہ وہ وقت کمال نور کا ہوتا ہے جیسا کہ ضحاہا کا اشارہ کمال نور آفتاب کی طرف اور یا اس وقت دو آیت قدرت علی سبیل التعاقب والاتصال ظاہر ہوتی ہیں غروبِ شمس وطلوع قمر) اور (قسم ہے) دن کی جب وہ اس (سورج) کو خوب روشن کردے اور (قسم ہے) رات کی جب وہ (اس

سورج) کو (اور اس کے آثار وانوار کو بالکلیہ) چھپالے (یعنی خوب رات ہو جاوے کہ دن کی روشنی کا کچھ اثر نہ رہے اور چاروں چیزیں جن کی قسم کھائی گئی ہے ان میں جو قیدیں لگائیں گئیں ہیں وہ ان کے کمال کے اعتبار سے ہیں، یعنی ہر ایک کی قسم ان کی حالت کمال سے ہے)۔

اور (قسم ہے) آسمان کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو بنایا (مراد اللہ تعالیٰ ہے اسی طرح مَا طَحَاهَا اور ماسوّاهَا میں بھی اور مخلوق کی قسم کو خالق کی قسم پر مقدم فرمانا اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس میں ذہن کو دلیل سے مدلول کی طرف منتقل کرنا ہے کیونکہ مصنوع دلیل ہے صانع پر، تو اس میں استدلال علی التوحید کی طرف بھی اشارہ ہو گیا) اور (قسم ہے) زمین کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو بچھایا اور (قسم ہے انسان کی) جان کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو (ہر طرح صورت شکل اعضاء سے) درست بنایا پھر اس کی، بدکرداری اور پرہیز گاری (دونوں باتوں) کا اس کو القا کیا (یہ اسناد باعتبار تخلیق کے ہے یعنی قلب میں جو نیکی کا رجحان ہوتا ہے یا جو بدی کی طرف میلان ہوتا ہے دونوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے، گو القاءِ اول میں فرشتہ واسطہ ہوتا ہے اور ثانی میں شیطان، پھر وہ رجحان ومیلان کبھی مرتبہ عزم تک پہنچ جاتا ہے جو کہ انسان کے قصد واختیار سے صادر ہوتا ہے اسی قصد واختیار پر عذاب وثواب مرتب ہوتا ہے جس کے بعد صدورِ فعل بتخلیق حق ہوتا ہے اور کبھی عزم تک نہیں پہنچتا وہ معاف ہے آگے مضمون کی تکمیل کے لئے اہل فجور واہلِ تقویٰ کا مال بتلاتے ہیں کہ) یقیناً وہ مراد کو پہنچا جس نے اس (جان) کو پاک کرلیا (یعنی نفس کو فجور سے روکا اور تقویٰ اختیار کرلیا) اور نا مراد ہوا جس نے اس کو (فجور) میں دبا دیا اور فجور سے مغلوب کر دیا، اس کے بعد جواب قسم مقدر ہے یعنی اے کفار مکہ جب تم اہل فجور ہو تو ضرور مبتلائے غضب و ہلاک ہو گے آخرت میں تو یقیناً اور دنیا میں بعض اوقات جیسا کہ قوم ثمود، اس فجور کی وجہ سے غضب الٰہی اور عذاب کی مورد بنی۔

(جن کا قصہ یہ ہے کہ) قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب (صالح علیہ السلام کی) تکذیب کی (اور یہ اس زمانہ کا قصہ ہے) جب کہ اس قوم میں جو سب سے زیادہ بد بخت تھا وہ (اونٹنی کے قتل کرنے کے لئے) اٹھ کھڑا ہوا (یعنی آمادہ ہوگیا اور اس کے ساتھ اور لوگ بھی شریک تھے) تو ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر (صالح علیہ السلام) نے (جب ان کو اس عزمِ قتل کی اطلاع ہوئی کذافی الخازن) فرمایا کہ اللہ کی (اس) اونٹنی سے اور اس کے پانی پینے سے خبردار رہنا (یعنی اس کو قتل مت کرنا اور نہ اس کا پانی بند کرنا، چونکہ ارادہ قتل کا اصل سبب بھی پانی کی باری تھی اس لئے اس کی تصریح فرمائی اور اللہ کی اونٹنی اس لئے کہا کہ خدا تعالیٰ نے اس کو معجزہ کے طور پر عجیب طرح سے پیدا کر کے دلیل نبوت بنا دیا اور اس کے احترام کو واجب فرمایا) سو انہوں نے پیغمبر کو (یعنی دلیلِ نبوت جو ناقۃ اللہ کے ذریعہ ظاہر ہوئی) جھٹلایا (کیونکہ وہ ان کو نبی نہ سمجھتے تھے) پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس (ہلاکت) کو (تمام قوم کے لئے) عام فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اس ہلاکت کے اخیر میں کسی خرابی (نکلنے) کا (کسی سے) اندیشہ نہیں ہوا (جیسے ملوکِ دنیا کو بعض اوقات کسی قوم کو سزا دینے کے بعد احتمال ہوتا ہے کہ اس پر کوئی شورش و ہنگامہ ملکی مرتب نہ ہو) مفصل قصہ ثمود کا اور اونٹنی کا سورہ اعراف میں گزر چکا ہے۔

ربط و مناسبت: سورت سابقہ میں اعمال ایمانیہ و کفریہ کی مجازاۃ اخرویہ کا بیان تھا اس صورت میں کذبت ثمود الخ سے کہ بمنزلہ جواب قسم ہے قصداً اعمال کفریہ پر مجازاۃ دنیویہ کے احتمال کا بیان ہے اور ضمناً بذیلِ قسم نفسِ اعمال کی تقسیم مضمون اول کا مقصوداً اور مضمون ثانی کا ضمناً و تبعاً آنا اس لئے ہو کہ مقصود اصلی تخویف کفار مکہ کی ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ○ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ○ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ○ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ○ وَالسَّمَآءِ وَمَابَنٰهَا ○ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ○ وَنَفْسٍ وَّمَاسَوّٰهَا ○ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَاوَتَقْوٰهَا ○ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ○ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا○

و حرف جار (قسمیہ) الشمس معطوف علیہ و عاطفہ ضحها مرکب اضافی معطوف اول و عاطفہ القمر معطوف ثانی اذا ظرفیہ تلی فعل با فاعل ها مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ مظروف، ظرف و مظروف مل کر پھر ظرف برائے اقسم فعل محذوف و عاطفہ النہار معطوف ثالث اذا جلها (ترکیب گذشت) و عاطفہ اللیل معطوف رابع اذا یغشها (ترکیب گذشت) و عاطفہ السماء معطوف علیہ و عاطفہ ما موصولہ بنی فعل با فاعل ها ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول و صلہ مل کر معطوف، معطوف علیہ و معطوف مل کر معطوف خامس، و عاطفہ الارض و ما طحها معطوف سادس و عاطفہ نفس معطوف علیہ و عاطفہ ما سوا ها معطوف علیہ ف عاطفہ الھم فعل با فاعل ها مفعول بہ اول فجور ها مرکب اضافی معطوف علیہ و عاطفہ تقو ها مرکب اضافی معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف، معطوف علیہ سو ها اپنے معطوف سے مل کر صلہ بنا، موصول اپنے صلہ سے مل کر نفس کا معطوف، پھر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف سابع، اب الشمس معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مقسم بہ، اقسم محذوف اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہونے کے بعد قسم، قسم و مقسم بہ مل کر پھر دوبارہ قسم۔

قد حرف تحقیق افلح فعل من اسم موصول ذکی فعل با فاعل ھا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر متعلق فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ قد خاب من دسھا معطوف، دونوں مل کر جواب، قسم و جواب قسم مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا ۝ اِذَانْبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝

کذبت فعل ثمود فاعل ب جار طغوھا مرکب اضافی مجرور، جار اور مجرور مل کر متعلق فعل کے، اذا ظرفیہ انبعث اشقھا فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مظروف پھر دونوں مل کر ظرف، پھر فعل کذبت اپنے فاعل، متعلق اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ف برائے نتیجہ قال فعل لھم مرکب جاری متعلق فعل کے رسول اللہ مرکب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قول ناقۃ اللہ (یہ فعل محذوف سے منصوب ہے جسے تحذیر کہتے ہیں ای احذروا ناقۃ اللہ) مرکب اضافی معطوف علیہ و عاطفہ سقیھا مرکب اضافی معطوف، دونوں مل کر احذروا فعل محذوف کا مفعول بہ، فعل محذوف اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر مقولہ، جو اپنے قول سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

ف استینافیہ کذبوہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ ف عاطفہ عقروھا جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

ف، نتیجیہ دمدم فعل علیھم متعلق اول ربھم مرکب اضافی فاعل

ب جار ذنبھــــم مرکب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ ســوھـــا جملہ فعلیہ معطوف ہوا، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

و عاطفہ لا یـخـاف فعل با فاعل عـقـبھـا مرکب اضافی، مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

- شمس: سورج، ج، شموس
- قمر: چاند، ج اقمار
- تلی: پیچھے آئے (تُلُوّ" باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب) اس میں تعلیل بالقلب ہے۔
- جلی: خوب روشن کرے (تجلیة باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب) جلّھا اصل میں جلّیُھا ہے اس میں بھی تعلیل بالقلب ہے۔
- سماء: آسمان (ابر، بارش، بلندی) ج سمٰوٰت
- بنی: اس نے بنایا، بِنَاء باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔
- طحی: اس نے بچھایا، پھیلایا (طَحْو باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- نفس: جان، نفس، دل، (شخص، ذات، اصل) نُفُس و اَنْفُسُ
- سوی: درست بنایا، برابر کردیا (تسویة باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- الھم: القا کیا، دل میں ڈالا، الہام کیا، (الھم باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔
- فجور: بدکاری، نافرمانی (مصدر)

- افلح: وہ مراد کو پہنچا، فلاح پائی، کامیاب ہوا (فلاح باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مذکر۔
- زکی: اس نے پاک کیا، سنوارا (تزکیۃ باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- قد: یقیناً (حرفِ تاکید، غ)
- خاب: وہ نامراد ہوا (خیبۃ باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- دسی: اس نے دبا، یا اس نے خاک میں ملایا، تدسیۃ باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- کذبت: تکذیب کی، جھٹلایا (تکذیب باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مؤنث غائب)
- ثمود: حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کا نام، عادِ ثانیہ،
- طغوی: شرارت، سرکشی، نافرمانی، (اسمِ مصدر) باب نصر اور فتح سے آتا ہے
- اذ: جب، (اسمِ ظرف)
- انبعث: اٹھا، اٹھ کھڑا ہوا (انبعاث باب ۶ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- قال: فرمایا، کہا، (قول باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ناقۃ: اونٹنی ج نوق
- سقیا: پانی پینے کی باری (اسمِ مصدر)
- کذبوا: انہوں نے جھٹلایا (تکذیب باب ۲ سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)
- عقروا: انہوں نے مار ڈالا، انہوں نے کوچیں کاٹیں، (عَقْر باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔
- دمدم: (بصلہ علی) ہلاکت نازل فرمائی (دمدمۃ باب ۱۰ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

- ب: وجہ، وجہ سے، حرف جارع
- ذنب: گناہ، ج ذُنوب
- لایخاف: کسی کی خرابی کا اندیشہ نہیں ہوا، وہ خوف نہیں کھاتا، (خوف باب ف سے مضارع معروف منفی، واحد مذکر غائب)۔
- عقبیٰ: اخیر، انجام، عاقبت (عُقُب سے اسم تفضیل، واحد مؤنث اور مصدر

سُورَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اِحْدَى وَعِشْرُونَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝۱ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝۳ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝۴ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝۵ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝۶ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝۷ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝۸ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝۹ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝۱۰ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝۱۱ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝۱۲ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝۱۳ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝۱۴ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝۱۵ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۶

موضوع: اختلافِ اعمال اور ان کی جزا و سزا

ترجمہ قسم ہے رات کی جب وہ چھپا لے O اور دن کی جب روشنی ہو جاوے O اور اس کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا O کہ بے شک تمہاری کوششیں مختلف ہیں O سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا O اور اچھی بات کو سچا

سمجھاO تو ہم اس کو راحت کی چیز کے لئے سامان دے دیں گے O اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی O اور اچھی بات کو جھٹلایا O تو ہم اس کو تکلیف کی چیز کے لئے سامان دے دیں گے O اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آوے گا جب وہ برباد ہونے لگے گا O واقعی ہمارے ذمہ راہ کا بتلا دینا ہے O اور ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا O سو میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں O اس میں وہی بد بخت داخل ہوگا O جس نے جھٹلایا اور روگردانی کی O

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ﴿١٨﴾ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَى ﴿١٩﴾ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضَى ﴿٢١﴾

اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جاوے گا، جو بڑا پرہیز گار ہے O جو اپنا مال اس غرض سے دیتا ہے کہ پاک ہو جائے O اور بجز اپنے عالی شان پروردگار کی رضا جوئی کے اس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ اس کا بدلہ اتارنا ہو اور یہ شخص عنقریب خوش ہو جاوے گا O

مختصر وجامع تفسیر

قسم ہے رات کی جب کہ وہ (آفتاب کو اور دن کو) چھپا لے، اور (قسم ہے) دن کی جب کہ وہ روشن ہو جاوے اور (قسم ہے) اس (ذات) کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا (مراد اللہ تعالیٰ ہے آگے جوابِ قسم ہے) کہ بیشک تمہاری کوششیں (یعنی اعمال) مختلف ہیں (اور اسی طرح ان کے ثمرات بھی مختلف ہیں) سو جس نے (اللہ کی راہ میں مال) دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات (یعنی ملتِ اسلام) کو سچا سمجھا تو ہم اس کو راحت کی چیز کے لئے سامان دیدیں گے (راحت کی چیز سے نیک عمل اور بواسطہ نیک

عمل کے جنت مراد ہے کہ یسر کا سبب اور محل ہے اسی لئے یسری کہہ دیا گیا ورنہ یسری کے معنی ہیں آسان چیز) اور جس نے (حقوقِ واجبہ سے) بخل کیا اور (بجائے خدا سے ڈرنے کے خدا سے) بے پروائی اختیار کی اور اچھی بات (یعنی ملتِ اسلام) کو جھٹلایا تو ہم اس کو تکلیف کی چیز کا سامان دیدیں گے (تکلیف کی چیز سے بدعمل اور بواسطہ بدعمل کے دوزخ مراد ہے کہ عسر کا سبب اور محل ہے اس لئے اس عسر کو عسری کہہ دیا گیا اور سامان دینے سے مراد دونوں جگہ یہ ہے کہ اچھے یا برے کام اس کے لیے آسان ہو جائیں گے اور بے تکلف سرزد ہونے لگیں گے اور ویسے ہی اسباب جمع ہو جاویں گے پھر نیک اعمال کا سامان جنت ہونا اور اعمالِ بد کا سامان دوزخ ہونا ظاہر ہی ہے۔

حدیث میں ہے اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسِّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَكَذَا فِي الشَّقَاوَةِ) اور (آگے صاحبِ عسریٰ کا حال مذکور ہے کہ) اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آوے گا جب وہ برباد ہونے لگے گا، بربادی سے مراد جہنم میں جانا ہے) واقعی ہمارے ذمہ (اپنے وعدہ کے مطابق) راہ بتلانا دینا ہے (سو وہ ہم نے پوری طور سے بتلا دیا ہے، اور پھر کسی نے ایمان واطاعت کی راہ اختیار کر لی جس کا ذکر مَنْ اَعْطٰی الخ میں ہوا ہے، اور کسی نے کفر ومعصیت کی راہ کو اختیار کر لیا جس کا ذکر من بخل میں ہوا ہے) اور (جیسی راہ کوئی شخص اختیار کرلے گا ویسا ہی ثمرا اس کو دیں گے کیونکہ) ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا (یعنی دونوں میں ہماری ہی حکومت ہے اس لئے دنیا میں ہم نے احکام مقرر کئے اور آخرت میں مخالفت اور موافقت پر سزا و جزا دیں گے جس کا بیان دو جگہ فَسَنُيَسِّرُہ' میں ہوا ہے۔ آگے بطور تنقیح اور توضیح کے ارشاد ہے کہ میں نے جو تم کو اعمال مختلفہ کی مختلف جزائیں بتلا دی ہیں) تو میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں (جس پر جملہ فَسَنُيَسِّرُہ' لِلْعُسْرٰی دلالت کرتا ہے تا کہ ایمان وطاعت جن کا ذکر اَعْطٰی الخ میں ہے اختیار کر کے اس آگ سے بچو اور کفر معیصت جن کا ذکر بَخِلَ الخ میں ہے اختیار کر کے دوزخ میں نہ جاؤ، کیونکہ اس

میں جانے اور نہ جانے کے یہی اسباب ہیں۔

چنانچہ آگے اس کی تصریح ہے کہ) اس میں (ہمیشہ کے لئے) وہی بد بخت داخل ہوگا جس نے (دین حق کو) جھٹلایا اور (اس سے) روگردانی کی اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جاوے گا جو بڑا پرہیز گار ہے، جو اپنا مال محض اس غرض سے دیتا ہے کہ (گناہوں سے) پاک ہو جاوے گا (یعنی محض رضائے حق اس کا مطلوب ہے) اور بجز اپنے عالی شان پروردگار کی رضا جوئی کے (کہ یہی اس کا مقصود ہے) اس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ (اس دینے سے) اس کا بدلہ اتارنا (مقصود) ہو (اس میں نہایت ہی مبالغہ ہے اخلاص میں، کیونکہ کسی کے احسان کا بدلہ اتارنا بھی فی نفسہ مستحب اور افضل وموجبِ ثواب ہے مگر فضیلت میں احسان ابتدائی کی برابر نہیں، پس جب اس شخص کا انفاق فی سبیل اللہ اس سے بھی مبرا ہے تو ریا وغیرہ معاصی کی آمیزش سے بدرجہ اولیٰ بری ہوگا اور یہ کمال اخلاص ہے) اور (ایسے شخص کے لئے اوپر صرف جہنم سے بچنا مذکور تھا آگے حصول نعمائے آخرت کو فرماتے ہیں کہ) یہ شخص عنقریب خوش ہو جاوے گا (یعنی آخرت میں ایسی ایسی نعمتیں ملیں گی جن سے اس کو دائمی خوشی نصیب ہوگی)

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص ایک ایسے کھجور کے درخت (نخلہ) کا مالک تھا، جس کی ایک شاخ ایک عیال دار محتاج آدمی کے گھر میں (جھکی ہوئی) تھی، چنانچہ جب وہ مالکِ نخلہ اس محتاج کے گھر میں داخل ہوتا اور درخت پر چڑھتا تا کہ وہ اس سے پھل توڑے تو بسا اوقات پھل گر پڑتا تھا، تو اس محتاج کے بچے اس پھل کو لے لیتے (یہ دیکھ کر) وہ مالکِ نخلہ درخت سے اترتا اور ان بچوں کے ہاتھ سے وہ پھل چھین لیتا اور اگر وہ پھل ان میں سے کسی بچہ کے منہ میں پاتا تو وہ شخص اپنی انگلی اس کے منہ میں ڈالتا یہاں تک کہ وہ اس کو منہ سے نکال لیتا، اس محتاج نے آنحضور

ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت پیش کی (سب احوال سن کر) آپ نے فرمایا تم جاؤ (پھر) حضرت نبی کریم ﷺ نے اس مالکِ نخلہ ـــ ت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم مجھے اپنا کھجور کا وہ درخت دے ۔۔ جس کی ایک شا ـ فلاں شخص کے گھر میں (جھکی ہوئی) ہے، اس کے بدلے تمہارے لئے جنت میں عمدہ نخلہ ہوگا،

اس مالکِ نخلہ نے (ذو معنی) جواب دیا کہ البتہ تحقیق میں نے ایسا عطاء کیا (لقد اعطیت کذا) اور یقیناً میرے نزدیک اس نخلہ سے (جو طلب کیا جا رہا ہے) زیادہ پسندیدہ ہوں۔

پھر ایک شخص چلا اور اس آدمی سے ملاقات کی، جو آنحضور ﷺ اور مالکِ نخلہ کا کلام سن رہا تھا (اس سے باتیں سن کر) یہ شخص آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کیا میں وہ درخت حاصل کر لوں (جس کی شاخ محتاج کے گھر میں ہے) تو کیا آپ مجھے وہ بدلہ عطاء فرمائیں گے جو آپ نے اس (مالکِ نخلہ) کو عطاء فرمایا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں۔

چنانچہ اس شخص نے مالکِ نخلہ سے ملاقات کی دراں حالیکہ ان دونوں آدمیوں کے پاس ایک نخل تھا (اتفاقی طور پر دونوں ایک ہی نخل کے مالک تھے) سو مالکِ نخلہ نے اس شخص سے کہا کہ تمہیں معلوم بھی ہے کہ محمد ﷺ نے مجھے اس درخت کے بدلے جو فلاں شخص کے گھر میں جھکا ہوا ہے جنت میں نخلہ عطا کیا لیکن مجھے اس درخت کا پھل بہت پسند ہے، اور میرے لئے بہت سے نخل ہیں مگر ان میں کوئی ایسا نخل نہیں جس میں اس درخت سے زیادہ پسندیدہ پھل ہوں۔

یہ سن کر (آنے والے) دوسرے شخص نے کہا کیا تم اس درخت کو فروخت کرنا چاہتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں الا یہ کہ مجھے وہ کچھ دیا جائے جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں اور مجھے گمان نہیں ہے کہ مجھ کو وہ قیمت دی جائے، اس شخص نے کہا تمہارے اس درخت کے بارے میں کتنا قصد ہے، (یعنی تم کیا قیمت چاہتے ہو؟) اس نے جواب دیا

کہ چالیس نخلہ! اس (خریدار) نے کہا کہ تم نے بڑی بات کہی، پھر کچھ وہ خریدار چپ رہا، پھر اس نے (کچھ سوچ کر) کہا کہ میں تم کو چالیس نخلہ ادا کرتا ہوں، لیکن تم اپنی صداقت پر میرے لئے گواہ بناؤ، سو اس شخص نے اپنی قوم والوں کو بلایا اور اس شخص کے لئے گواہ بنائے۔

اس بیع کے بعد وہ شخص (خریدار) آنحضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کھجور کا درخت میری ملکیت میں آگیا ہے اور وہ آپ کی نذر ہے۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اس محتاج شخص (صاحب الدار) کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت تمہارے اہل وعیال کے لئے (ہبہ) ہے، اس واقعہ پر یہ مکمل سورۃ نازل ہوئی، اخرج ابن ابی حاتم وغیرہ من طریق الحکم بن ابان عن عکرمۃ (قال ابن کثیر حدیث غریب جدا)

۲۔ حضرت عنوہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سات افراد کو خرید کر آزاد کیا، یہ تمام لوگ وہ تھے جن کو اللہ تعالیٰ (پر ایمان لانے) کے سلسلہ میں سخت سزا دی جا رہی تھی، اس واقعہ کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

وسیجنبھا الاتقی........ سورت کے آخر تک (اخرج ابن حاتم)

ربط و مناسبت: سورتِ سابقہ میں اعمال اور اجزایہ کا اختلاف مذکور تھا اس سورت میں بھی یہی مضمون ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ○ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ○ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ○ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ○

و حرف جار قسمیہ، الیل معطوف علیہ اذا ظرفیہ یغشی فعل بافاعل، دونوں مل کر مظروف، ظرف و مظروف مل کر اقسم فعل محذوف کا ظرف و عاطفہ النہار معطوف

اول اذا تجلی ظرف ثانی و عاطفہ ما موصولہ (بمعنی من) خلق فعل بافاعل الذکر والانثی مرکب عطفی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ ہوکر صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفوں سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مقسم بہ، فعل محذوف اقسم اپنے فاعل اور دونوں ظرفوں سے مل کر قسم، قسم و مقسم بہ دونوں مل کر پھر قسم، ان حرف مشبہ بالفعل سعیکم مرکب اضافی اسم، ل برائے تاکید شتی خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جواب قسم، دونوں مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ○ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی ○ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَسْتَغْنٰی ○ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ○ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی ○

ف استینا فیہ اما حرف شرط برائے تفصیل من اسم موصول محل رفع میں ہونے کی وجہ سے مبتدا ہے، اعطی فعل بافاعل دونوں مل کر معطوف علیہ و عاطفہ اتقی جملہ فعلیہ معطوف اول و عاطفہ صدق بالحسنی جملہ فعلیہ معطوف دوم، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر شرط ف جزائیہ س برائے استقبال نیسرہ للیسری جملہ فعلیہ جزاء (محلِ رفع میں ہونے کی وجہ سے خبر) شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ و عاطفہ اما سے للعسری (تک کی ترکیب پہلے جملہ کی طرح ہے) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ○ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی ○ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی ○ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰی ○

و استینا فیہ ما نافیہ یغنی فعل عنہ متعلق مالہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر فاعل اذا ظرفیہ تردی جملہ فعلیہ مظروف دونوں مل کر پھر ظرف، فعل اپنے فاعل متعلق اور

ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل علینا مرکب جاری متعلق ثابت کے ہوکر خبر مقدم ل تاکیدیہ الھدی اسم مؤخر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ ان حرف مشبہ بالفعل لنا اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم ل تاکیدیہ الاخرۃ والاولی مرکب عطفی اسم مؤخر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

ف، نتیجیہ انذرت فعل بافاعل کم ضمیر مفعول بہ اول نارا موصوف تلظی جملہ فعلیہ صفت (یا حال ہے نارا سے) موصوف وصفت مل کر مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لَا یَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقَی ۝ الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ۝ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی ۝

لا نافیہ یصلی فعل ھا مفعول بہ الا برائے حصر (ملغی) الا شقی مستثنیٰ مفرغ موصوف الذی اسم موصول کذب فعل بافاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و عاطفہ تولی فعل بافاعل معطوف، دونوں مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر صفت، موصوف وصفت مل کر فاعل، فعل یصلی اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ۔

و عاطفہ س برائے استقبال یجنب فعل مجہول ھا مفعول بہ الا تقی موصوف الذی اسم موصول یوتی فعل ضمیر اس میں ذوالحال مالہ مرکب اضافی مفعول بہ یتزکی جملہ فعلیہ حال، ذوالحال وحال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر صفت، موصوف وصفت مل کر نائب فاعل، سیجنب اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓی O اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی O وَلَسَوْفَ یَرْضٰی O

وحالیہ ما حرف مشبہ بلیس لاحد مرکب جاری متعلق، عنده مرکب اضافی مفعول فیہ ثابتا صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم من زائدہ نعمة تجزی مرکب توصیفی مستثنیٰ منہ الا حرف استثنیٰ ابتغاء مضاف وجه مضاف الیہ مضاف، ربہ مرکب اضافی موصوف الاعلی صفت،، موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ وجہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر پھر مضاف الیہ برائے ابتغاء، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ منقطع (والتقدیر لکن فعل ذلک ابتغاء وجه ربه) مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر اسم مؤخر، ما مشبہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر یؤتی فعل مجہول کی ضمیر سے حال ہے۔

و استینافیہ ل برائے قسم (الی تا لله) سوف برائے استقبال یرضی فعل با فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم محذوف کے لئے جوابِ قسم، قسم و جواب مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- **یغشی:** وہ چھپالے، چھا جائے، ڈھانپ لے، (غشیان باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- **نہار:** دن، طلوعِ صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک کا وقت، ج، اَنْهُر
- **تجلی:** وہ روشن ہو جائے، (تجلّی باب ۴ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب
- **ذکر:** نر، مذکر، ج ذُکُور
- **انثی:** مادہ، مؤنث، عورت، ج اِنَاث
- **سعی:** کوشش، محنت، (مصدر)

- شتی: مختلف، جدا جدا، پراگندہ، م شَتِیت
- اعطی: اس نے دیا، اس نے عطا کیا، (اعطاء باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- اتقی: وہ اللہ سے ڈرا، اس نے تقویٰ اختیار کیا، (اتقاء باب ۷ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- صدق: اس نے سچا جانا، اس نے تصدیق کی، (تصدیق باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- نیسر: ہم سامان کر دیں گے، ہم آسان کریں گے، (تیسیر باب ۲ سے مضارع معروف، جمع متکلم)
- یسری: راحت، آسانی، جنت، آسان طریقہ، بہت آسان (اسلام) مصدر اور اسم تفضیل۔
- بخل: اس نے بخل کیا، (بخل باب س ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- استغنی: بے پروائی کی، بے نیازی برتی، استغناء ازغنی باب ۹ سے ماضی معروف، واحد مذکر
- کذب: اس نے تکذیب کی (تکذیب باب ۲ سے ماضی معروف)
- حسنی: بہت اچھی بات، بہت اچھی چیز، (حُسن سے اسم تفضیل، واحد مؤنث)
- عسری: تکلیف، دشواری، سختی بہت دشوار (کفر) اسم مصدر، و اسم تفضیل واحد مؤنث)
- مایغنی: (عن) کام نہ آئے گا، فائدہ نہ دے گا، (اغناء باب ا سے مضارع معروف منفی، واحد مذکر غائب)
- تردی: وہ برباد ہوا، وہ ہلاک ہوا، (تَرَدّی باب ۴ ماضی معروف)

- علینا: (علی نا) ہمارے ذمہ، حرف جار، ع، وضمیر مجرور)
- ل: البتہ (حرف تاکید، غ)
- ھدی: ہدایت، رہنمائی (مصدر)
- لنا: (ل، نا) ہمارے قبضہ میں، ہمارے لئے (حرف جار، ع، وضمیر مجرور)
- اخرۃ: عالمِ آخرت، دنیا کے بعد میں آنے والی (اسم فاعل، واحد مؤنث)
- اولی: پہلی یعنی دنیا، ج اُوَل
- انذرت: ڈرا چکا ہوں، میں نے ڈرایا، انذار باب ا سے ماضی معروف، واحد متکلم)
- تلظی: بھڑکتی ہے، شعلہ مارتی ہے، شعلہ زن ہے، (تلظی باب ۴ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- یصلی: وہ داخل ہوگا، صِلّی "باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- اشقی: بڑا بد بخت، شِقَاوۃ سے اسم تفضیل، واحد مذکر)
- تولی: اس نے منہ موڑا، پیٹھ پھیری، تولّی باب ۴ سے ماضی معروف)
- یجنب: بچایا جائے گا، محفوظ رکھا جائے گا، تجنیب باب ۲ سے مضارع مجہول، واحد مذکر غائب)
- الاتقی: بڑا ڈرنے والا پرہیزگار، (وقی سے اسم تفضیل)
- یوتی: وہ دیتا ہے، وہ عطا کرے گا (ایتاء باب ا سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- یتزکی: وہ پاک ہو جائے، وہ پاکیزگی (گناہوں سے) اختیار کرے (تزکّی باب ۴ سے مضارع، معروف، واحد مذکر غائب)
- احد: کسی، کوئی، ایک (اسمِ عدد، واحد مذکر)
- تجزی: اس کو بدلہ دیا جائے، اس کو جزا دی جائے، جزاء باب ض سے

مضارع معروف واحد مؤنث غائب۔

۞ ابتغاء: تلاش، چاہنا (مصدر باب ۷)

۞ وجه: رضا، خوشنودی (چہرہ، ذات، توجہ، حقیقت) ج وُجُوہ

۞ اعلی: عالی شان، سب سے بڑا، بلند مرتبہ (عُلُوّ" سے اسم تفضیل واحد مذکر)

۞ یرضی: وہ خوش ہو جائے گا (رضاً باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)۔

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالضُّحٰى ۙ﴿١﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿٣﴾

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

فَتَرْضٰى ؕ﴿٥﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۪﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا

فَهَدٰى ۪﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ؕ﴿٨﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ﴿٩﴾

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ﴿١٠﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾ ع

موضوع: اثباتِ نبوت اور امر بالشکر کے لئے آنحضور ﷺ پر بعض نعمِ فائضہ کا بیان

ترجمہ قسم ہے دن کی روشنی کی O اور رات کی جب کہ وہ قرار پکڑے O آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے نہ دشمنی کی O اور آخرت آپ کے لئے دنیا سے بدر جہا بہتر ہے O عنقریب اللہ آپ کو دے گا سو آپ خوش ہو جاویں گے O کیا اللہ نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر ٹھکانا دیا O اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتلایا O اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نادار پایا سو مالدار بنا دیا O تو آپ یتیم پر سختی نہ کیجئے O اور سائل کو مت جھڑکیے O اور اپنے رب کے

انعامات کا تذکرہ کیجئے O

مختصر وجامع تفسیر

قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ قرار پکڑے (قرار پکڑنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک حقیقی یعنی اس کی ظلمت کا کامل ہو جانا کیونکہ رات میں اندھیری رفتہ رفتہ بڑھتی ہے، کچھ رات گذنے پر مکمل ہو جاتی ہے، دوسرے مجازی یعنی جانداروں کا اس میں سو جانا اور چلنے پھرنے اور بولنے چالنے کی آوازوں کا ساکن ہو جانا، آگے جوابِ قسم ہے) کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ آپ سے بیزار ہوا (کیونکہ اول تو آپ سے کوئی بات ایسی نہیں ہوئی، دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس سے محفوظ و معصوم بنایا ہے)

پس آپ کفار کے خرافات ولغویات سے مخزون نہ ہوجئے، جو چند روز وحی کی تاخیر کے سبب یہ کہنے لگے کہ آپ کو آپ کے خدا نے چھوڑ دیا ہے، آپ برابر نعمتِ وحی سے مشرف رہیں گے، اور یہ شرف وکرامت تو آپ کے لئے دنیا میں ہے) اور آخرت آپ کے لئے دنیا سے بدر جہا بہتر ہے (پس وہاں آپ کو اس سے زیادہ نعمتیں ملیں گیں) اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو (آخرت میں بکثرت نعمتیں) دے گا سو آپ (ان کے عطا ہونے سے) خوش ہو جاویں گے (اور جس کی قسم کھائی ہے اس کو اس بشارت سے مناسبت یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ظاہر میں اپنی قدرت وحکمت کے مختلف نشان ظاہر کرتا ہے دن کے پیچھے رات کو اور رات کے پیچھے دن کو لاتا ہے۔

یہی کیفیت باطنی حالات کی سمجھو، اگر سورج کی دھوپ کے بعد رات کی تاریکی کا آنا اللہ تعالیٰ کی خفگی اور ناراضگی کی دلیل نہیں اور نہ اس کا کوئی ثبوت ہے کہ اس کے بعد دن کا اجالا کبھی نہ ہوگا تو چند روز وحی کے رکے رہنے سے یہ کیوں کر سمجھ لیا جائے کہ آج کل خدا اپنے منتخب کئے ہوئے پیغمبر سے خفا اور ناراض ہو گیا اور ہمیشہ کے لئے

وحی کا دروازہ بند کر دیا، ایسا کہنا تو خدا تعالیٰ کے علمِ محیط اور حکمتِ بالغہ پر اعتراض کرنا ہے گویا اس کو خبر نہ تھی کہ جس کو میں نبی بنا رہا ہوں وہ آئندہ چل کر اس کا اہل ثابت نہ ہوگا نعوذ باللہ منہ۔ آگے بعض نعمتوں سے مضمون مذکور کی تائید ہے یعنی) کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر (آپ کو) ٹھکانا دیا (کہ شکم مادر میں ہونے کے وقت ہی آپ کی وفات ہوگئی اللہ تعالیٰ نے آپ کے دادا سے پرورش کرایا پھر جب آپ آٹھ برس کے ہوئے تو ان کی بھی وفات ہوگئی تو آپ کے چچا سے پرورش کرایا، ٹھکانہ دینے کا مطلب یہی ہے)

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا سو (آپ کو شریعت کا) رستہ بتلایا (کَقَوْلِهٖ تَعَالیٰ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ الخ اور وحی سے پہلے شریعت کی تفصیل معلوم نہ ہونا کوئی عیب نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نادار پایا سو مالدار بنا دیا (اس طرح کہ حضرت خدیجہؓ کے مال میں آپ نے بطور مضاربت کے تجارت کی، اس میں نفع ملا، پھر حضرت خدیجہؓ نے آپ سے نکاح کر لیا اور اپنا تمام مال حاضر کر دیا مطلب یہ کہ آپ ابتداء سے موردِ انعامات رہے ہیں آئندہ بھی رہیں گے ان انعامات پر ادائے شکر کا حکم ہے کہ جب ہم نے آپ کو یہ نعمتیں دی ہیں) تو آپ (اس کے شکریہ میں) یتیم پر سختی نہ کیجئے اور سائل کو مت جھڑکئے (یہ تو شکرِ فعلی ہے) اور اپنے رب کے انعامات (مذکورہ) کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے۔

شانِ نزول

۱۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے میں دیر کی تو مشرکین کہنے لگے کہ یقیناً محمد ﷺ کو تنہا چھوڑ دیا گیا ہے سو یہ سورت نازل ہوئی۔ (اخرج سعید ابن منصورؒ و الفریابیؒ)

۲۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چند ایام اس

حال میں رہے کہ آپ کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف نہیں لائے تو ابولہب کی بیوی ام جمیل نے کہا کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ تیرے ساتھی نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے اور وہ تجھ سے بیزار ہو گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ و الضحیٰ نازل فرمائی۔ (الحاکم)

۳۔ حضرت عروۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس چند دن نہیں آئے، اس پر نبی اکرم ﷺ بہت گھبرائے، حضرت خدیجہؓ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کا پروردگار آپ کی اس گھبراہٹ کے باوجود جسے وہ دیکھ رہا ہے آپ سے بیزار ہو گیا ہے، سو یہ سورت نازل ہوئی (ابن جریر) (یہ دونوں روایتیں مرسل ہیں لیکن راوی حضرات ثقہ ہیں)

حضرت حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ دونوں روایتوں کا مفہوم بظاہر ایک ہی معلوم ہوتا ہے، لیکن فرق یہ ہے کہ ام جمیل نے شماتة (دشمن کی مصیبت پر ہنسنا) کہا اور حضرت خدیجہؓ نے ہمدردی و غم خواری کے طور پر عرض کیا،

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

نبی اکرم ﷺ کے سامنے (منجانب اللہ) وہ تمام فتوحات پیش کی گئیں، جو آپ کی امت کو عطاء ہونے والی تھیں، چنانچہ نبی اکرم ﷺ اس سے خوش ہوئے سو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضی نازل فرمائی (الحاکم والبیهقی والطبرانی)

۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

(فرمایا) رسول اللہ ﷺ نے کہ میرے بعد میری امت پر جو فتوحات ہونے والی تھیں وہ مجھ پر پیش کی گئی، اس بات نے مجھ کو مسرور کیا سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ وللآخرة خیر لک من الاولی نازل فرمائی۔ (اسنادہ حسن الطبرانی)

ربط و مناسبت: اوپر سورہ واللیل کی آیت فاما من اعطیٰ سے للعسریٰ تک میں مہمات اصول و فروع کا عنوان کلی سے بیان اور ان کی تصدیق و امتثال یا تکذیب و اخلال پر وعدہ وعید مذکور ہے جو کہ ماقبل کی سورتوں کی بلکہ

تمام قرآن مجید کے لئے بمنزلہ تلخیص جامع کی بھی ہے اور اس سورۃ والضحی سے سورہ ناس کے لئے بمنزلہ تفصیل مختصر کے بھی ہے۔ چنانچہ مہمات مذکورہ میں سے ایک مسئلہ رسالت کا بھی ہے جس کا بیان مع دوسری بعض مضامین مناسبہ کے جیسے حضور علیہ السلام پر بعض انعامات کا فائض فرمانا اور جیسے ان کے شکریہ میں آپ کو بعض اوامر و نواہی کا مخاطب فرمانا اس سورت میں آیا ہے اسی طرح بقیہ جمیع سورتوں میں ان مہمات کلیہ کے خاص جزئیات اور ان کے مناسب مضامین مذکور ہیں جیسا کہ ہر سورت کے شروع سے ان جزائیات و مناسبات کی تعیین بھی معلوم ہو جاوے گی اور اس تقریر سے آئندہ تمام سورتوں کا ارتباط ماہمی اور ماقبل کے ساتھ واضح ہو گیا اب جدا جدا ہر سورت کے لئے مستقل تقریر ربط کی ضرورت نہ ہوگی صرف اسی تقریر کی طرف اشارہ کر دینا کافی ہوگا گویا باہم سب سورتوں میں مستقل ربط بھی ادنیٰ تامل سے معلوم ہو سکتا ہے چونکہ آگے چھوٹی چھوٹی پاس سورتیں رہ گئی ہیں س لئے سب کا تقرر واحد میں منسلک کر دینا زیادہ مناسب معلوم ہوا جیسا امام رازیؒ نے بھی تفسیر سورہ کوثر میں والضحی سے آخر تک کا ربط ایک ہی تقریر میں لکھا ہے لیکن وہ تقریر عالی اور غامض اور اطول ہے اور یہ تقریر اقرب و احضر و اسہل ہے۔ وللناس فیما یعشقون مذاهب وقالوا وقلت الفضل للمتقدم

تراکیبِ مصطلحہ

وَالضُّحٰی O وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی O مَاوَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَاقَلٰی O وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی O

و حرف جار قسمیہ **الضحی** معطوف علیہ و عاطفہ **اللیل** معطوف، دونوں مل کر مقسم بہ **اذا** ظرفیہ **سجی** فعل با فاعل دونوں مل کر مظروف، ظرف و مظروف مل کر پھر ظرف برائے اقسم فعل محذوف، فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر قسم، قسم و مقسم بہ مل کر پھر قسم، ما نافیہ ودع فعل ک مفعول بہ ربک فاعل، تینوں مل کر معطوف علیہ و

عاطفہ ما نافیہ قلی (قلی ک) جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جواب قسم، قسم وجواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

وعاطفہ ل تاکیدیہ الاخرۃ مبتدا خیر صیغہ اسم تفضیل لک متعلق اول من الاولی متعلق ثانی، خیر اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر قسم، جواب قسم محذوف ہے، دونوں مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا، (یا یہ جملہ گذشتہ جواب قسم پر معطوف ہے)

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝

وعاطفہ ل ابتدائیہ برائے تاکید سوف حرف استقبال یعطی فعل ک مفعول بہ ربک مرکب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ف عاطفہ ترضی جملہ فعلیہ معطوف، دونوں مل کر جملہ معطوفہ ہوا، (یہ جملہ بھی اسی سابقہ جواب قسم پر معطوف ہوسکتا ہے)

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝

ا برائے استفہام تقریری یجد فعل با فاعل ک ذوالحال (یا مفعول بہ اول) یتیما حال (یا مفعول بہ ثانی) دونوں مل کر مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ اوی جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر پھر معطوف علیہ وعاطفہ وجدک ضالا فھدی معطوف اول وعاطفہ وجدک عائلاً فاغنٰی معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

ف جزائیہ اما الیتیم فلا تقھر الخ تقدیری عبارت یوں ہے مھما یکن

من شئی فلا تقهر الیتیم ولا تنهر السائل وحدث بنعمة ربک ۔ مهما شرطیہ یکن فعل من زائدشی فاعل، فعل وفاعل مل کر شرط جزائیہ لا برائے نہی تقهر فعل بافاعل الیتیم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ وعاطفہ لا تنهر السائل معطوف اول وعاطفہ حدث بنعمة ربک معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جزاء، شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ضُحیٰ: دن کی روشنی، چاشت کا وقت، دھوپ چڑھے (اسم ظرف)
- سجی: اس نے قرار پکڑا، وہ چھایا، سکون پذیر ہوا (سُجُوّ باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ودع: چھوڑا، جدا کیا (تودیع باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- قلی: اس نے دشمنی کی، وہ بیزار ہوا (قلی باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- اخرۃ: آخرت، انجام، دنیا کے بعد آنے والی، دارالبقاء (اسم فاعل، واحد مؤنث)
- اولی: پہلی یعنی دنیا جمع اُوَل
- لسوف: (ل سوف) البتہ عنقریب، حرف تاکید واستقبال، ن غ)
- یعطی: عطا کرے گا (اعطاء باب ا سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ترضی: آپ خوش ہو جاویں گے، آپ راضی ہو جائیں گے (رِضوان باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر حاضر)
- ءلم یجد: کیا اس نے نہیں پایا (وِجدان باب ض سے مضارع منفی بلم نفی جحد، اور حرف استفہام)

- اوی: اس نے ٹھکانا دیا، پناہ دی، غائب (ایواء باب ا سے ماضی معروف واحد مذکر)
- ضال: بے خبر، حیران (ضلال سے اسم فاعل واحد مذکر)
- ھدی: اس نے راستہ بتلایا، راہ دکھائی، ہدایت کی، ھدایة باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ک: آپ کو (ضمیر منصوب) واحد مذکر حاضر
- وجد: اس نے پایا (وجدان باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- عائل: نادار (عَیْلَة سے اسم فاعل) باب ضرب ای عال یعیل
- اغنی: اس نے مال دار بنا دیا، (اغناء باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- لا تقھر: سختی نہ کیجئے۔ نہ جھڑکئے (قَھْر باب ف سے فعل نہی، واحد مذکر غائب)
- لا تنھر: نہ جھڑکئے، نَھْر باب ن سے فعل نہی)
- نِعمة: نعمت، فضل واحسان ج نِعَم (مصدر)
- حدث: آپ تذکرہ کریں، آپ بیان کریں (تحدیث باب ۲ سے فعل امر واحد مذکر غائب)

سورۃ الانشراح مکیۃ وھی ثمان آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ① وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ② الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ③ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ④ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ⑤ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ⑥ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ⑦ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ⑧

موضوع: نعمتوں کا تتمہ اور اس پر شکر وسپاس کا حکم

ترجمہ کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا O اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا O جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی O اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کیا O سو بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی ہے O بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی ہے O تو جب آپ فارغ ہو جایا کریں تو محنت کیا کیجئے O اور اپنے رب ہی کی طرف توجہ رکھئے O

مختصر وجامع تفسیر

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (علم وحلم سے) کشادہ نہیں کر دیا (یعنی علم بھی وسیع عطا فرمایا اور تبلیغ میں جو مخالفین کی مزاحمت سے ایذاء پیش آتی ہے اس میں تحمل اور حلم بھی دیا (کذا قال الحسن کما فی الدر المنثور) اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی (وزر سے مراد وہ مباح اور جائز امور ہیں جو کبھی کبھی کسی حکمت ومصلحت کے پیش نظر آپ سے صادر ہو جاتے تھے اور بعد میں ان کا خلافِ حکمت وخلاف اولیٰ ہونا ثابت ہوتا تھا اور آپ بوجہ علو شان وغایت قرب کے اس

سے ایسے مغموم ہوتے تھے جس طرح گناہ سے کوئی مغموم ہوتا ہے، اس میں بشارت ہے ایسے امور پر مواخذہ نہ ہونے کی کذافی الد رالمنثور عن مجا ھد و شریح بن عبید الحضرمی پس اس بناء پر یہ بشارت آپ کو دوبار ہوئی، اول مکہ میں اس سورت کے ذریعہ، دوسری مدینہ میں سورہ فتح میں اس کی تاکید و تکمیل اور تجدید و تفصیل کے لئے) اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کیا (یعنی اکثر جگہ شریعت میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ کا نام مبارک مقرون کیا گیا، کذا فی الد ر المنثور مرفوعاً قال الله تعالی اِذَا ذُکِرْتَ مَعِیَ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں میرا ذکر ہوگا آپ کا ذکر بھی میری ساتھ ہوگا (رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم) جیسے خطبہ میں، تشہد میں، نماز میں، اذان میں، اقامت میں، اور اللہ کے نام کی رفعت اور شہرت ظاہر ہے پس جو اس کے قرین ہوگا رفعت و شہرت میں وہ بھی تابع رہے گا اور چونکہ مکہ میں آپ اور مؤمنین طرح طرح کی تکالیف و شدائد میں گرفتار تھے اس لئے ان کے ازالہ کا بطریق تفریع علی السابق کے وعدہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے آپ کو روحانی راحت دی اور روحانی کلفت رفع کر دی جیسا اَلَمْ نَشْرَحْ الخ سے معلوم ہوگا۔

سو اس سے دنیوی راحت و محنت میں بھی ہمارے فضل و کرم کا امیدوار رہنا چاہئے چنانچہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ (یعنی عنقریب ہی جو حکماً ساتھ ہونے کے معنی میں ہیں) آسانی (ہونے والی) ہے (اور چونکہ ان مشکلات کے انواع و اعداد کثیر تھے اس لئے اس وعدہ کو مکرر تاکید کے لئے فرماتے ہیں کہ) بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی (ہونے والی) ہے (چنانچہ وہ مشکلات ایک ایک کر کے سب رفع ہوگئیں، جیسا روایات احادیث و سیر و تواریخ اس پر متفق ہیں، آگے ان نعمتوں پر شکر کا حکم ہے کہ جب ہم نے آپ کو ایسی ایسی نعمتیں دی ہیں) تو آپ جب (تبلیغ احکام سے جو دوسروں کی نفع رسانی کی وجہ سے عبادت ہے) فارغ ہو جایا کریں تو (دوسری عبادات متعلقہ بذات خاص میں) محنت کیا کیجئے (مراد

کثرت عبادت وریاضت ہے کہ آپ کی شان کے یہی مناسب ہے) اور (جو کچھ مانگنا ہو اس میں) اپنے رب ہی کی طرف توجہ رکھئے (یعنی اسی سے مانگئے اور اس میں بھی ایک حیثیت سے بشارت ہے زوال عسر کی کہ خود درخواست کرنے کا حکم گویا درخواست پورا کرنے کا وعدہ ہے)

شانِ نزول

کہتے ہیں کہ یہ سورت اس وقت نازل ہوئی جب مشرکین نے اہل اسلام کو تنگدستی کی عار دلائی۔

۲۔ حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ان مع العسر یسراً نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بشارت حاصل کرو تمہارے پاس ایسی آسانی (یسر) آگئی کہ ایک دشواری وتنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی (ابن جریر)

ربط ومناسبت: والضحی میں جو مضمون تھا یہ سورت بالکل اس کا تتمہ ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ۝ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ ۝ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۝

أ برائے استفہام تقریری لم جازم نشرح فعل بافاعل لک متعلق فعل، صدرک مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ وضعنا فعل بافاعل عنک متعلق وزرک مرکب اضافی موصوف الذی اسم موصول انقض فعل بافاعل ظہرک مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف و صفت مل کر مفعول بہ، فعل وضعنا اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ معطوف اول ہوا و عاطفہ رفعنا فعل بافاعل لک مرکب جاری متعلق ذکرک

مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف ثانی بنا، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا O اِنَّ مَعَ الْعُسْرِيُسْرًا O فَاِذَافَرَغْتَ فَانْصَبْ O وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ O

ف استینافیہ ان حرف مشبہ بالفعل مع العسر خبر مقدم لیسرا اسم موخر، حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر مؤکدان مع العسر لیسرا (کی ترکیب بھی گذشتہ جملہ کی طرح ہے) تاکید، دونوں مل کر جملہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ

ف عاطفہ اذا شرطیہ فرغت فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط ف جزائیہ انصب فعل با فاعل دونوں مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر معطوف علیہ و عاطفہ الی ربک مرکب جاری متعلق فعل ارغب کے، ف جزائیہ، ارغب فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزاء، شرط مقدر کی یعنی ان دعتک الحاجۃ الی مسئلۃ (فارغب الی ربک فیھا) شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر پھر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لغوی تشریح

- الم نشرح: کیا ہم نے کشادہ نہیں کیا، کیا ہم نے نہیں کھولا (شَرَحَ باب ف سے مضارع منفی بلم اور ہمزہ استفہام)
- لک: آپ کا، آپ کے لئے (حرف جار وضمیر مجرور، واحد مذکر حاضر)
- وضعنا: (بصلہ عن) ہم نے اتارا (وضع باب ف سے ماضی معروف، جمع متکلم)
- وِزْر: بوجھ، ج اوزار

- انقض: اس نے توڑا، توڑدی، جھکادی، (انقاض باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ظھر: کمر، پیٹھ، ج، ظُھُور
- رفعنا: ہم نے بلند کیا (رَفع باب ف سے ماضی معروف، جمع متکلم)
- ذکر: آوازہ، ذکر، یاد، ج اذکار
- مع: ساتھ (اسم ظرف)
- عسر: مشکل، تنگی، سختی (مصدر)
- یسر: آسانی (مصدر)
- فرغت: آپ فارغ ہوں (فَرغ باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- انصب: آپ محنت کریں (نَصب باب س سے امر، حاضر واحد مذکر حاضر۔
- الی: طرف، تک (حرف جار، ع)
- ارغب: آپ متوجہ ہوں، آپ راغب ہوں، (رغبة باب س سے امر حاضر، واحد مذکر)

سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ﴿١﴾ وَطُورِ سِينِينَ ﴿٢﴾ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿٤﴾ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ﴿٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٦﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ﴿٧﴾ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ﴿٨﴾

موضوع: انسان کا مبدء و معاد

ترجمہ

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی O اور طور سینین کی O اور اس امن والے شہر کی O کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچہ میں ڈھالا ہے O پھر ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں O لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو ان کے لئے اس قدر ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہو گا O پھر کون چیز تجھ کو قیامت کے بارہ میں منکر بنا رہی ہے O کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہیں O

مختصر و جامع تفسیر

قسم ہے انجیر (کے درخت) کی اور زیتون (کے درخت) کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر (یعنی مکہ معظمہ) کی کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچہ میں ڈھالا ہے پھر (ان میں جو بوڑھا ہو جاتا ہے) ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں (یعنی وہ خوبصورتی بدصورتی سے اور قوت ضعف سے بدل جاتی ہے اور برے سے برا ہو جاتا ہے مقصود اس سے بیان کرنا کمال قبح کا ہے جس سے ان کے دوبارہ پیدا کرنے پر حق تعالیٰ کی قدرت ہونا واضح ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ ' اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضُعْفٍ الخ اور مقصود اس سورت کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت دوبارہ پیدا کرنے اور زندہ کرنے پر ثابت کرنا ہے جیسا کہ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ کے جملہ سے اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے اور اس آیت کے عموم سے چونکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بوڑھے سب کے سب قبیح اور برے ہو جاتے ہیں اس ایہام کو دور کرنے کے لئے آگے آیت میں ایک استثناء بیان کیا جاتا ہے کہ)

لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو ان کے لئے اس قدر ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہو گا (جس میں بتلا دیا کہ مومن صالح بوڑھے ضعیف ہو جانے کے باوجود انجام کار کے اعتبار سے اچھے ہی رہتے ہیں بلکہ پہلے سے زیادہ ان کی عزت بڑھ جاتی

ہے، آگے خلقنا اور رددنا پر تفریع ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تخلیق وتقلیبِ احوال پر قادر ہیں) تو اے انسان پھر کون چیز تجھ کو قیامت کے بارے میں منکر بنا رہی ہے (یعنی وہ کون سی دلیل ہے جس کی بناء پر تو ان دلائل کے ہوتے ہوئے قیامت کا منکر ہو رہا ہے) کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے (تصرفات دنیویہ میں بھی جن میں سے تخلیقِ انسانی اور پھر بڑھاپے میں اس میں تغیرات کا ذکر اوپر آیا ہے اور تصرفاتِ اخرویہ میں بھی جن میں سے قیامت ومجازاۃ بھی ہے)

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ کے اس ارشاد ثم رددنہ اسفل سافلین کے متعلق فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ لوگ تھے جن کو عمر کے رزیل حصہ کی طرف لوٹا دیا گیا تھا (یعنی وہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے) جس وقت ان کی عقلیں ماؤف ہو گئیں تو ان کے بارے میں سوال کیا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے عذر کے سلسلہ میں نازل فرمایا کہ جو عمل ان کی عقلیں جانے سے پہلے انہوں نے کئے بلاشبہ ان کے لئے ان اعمال کا اجر ہے (اخرج ابن جریر من طریق العوفی)

ربط ومناسبت : والضحی کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے انسان کا مبدء اور معاد ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝

و حرف جار قسمیہ التین معطوف علیہ وعاطفہ الزیتون معطوف علیہ وعاطفہ طور سینین مرکب اضافی معطوف علیہ وعاطفہ ھذا اسم اشارہ مبدل منہ البلد الامین مرکب توصیفی بدل یا عطف بیان، دونوں مل کر معطوف ہوا طور سینین کا

معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر پھر معطوف بنا الزیتون کا، یہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف ہوا التین کا، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر مقسم بہ، اقسم فعل محذوف، اپنے فاعل سے مل کر قسم، اقسم بہ اور قسم مل کر پھر دوبارہ قسم۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

ل جواب قسم کے لئے قد حرف تحقیق خلقنا فعل با فاعل الانسان ذوالحال فی حرف جار احسن تقویم مرکب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق صیغہ اسم فاعل کائنا کے ہو کر حال، ذوالحال و حال مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ثم عاطفہ رددنا فعل با فاعل، ہ ذوالحال اسفل سافلین مرکب اضافی حال، دونوں مل کر مستثنیٰ منہ الا حرف استثنا الذین اسم موصول امنوا جملہ فعلیہ، معطوف علیہ و عاطفہ عملوا فعل با فاعل الصلحت مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی الشرط

ف جزائیہ لھم مرکب جاری خبر مقدم اجر موصوف غیر ممنون مرکب اضافی صفت، موصوف و صفت مل کر مبتداء مؤخر، دونوں مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر متضمن معنی الجزاء پھر مبتدا متضمن معنی شرط اپنی خبر متضمن معنی الجزاء سے مل کر مستثنیٰ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جوابِ قسم، قسم اور جوابِ قسم مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔

فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۝ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝

ف تفریعیہ ما استفہام انکاری (محل رفع میں واقع ہونے کی وجہ سے) مبتدا

یکذب فعل اپنے فاعل مستتر کی ضمیر منصوب مفعول بہ بعد مفعول فیہ بالدین متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ ا استفہام تقریری کے لئے، لیس فعل ناقص۔ لفظ اللہ اس کا اسم احکم الحکمین لفظاً مجرور، محلاً منصوب لیس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- تین: انجیر، اسمِ علم یعنی شام کے ایک خاص پہاڑ کا نام یا اسمِ جنس ہے، بمعنی انجیر
- زیتون: اسمِ علم، زیتون (ایک درخت کا نام جس سے روغنِ زیتون نکلتا ہے۔) یا شام کے ایک خاص پہاڑ کا نام ہے۔
- طور: کوہِ طور، (ایک پہاڑ کا نام جو مصر کے قریب واقع ہے جہاں حق تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوئے)
- سینین: اسمِ علم، کوہ سینا، (سیناء کو سینین بھی کہتے ہیں)
- بلد: شہر، ج بِلاد و بُلْدان (مکہ معظّمہ مراد ہے)
- امین: امن والا (امانة سے اسمِ صفت)
- لقد: (ل قد) البتہ تحقیق (حروف تاکید۔ غ)
- خلقنا: ہم نے ڈھالا، ہم نے پیدا کیا، (خَلْق باب ن سے ماضی معروف، جمع متکلم)
- احسن: بہت خوبصورت، زیادہ اچھا، (حُسن سے اسم تفضیل، واحد مذکر)
- تقویم: سانچہ، درستی، اندازہ کے ساتھ بنانا (مصدر باب ۲)
- رددنا: ہم نے لوٹا دیا، (ردّ، باب ن سے ماضی معروف، جمع متکلم)
- اسفل: پست تر، بہت نیچے، (سفول سے اسم تفضیل، واحد مذکر)

- سافلین: پست لوگ، پستی والے، م سافل (سُفُول سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم)
- اجر: ثواب، جزا، بدلہ، ج، اُجور (مصدر)
- ممنون: منقطع، کاٹا ہوا، (منّ سے اسم مفعول) غیر ممنون بے حساب، غیر منقطع
- ما: کون چیز، کیا چیز (ما استفہامیہ)
- بعد: بعد هذه الدلائل، بعد (اسم ظرف)
- لیس: نہیں ہے (فعل ناقص، رافع اسم و ناصبِ خبر)
- احکم: بڑا حاکم، (حکم سے اسم تفضیل، واحد مذکر)
- حاکمین: حکم دینے والے، م حاکم، حکم سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم،

سورۃ العلق مکیۃ وھی تسع عشرۃ اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ﴿۸﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِیْ يَنْهٰى ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ﴿۱۰﴾

موضوع: آنحضرت ﷺ کو عطائے نبوت و تعلیم وحی اور آپ کے مخالف کی سرزنش و مذمت

ترجمہ اے پیغمبر آپ قرآن اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجئے جس نے پیدا کیا O جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا O آپ قرآن پڑھا کیجئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے O جس نے قلم سے تعلیم دی O انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا O سچ مچ بے شک آدمی حد سے نکل جاتا

ہے O اس وجہ سے کہ اپنے کو مستغنی دیکھتا ہے O اے مخاطب تیرے رب ہی کی طرف سب کو لوٹنا ہے O اے مخاطب بھلا اس شخص کا حال تو بتلا جو ایک بندہ کو منع کرتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے O

أَرَءَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰٓ ﴿١١﴾ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰٓ ﴿١٢﴾ أَرَءَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰٓ ﴿١٣﴾ أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُۥ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب ۩ ﴿١٩﴾

اے مخاطب بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ بندہ ہدایت پر ہو O یا وہ تقوی کی تعلیم دیتا ہو O اے مخاطب بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ شخص جھٹلاتا ہو اور روگردانی کرتا ہو O کیا اس شخص کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے O ہرگز نہیں اگر یہ شخص باز نہ آوے گا تو ہم پٹھے پکڑ کر O جو کہ دروغ اور خطا میں آلودہ پٹھے ہیں O سو یہ اپنے ہم جلسہ لوگوں کو بلالے O ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلالیں گے O ہرگز نہیں آپ اس کا کہنا نہ مانئے اور آپ نماز پڑھتے رہیے اور قرب حاصل کرتے رہیے O

مختصر وجامع تفسیر

اِقْرَا سے مَا لَمْ يَعْلَمْ تک سب سے پہلی وحی ہے جس کے نزول سے نبوت کی ابتداء ہوئی جس کا قصہ حدیث شیخین میں یہ ہے کہ عطاءِ نبوت کے قریب زمانے میں آپ کو از خود خلوت پسند ہوگئی، آپ غارِ حرا میں تشریف لے جا کر کئی کئی شب رہتے، ایک روز دفعتہً جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ سے کہا اقرا یعنی پڑھئے، آپ نے فرمایا ما انا بقاری، یعنی میں کچھ پڑھا ہوا نہیں، انھوں نے خوب آپ کو زور سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور پھر کہا اقرا، آپ نے پھر وہی جواب دیا، اسی طرح تین بار کیا پھر آخر میں دبانے کے بعد چھوڑ کر کہا اِقْرَا (اِلیٰ) مَا لَمْ يَعْلَمْ

اے پیغمبر (ﷺ) آپ (پر جو) قرآن (نازل ہوا کرے گا جس میں اس وقت کی نازل ہونے والی آیتیں بھی داخل ہیں اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجئے (یعنی جب پڑھیں تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر پڑھا کیجئے جیسا کہ اس آیت میں اِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ الخ میں قرآن کے ساتھ اعوذ باللہ پڑھنے کا حکم ہوا ہے اور دونوں امر سے جو اصل مقصود ہے یعنی توکل و استعانت وہ تو واجب ہے اور زبان سے کہہ لینا مسنون و مندوب ہے اور گو اصل مقصود کے اعتبار سے اس آیت کے نزول کے وقت بسم اللہ کا آپ کو معلوم ہونا ضروری نہیں لیکن بعض روایات میں اس صورت کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا نازل ہونا بھی آیا ہے۔

اخرجه الواحدی عن عکرمة والحسن انهما قالا اول مانزل بسم الله الرحمن الرحیم و اول سورة اقراء واخرجه ابن جریر وغیره عن ابن عباس انه قال اول مانزل جبریل علیه سلام علی النبی صلی الله علیه وسلم قال یا محمد استعذ ثم قل بسم الله الرحمن الرحیم کذا فی روح المعانی، اوران آیتوں میں جو قراۃ کو اسم الٰہی کے ساتھ افتتاح کرنے کا حکم ہوا ہے اس حکم میں خود ان آیتوں کا داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ **اسمع ما اقول لک** یعنی میں جو کچھ تجھ سے کہوں تو اس کو سن، تو خود اس جملہ کے سننے کا حکم کرنا بھی اس کو مقصود ہے۔

پس حاصل یہ ہوگا کہ خواہ ان آیتوں کو پڑھو یا جو آیات بعد میں نازل ہوں گی ان کو پڑھو سب کی قرات اسم الٰہی سے ہونا چاہئے اور آپ کو بعلم ضروری معلوم ہو گیا کہ یہ قرآن اور وحی ہے، اور حدیثوں میں جو آپ کا ڈر جانا اور ورقہ ابن نوفل سے بیان کرنا آیا ہے، وہ بوجہ شبہ کے نہ تھا بلکہ خوف وہیبت وحی سے اضطراری تھا اور ورقہ سے بیان کرنا مزید اطمینان وزیادت ایقان کے لئے تھا نہ کہ عدمِ ایقان کے سبب، اور معلم متعلم

سے ابجد شروع کرانے کے وقت کہتا ہے کہ ہاں پڑھ پس اس سے تکلیف مالا یطاق لازم نہیں آتی اور آپ کا عذر فرمانا یا تو اس وجہ سے ہے کہ آپ کو اس جملے کے معنی متعین نہ ہوئے ہوں کہ مجھ سے کیا پڑھوانا چاہتے ہیں اور یہ امر کوئی خلاف شان نہیں ہے یا باوجود تعین مراد کے اس سبب سے ہے کہ قرات کے استعمال اکثر لکھی ہوئی چیز کو پڑھنے کے معنی میں آتا ہے تو آپ نے بوجہ صرف شناس نہ ہونے کے یہ عذر فرمایا ہو اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کا دبانا، بظن غالب **و اللہ اعلم بحقیقتہ الحال** اس لئے ہوگا کہ کہا آپ کے اندر بارِ وحی کے تحمل کی استعداد پیدا کر دیں اور لفظ رب سے اشارہ اس طرف ہے کہ ہم آپ کی مکمل تربیت کریں گے اور نبوت کے درجاتِ اعلیٰ پر پہنچا دیں گے۔

(آگے رب کی صفت ہے یعنی وہ ایسا رب ہے) جس نے (مخلوقات کو) پیدا کیا (اس وصف کی تخصیص میں یہ نکتہ ہے کہ حق اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اول ظہور اس نعمت کا ہوتا ہے تو تذکیر میں اس کا مقدم ہونا مناسب ہے اور نیز خلق دلیل ہے خالق پر اور سب سے اہم اور اقدم معرفتِ خالق ہے، آگے بطور تخصیص بعد تعمیم کے ارشاد ہے کہ) جس نے (سب مخلوقات میں سے بالخصوص) انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا (اس تخصیص بعد تعمیم میں اشارہ ہے کہ نعمتِ خلق میں بھی عام مخلوقات سے زیادہ انسان پر انعام ہے کہ اس کو کس درجہ تک ترقی دی کہ صورت کیسی بنائی، عقل و علم سے مشرف بنایا، پس انسان کو زیادہ شکر اور ذکر کرنا چاہئے، اور تخصیص علق کی شاید اس لئے ہے کہ یہ ایک برزخی حالت ہے کہ اس کے قبل نطفہ اور غذا و عنصر ہے اور اس کے بعد مضغہ اور ترکیبِ عظام و نفخ روح ہے پس گویا وہ جمیع احوال متقدمہ و متاخرہ کے درمیان ہے، آگے قرات کو مقصود اہم قرار دینے کے لئے ارشاد ہے کہ) آپ قرآن پڑھا کیجئے (حاصل یہ کہ پہلے امر یعنے اِقْرَاءُ بِسْمِ رَبِّکَ سے یہ شبہ نہ کیا جاوے کہ یہاں اصل مقصود ذکر اسم اللہ ہے کہ بلکہ قرات خود بھی فی نفسہا مقصود ہے کیونکہ تبلیغ کا ذریعہ یہی

قرات ہے اور تبلیغ ہی اصل کام صاحبِ وحی کا ہے پس اس تکرار میں آپ کی نبوت اور ماموربالتبلیغ ہونے کا اظہار بھی ہو گیا اور آگے اس عذر کو رفع کر دینے کی طرف اشارہ ہے جو آپ نے اول جبرئیل علیہ السلام سے پیش کیا تھا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، اس کے لئے ارشاد فرمایا کہ) آپ کا رب بڑا کریم ہے (جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور وہ ایسا ہے) جس نے (لکھے پڑھوں کو نوشتہ) قلم سے تعلیم دی (اور عموماً و مطلقا) انسان کو (دوسرے ذرائع سے) ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا۔

(مطلب یہ کہ اول تو تعلیم کچھ کتابت میں منحصر نہیں کیونکہ دوسرے طریقوں سے بھی تعلیم کا مشاہدہ کیا جاتا ہے، ثانیاً اسباب موثر بالذات نہیں، مسببِ حقیقی اور علم دینے والے ہم ہیں، پس گو یا آپ لکھنا نہیں جانتے مگر ہم نے جب آپ کو قرات کا امر کیا ہے تو ہم دوسرے ذریعہ سے آپ کو قرات اور حفظِ علوم وحی پر قدرت دیں دے گے چنانچہ ایسا ہی ہوا، پس ان آیات میں آپ کی نبوت اور اس کے مقدمات و متممات کا پورا بیان ہو گیا اور چونکہ صاحبِ نبوت کی مخالفت غایت درجہ کا گناہ او شنیع امر ہے، اس لئے آئندہ آیات میں جن کا نزول آیات اولی سے ایک مدت کے بعد ہوا ہے آپ کے ایک خاص مخالف یعنی ابوجہل کی مذمت عام الفاظ سے ہے جس میں دوسرے مخالفین بھی شامل ہو جاویں، جس کا سبب نزول یہ ہے کہ ایک بار ابوجہل نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھا کہنے لگا کہ میں آپ کو اس سے بارہا منع کر چکا ہوں، آپ نے اس کو جھڑک دیا تو کہنے لگا کہ مکہ میں سب سے بڑا مجمع میرے ساتھ ہے اور یہ بھی کہا تھا کہ اگر اب کی بار نماز پڑھتے دیکھوں گا تو نعوذ باللہ آپ کی گردن پر پاؤں رکھ دوں گا چنانچہ ایک بار قصد سے چلا مگر قریب جا کر رک گیا اور پیچھے ہٹنے لگا، لوگوں نے وجہ پوچھی کہنے لگا مجھ کو ایک خندق آگ کی حائل معلوم ہوئی اور اس میں پر دار چیزیں نظر آئیں آپ نے فرمایا وہ فرشتے تھے اگر اور آگے جاتا تو فرشتے اس کو بوٹی بوٹی کر کے نوچ ڈالتے اس پر یہ آیتیں

نازل ہوئیں کذا فی الدر المنثور عن الصحاح وغیرہ بامن کتب الحدیث

ارشاد ہے کہ) سچ مچ بے شک (کافر) آدمی حد (آدمیت) سے نکل جاتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے آپ کو (ابنائے جنس سے) مستغنی دیکھتا ہے (کقولہ تعالی وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا الخ حالانکہ اس استغناء پر سرکشی حماقت ہے کیونکہ کسی کو گو مخلوق سے من وجہ استغناء ہو بھی جاوے لیکن حق تعالیٰ سے استغناء تو کسی حال میں نہیں ہو سکتا حتی کہ آخر میں) اے مخاطب (عام) تیرے رب ہی کی طرف سب کو لوٹنا ہوگا (اور اس وقت بھی مثل حالتِ حیات کے اس کی قدرت کے احاطہ میں گھرا ہوگا اور اس حالت میں جو اس کو طغیان کی سزا ہوگی اس سے بھی کہیں نہ بھاگ سکے گا پس ایسا عاجز ایسے قادر سے کب مستغنی ہو سکتا ہے تو اپنے کو مستغنی سمجھنا اور اس کی بنا پر سرکشی کرنا بڑی بیوقوفی ہے، آگے بصورت استفہام تعجب ہے اس کی سرکشی پر یعنی) اے مخاطب (عام) بھلا اس شخص کا حال تو بتلا جو (ہمارے) ایک خاص بندے کو منع کرتا ہے جب وہ (بندہ) نماز پڑھتا ہے (مطلب یہ کہ اس شخص کا حال دیکھ کر تو بتلا کہ اس سے زیادہ عجیب بات بھی کوئی ہے، حاصل یہ کہ نمازی کو نماز سے روکنا نہایت ہی بری اور عجیب بات ہے۔

آگے اسی تعجیب کی تاکید وتقویت کے لئے مکرر فرماتے ہیں کہ) اے مخاطب (عام) بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ بندہ (جس کو نماز سے روکا گیا ہے) ہدایت پر ہو (کہ جو کمال لازمی ہے) یا وہ دوسروں کو بھی تقویٰ کی تعلیم دیتا ہو (جو کمال متعدی یعنی دوسروں کی نفع رسانی ہے اور شاید کلمہ تردید لانے سے اشارہ اس طرف ہو کہ اگر ان میں سے ایک صفت بھی ہوتی تب بھی منع کرنے والے کی مذمت کے لئے کافی تھی چہ جائیکہ دونوں ہوں۔

اور) اے مخاطب (عام) بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ شخص (منع کرنے والا دین حق کو) جھٹلاتا ہو اور (دین حق سے) روگردانی کرتا ہو (یعنی نہ عقیدہ رکھتا ہو اور نہ عمل، یعنی

اول تو دیکھو کہ نماز سے منع کرنا کتنا برا ہے پھر بالخصوص یہ دیکھو کہ جب منع کرنے والا ایک گمراہ اور جس کو منع کر رہا ہے وہ ہدایت کا اعلیٰ نمونہ ہے تو یہ کتنی عجیب بات ہے کہ آگے اس منع کرنے پر اس کو وعید ہے یعنی) کیا اس شخص کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ (اس کی سرکشی اور اس سے پیدا ہونے والے اعمال کو) دیکھ رہا ہے (اور اس پر سزا دے گا، آگے اس پر زجر ہے یعنی اس کو) ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہئے اور) اگر یہ شخص (اپنی اس حرکت سے) باز نہ آوے گا تو ہم (اس کو) پٹھے پکڑ کر جو کہ دروغ اور خطا میں آلودہ پٹھے ہیں (جہنم کی طرف) گھسیٹیں گے (نَاصِیَۃٍ سر کے اگلے بالوں کو کہا جاتا ہے جن کو اردو میں پٹھے بولتے ہیں اس کی صفت میں کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ مجازاً فرمایا اور اس کو جو اپنے مجمع پر گھمنڈ ہے اور ہمارے پیغمبر کو دھمکاتا ہے) سو یہ اپنی مجلس والوں کو بلا لے (اگر اس نے ایسا کیا تو) ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلا لیں گے (چونکہ اس نے نہیں بلایا اس لئے اللہ نے ان فرشتوں کو بھی نہیں بلایا کما روی الطبری عن قتادہ مرسلاً قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لو فعل ابو جھل لا خذتہ الملئکۃ الزبانیۃ عیانا آگے پھر زیارت زجر کے لئے اس کو تنبیہ ہے کہ اس کو) ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہئے مگر) آپ (اس نالائق کی ان حرکتوں کی کچھ پرواہ نہ کیجئے اور) اس کا کہنا نہ مانئے (جیسا اب تک بھی نہیں مانا) اور بدستور نماز پڑھتے رہئے اور خدا کا قرب حاصل کرتے رہئے (اس میں ایک لطیف وعدہ ہے کہ حق تعالیٰ آپ کو ان لوگوں کے ضرر سے محفوظ رکھے گا کیونکہ نماز سے قرب ہوتا ہے اور قرب موجب عظمت ہے الا لحکمتہ خاصہ، پس ایسے امور کی طرف ذرا التفات نہ کیجئے اپنے کام میں لگے رہئے)۔

شانِ نزول

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ ابوجہل نے کہا کہ کیا محمد ﷺ تمہارے درمیان چہرہ کو گرد آلودہ کرتے رہیں گے (یعنی سجدہ کرتے رہیں گے) جواب دیا گیا کہ

ہاں! ابوجہل نے کہا لات وعزیٰ کی قسم اگر اب میں نے اس کو ایسا کرتے دیکھا تو اس کی گردن کو روند ڈالوں گا اور اس کے چہرہ کو مٹی میں دھنسا دوں گا، (معاذ اللہ) سو اللہ نے **کلا ان الانسان لیطغیٰ (الایات)** نازل فرمائیں (اخرج ابن المنذرؒ)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو جہل آیا اور آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ) نماز سے روکا سو اللہ تعالیٰ نے **ارءیت الذی ینھیٰ، عبدااذا صلیٰ تا کاذبۃ** نازل فرمائی (اخرج ابن الجریرؒ)

۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، اسی دوران ابوجہل ادھر آ نکلا اور کہا کیا میں نے تجھ کو اس سے منع نہیں کیا تھا اس پر نبی اکرم ﷺ نے اس کو ڈانٹا، تو ابوجہل نے کہا اے محمد ﷺ تو جانتا ہے کہ مکہ میں مجھ سے زیادہ کسی کے ہم مجلس (یار و مددگار) نہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت **فلیدع نادیہ سندع الزبانیۃ** نازل فرمائی۔

(اخرج الترمذی و قال حدیث حسن صحیح)

ربط ومناسبت: **والضحی** کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے عطائے نبوت و تعلیم وحی ہے، جو بعد توحید کے مہم ہے جمیع مہمات کا اور اس کے مناسب مذمت اور ردع مخالف صاحب وحی کا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ○ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ○ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ○ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ○ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ○

اقرا فعل، ضمیر اس میں ذوالحال، اس کا مفعول بہ محذوف ہے یعنی ما یوحی الیک، ب جار اسم مضاف ربک مرکب اضافی موصوف الذی اسم موصول، خلق فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف کل شی سے مل کر مفسر خلق فعل با فاعل

الا نسان مفعول بہ من علق مرکب جاری متعلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر از جملہ فعلیہ تفسیر، مفسر وتفسیر مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف وصفت مل کر اسم کا مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مجرور، جار ومجرور مل کر مبتدا صیغہ اسم فاعل کا متعلق، صیغہ اس فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

اقرا فعل اس میں ضمیر مستتر ذوالحال و حالیہ ربک مرکب اضافی موصوف الاکرم صفت اول الذی اسم موصول علم فعل با فاعل بالقلم متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبتدا، علم فعل با فاعل الانسان مفعول بہ اول ما موصولہ لم یعلم فعل با فاعل ہ ضمیر محذوف مفعول بہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول وصلہ مل کر مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر خبر، پھر مبتدا اپنی خبر سے مل کر حال، ذوالالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى O اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى O اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى O

کلا حرف زجر، ان حرف مشبہ بالفعل الانسان اسم ل تاکید یہ یطغیٰ فعل و فاعل ان مصدریہ رای فعل وفاعل، ہ مفعول بہ اول استغنی فعل اپنے فاعل سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ بتاویل مفرد مفعول بہ ثانی، فعل رای اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر بتاویل مصدر مفعول لہ، فعل یطغی اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر، پھر حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل الی ربک اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم الرجعی

اسم، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

اَرَءَ يْتَ الَّذِي يَنْهٰى ○ عَبْدًا إِذَا صَلّٰى ○ اَرَءَ يْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى ○ اَوْاَمَرَ بِالتَّقْوٰى ○

ا برائے استفہام رایت فعل بافاعل الذی اسم موصول ینھی فعل بافعل عبدا مفعول بہ اول اذا ظرفیہ صلٰی جملہ فعلیہ مظروف، ظرف ومظروف مل کر پھر ظرف جوکہ ینھی فعل سے متعلق ہے ارایت تاکید کے لئے زائد مکرر ہے، ان حرف شرط کان فعل ناقص اس میں ضمیر اس کا اسم علی الھدی مرکب جاری خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ او عاطفہ امر بالتقوی جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط، جزاء محذوف جس پر کہ سابقہ معنی تعجب یا معنی استفہام جو اللہ تعالیٰ کے اس قول الم یعلم بان اللہ یری...... میں دلالت کررہا ہے، شرط وجزاء مل کر مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اَرَءَ يْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ○ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ○

ا استفہامیہ رایت فعل بافاعل ہ ضمیر مفعول بہ اول محذوف، ان شرطیہ کذب و تولی مرکب عطفی شرط، ا استفہام لم جازمہ یعلم فعل بافاعل ب جار ان اللہ یری جملہ اسمیہ بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزاء، شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر مفعول بہ ثانی رایت کا، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ○ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ○

کلا حرف زجر ل برائے قسم (ای واللہ لئن) ان حرف شرط لم ینتہ جملہ فعلیہ شرط ل لام تاکید با نون خفیفہ نسفعن فعل بافاعل ب حرف جار الناصیۃ مبدل منہ ناصیۃ موصوف کاذبۃ صفت اول خاطئۃ صفت ثانی، موصوف اپنے دونوں

صفتوں سے مل کر بدل (معرفہ سے نکرہ کا بدل اس وجہ سے جائز ہے کہ موصوف ہے فصارت کالمعرفة) مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل نسفعن کے، پھر فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزاء، پھر شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ O سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ O كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ O

ف جزائیہ ل لام امر یدع فعل با فاعل نادیہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط محذوف کی یعنی ان کان قادرا علی دفع العذاب (فلید ع نادیه) ،شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

س حرف استقبال ندع فعل با فاعل (جواب امر) الزبانية مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر فعلیہ ہوا۔

کلا حرفِ زجر لا نافیہ تطعہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ و عاطفہ اسجد و اقترب دونوں معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لغوی تشریح

- اقراء: آپ پڑھئے، آپ پڑھا کیجئے (قِراۃ باب ف سے فعل امر معروف، واحد مذکر حاضر)
- خلق: اس نے پیدا کیا۔ خَلَقَ باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب
- انسان: آدمی ج، اَناسِیُّ
- علق: جمے ہوئے خون کا لوتھڑا، خون منجمد، (اسم جنس)
- اکرم: بڑا کریم، کَرَم سے اسم تفضیل، واحد مذکر، لیکن معنیٰ مبالغہ کے معنی دیتا ہے

۞ علم: اس نے تعلیم دی، تعلیم باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب

۞ قلم: قلم، ج اقلام

۞ یطغی: حد سے نکل جاتا ہے، وہ سرکشی کرتا ہے (طُغیان باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

۞ رای: اس نے دیکھا (رُؤیة باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

۞ استغنی: وہ مستغنی ہے، بے پرواہ ہے، بے نیاز ہے (استغناء) باب ۹ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب

۞ رجعی: لوٹنا، (مصدر)

۞ ینھی: وہ منع کرتا ہے وہ روکتا ہے (نَھی باب ف سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

۞ عبد: بندہ، ج، عباد

۞ اذا: جب (اسم ظرف)

۞ صلی: نماز پڑھتا ہے (صلوۃ باب ۲ ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

۞ ان: اگر (حرفِ شرط، ع)

۞ ھدی: ہدایت، راہ دکھانا، (مصدر)

۞ او: یا، (حرفِ عطف، غ)

۞ امر: تعلیم دی، اس نے حکم کیا، (اَمر باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

۞ تقوی: تقویٰ، پرہیزگاری، بچنا (مصدر)

۞ کذب: اس نے جھٹلایا (تکذیب باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

۞ تولی: روگردانی کی، تولی باب ۴ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

- ان: کہ، (حرف مصدری وتاکید، ع)
- لئن: (ل ان) البتہ اگر (حرف تاکید، غ وشرط، ع)
- لم ینته: (ینتھی) وہ باز نہ آیا، انتہاء باب ے سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب مع حرف نفی جحد)
- لنسفعا: (ل، نسفع، ن) البتہ ہم ضرور گھسیٹیں گے (سفع باب ف سے مضارع معروف بالام تاکید ونون تاکید خفیفہ، جمع متکلم)
- ناصیة: پٹھے، پیشانی کے بال ج، نواصی
- کاذبة: دروغ میں آلودہ، جھوٹی (کِذْب سے اسم فاعل، واحد مؤنث
- خاطئة: خطاکار، (خطاء سے اسم فاعل، واحد مؤنث)
- لیدع: (ل یدعو) چاہئے کہ وہ بلائے، چاہئے کہ وہ دعوت دے، (دعوة باب ن، سے امر غائب)
- سندع: ہم بلائیں گے، عنقریب ہم بلائیں گے، مضارع جمع متکلم، مجزوم، بوجہ جواب امر، س حرف استقبال
- نادی: ہم جلسہ، مجلس، ج أندِیة
- زبانیة: دوزخ کے پیادے، دوزخ کے فرشتے، زِبنِیَّة زبن (دھکیلنا) سے ماخوذ ہے۔
- لا تطع: آپ کہنا نہ مانیں، آپ اطاعت نہ کریں، (اطاعة باب ا سے فعل نہی، واحد مذکر حاضر)
- اسجد: آپ نماز پڑھتے رہئے (سَجدة باب ن سے فعل امر، واحد مذکر حاضر)
- اقترب: آپ قربِ خداوندی حاصل کریں، (اقتراب باب ے سے فعل امر، واحد مذکر حاضر)

سورۃ القدر مکیۃ وھی خمس آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝٤ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥

موضوع : حقیقت وعظمت قرآن

ترجمہ بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے O اور آپ کو کچھ معلوم ہے شب قدر کیسی چیز ہے O شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے O اس رات میں فرشتے اور روح القدس اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے اترتے ہیں O سراپا سلام ہے وہ شب طلوع فجر تک رہتی ہے O

مختصر وجامع تفسیر

بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے (تحقیق شب قدر میں نازل ہونے کی سورہ دخان میں گذری ہے) اور (زیادت تشویق کے لئے فرماتے ہیں کہ) آپ کو معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے (آگے جواب ہے کہ) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (یعنی ہزار مہینہ تک عبادت کرنے کا جس قدر ثواب ہے اس سے زیادہ شب قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ہے، کذافی الخازن اور وہ رات ایسی ہے کہ) اس رات میں فرشتے اور روح القدس (یعنی جبرائیل علیہ السلام) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر (زمین کی طرف) اترتے ہیں (اور وہ شب) سراپا سلام ہے (جیسا حدیث بیہقی میں حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ شب قدر میں حضرت جبرئیل

علیہ السلام فرشتوں کے ایک گروہ میں آتے ہیں اور جس شخص کو قیامت وقعود وذکر میں مشغول دیکھتے ہیں تو اس پر صلوۃ بھیجتے ہیں یعنی اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور خازن نے ابن الجوزی سے اس روایت میں یسلمون بھی بڑھایا ہے یعنی سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ اور یصلون کا حاصل بھی یہی ہے کیونکہ رحمت وسلامتی میں تلازم ہے اسی کو قرآن میں سلام فرمایا ہے اور امر خیر سے مراد یہی ہے، اور نیز روایات میں اس میں توبہ کا قبول ہونا ابواب سماء کا مفتوح ہونا اور ہر مومن پر ملائکہ کا سلام کرنا آیا ہے، کذافی الدر المنثور ، اور ان امور کا بواسطہ ملائکہ کے ہونا اور موجبِ سلامت ہونا ظاہر ہے یا امر سے مراد وہ امور ہوں جن کا عنوان سورہ دخان میں امرِ حکیم اور اس شب میں ان کا طے ہونا ذکر فرمایا ہے اور) وہ شبِ قدر (اسی صفت و برکت کے ساتھ) طلوعِ فجر تک رہتی ہے (یہ نہیں کہ اس شب کے کسی حصہ خاص میں یہ برکت ہو اور کسی میں نہ ہو)

شانِ نزول

۱۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ

نبی اکرم ﷺ نے بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کا تذکرہ فرمایا، جس نے اللہ کے راستہ میں ایک ہزار مہینہ تک ہتھیار پہنے، اس پر مسلمانوں نے تعجب کیا سو اللہ تعالیٰ نے سورہ انا انزلنہ فی لیلۃ القدر (آخر تک) نازل فرمائی کہ یہ لیلۃ القدر ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں اس مذکورہ شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہتھیار باندھے۔ (اخرج ابن ابی حاتمؒ)

۲۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو رات کو صبح تک (یعنی رات بھر) نفلیں پڑھا کرتا تھا، پھر دن کو شام تک دشمنِ اسلام سے جہاد کرتا تھا، اور اس نے یہ کام ایک ہزار مہینہ تک انجام دیا سو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے لیلۃ القدر خیر من الف

شھر نازل فرمائی، یہاں مراد وہ ہزار مہینے ہیں جن میں اس شخص نے (مندرجہ بالا) عمل کیا۔(ابن جریرؒ)

ربط ومناسبت : والضحٰی کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے، منجملہ ان کے حقانیت اور عظمت قرآن کی ہے، اس صورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۞ وَمَآ اَدۡرٰکَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۞

ان حرف مشبہ بالفعل نا ضمیر اس کا اسم انزلنہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر ان کی خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

و اعتراضیہ ما استفہامیہ مبتدا،(لوقوعہ فی محل رفع) ادری فعل با فاعل ک مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر اول ما استفہامیہ مبتدا لیلۃ القدر مرکب اضافی خبر، مبتدا وخبر مل کر پھر خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ۞

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوۡحُ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ مِّنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ۞

سَلٰمٌ ‎قف هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۞

لیلۃ القدر مرکب اضافی مبتدا خیر صیغہ اسم تفضیل من الف شھر مرکب جاری متعلق، اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا وخبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

تنزل فعل (بحذف احدی التائین) الملئکۃ معطوف علیہ وعاطفہ الروح معطوف، دونوں مل کر فاعل فیھا متعلق اول باذن ربھم متعلق ثانی من کل امر متعلق ثالث، فعل اپنے فاعل اور تینوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلام مصدر ھی مبتدا حتی حرف جار مطلع الفجر مرکب اضافی مجرور جار مجرور مل کر متعلق سلام کے (یا تنزل کے) مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا، (اور بقول اخفش سلام سے پہلے ھی مبتدا محذوف ہے)

لغوی تشریح

۞ انزلنا: ہم نے اتارا ہم نے نازل کیا، (انزال باب ا سے ماضی معروف، جمع متکلم)

۞ لیلۃ: شب، رات ج، لیالی

۞ قدر: قدر، حرمت ووقار، عزت (مصدر) یا اسمِ علم اس خاص رات کا جو رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔

۞ الف: ایک ہزار (اسمِ عدد) الاف و الُوف

۞ شھر: مہینہ ج اَشْھر و شُھُور

۞ تنزل: اترتے ہیں، نازل ہوتے ہیں، تنزل باب۴ سے مضارع معروف، واحد مؤنث غائب (جہاں دو تاء جمع ہو جاتی ہیں ان میں سے باب۴ اور باب ۵ کے اس صیغہ سے ایک تاء کا حذف جائز ہے اصل میں تتنزل تھا)

۞ ملئکۃ: م، ملک، فرشتے

۞ روح: حضرت روح الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام

۞ اذن: حکم، اجازت، (مصدر)

۞ امر: امر خیر، کام، معاملہ، ج اُمور

۞ سلام: ھی سلام، سراپا سلام، سلامتی، امان، (اسمِ مصدر) مبتدا ھی محذوف ہے۔

۞ ھی: وہ (ضمیر مرفوع منفصل) واحد مؤنث غائب

۞ مطلع: طلوع ہونا (مصدر میمی)

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ

حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ

الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿۶﴾

موضوع : اثباتِ رسالت اور مصدق ومکذب کی جزاوسزا

ترجمہ

جولوگ اہلِ کتاب اور مشرکوں میں سے کافر تھے وہ باز نہ آنے والے تھے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی ○ ایک اللہ کا رسول جو پاک صحیفے پڑھ کر سناوے ○ جن میں درست مضامین لکھے ہوں ○ اور جولوگ اہل کتاب تھے وہ اس واضح دلیل کے آنے ہی کے بعد مختلف ہوگئے ○ حالانکہ ان لوگوں کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت اسی کیلئے خالص رکھیں یکسو ہو کر اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے ان درست مضامین کا ○ بے شک جو اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے وہ آتش

دوزخ میں جاویں گے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ لوگ بدترین خلائق ہیں O

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿٧﴾ جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ﴿٨﴾

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے وہ لوگ بہترین خلائق ہیں O ان کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی، جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے یہ اس شخص کیلئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے O

مختصر و جامع تفسیر

جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے (قبل بعثتِ نبویہ) کافر تھے وہ (اپنے کفر سے ہرگز) باز نہ آنے والے تھے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی (یعنی) ایک اللہ کا رسول جو (ان کو) پاک صحیفے پڑھ کر سناوے جن میں درست مضامین لکھے ہوں (مراد قرآن ہے مطلب یہ ہے کہ ان کفار کا کفر ایسا شدید تھا اور ایسے جہل میں مبتلا تھے کہ بدون کسی عظیم رسول کے ان کی راہ پر آنے کی کوئی توقع نہ تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی حجت تمام کرنے کے لئے آپ کو قرآن دے کر مبعوث فرمایا) اور ان کو چاہئے تھا کہ اس کو غنیمت سمجھتے اور اس پر ایمان لے آتے مگر (جو لوگ اہل کتاب تھے (اور غیر اہل کتاب تو بدرجہ اولی) وہ اس واضح دلیل کے آنے ہی کے بعد (دین میں) مختلف ہو گئے (یعنی دین حق سے بھی اختلاف کیا اور باہمی اختلاف جو پہلے سے تھے ان کو بھی دینِ حق کا اتباع کر کے دور نہ کیا اور مشرکین کو بدرجۂ اولی اس لئے کہا کہ ان

کے پاس تو پہلے سے بھی کوئی علمِ سماوی نہ تھا) حالانکہ ان لوگوں کو (کتبِ سابق میں) یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت کو اسی کے لئے خالص رکھیں یکسو ہو کر (ادیانِ باطلہ کی طرح کسی کو اللہ کا شریک نہ بنادیں) اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوۃ دیا کریں، اور یہی طریقہ ہے ان درست مضامین (مذکورہ) کا (بتلایا ہوا)

حاصل تقریر کا یہ ہوا کہ ان اہل کتاب کو ان کی کتابوں میں یہ حکم ہوا تھا کہ قرآن اور رسول کریم ﷺ پر ایمان لائیں، اور یہی تعلیم تھی قرآن کی جس کو اوپر کتبِ قیمہ سے تعبیر فرمایا ہے اس لئے اس قرآن کے نہ ماننے سے خود اپنی کتب کی مخالفت بھی لازم آتی ہے۔ یہ تو الزام اہل کتاب کو ہوا اور مشرکین اگرچہ پہلی کتب کو نہیں مانتے مگر ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کا حق ہونا یہ بھی تسلیم کرتے تھے اور یہ بات یقینی طور پر ثابت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام شرک سے بالکل بری تھے، اور کتب قیّمہ یعنی قرآن کا اس طریقے کے ساتھ متوافق ہونا بھی ظاہر ہے اسلئے ان پر بھی حجت تمام ہوگئی اور مراد متفرقین ومخالفین سے بعض وہ کفار ہیں جو ایمان نہ لائے تھے اور قرینہ مقابلہ سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جن لوگوں نے تفرق اور خلاف نہیں کیا وہ اہلِ ایمان ہیں، آگے بیانِ عمل کے بعد تصریحاً کفار کی دونوں قسموں یعنی اہل کتاب ومشرکین کی اور مومنین کی سزا و جزاء کا مضمون ارشاد فرماتے ہیں یعنی) بے شک جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے وہ آتش دوزخ میں جاویں گے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ لوگ بد ترین خلائق ہیں (اور بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین خلائق ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) اللہ تعالیٰ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے (یعنی نہ ان سے کوئی معصیت ہوگی اور نہ ان کو کوئی امر مکروہ پیش آوے گا جس سے احتمال عدمِ رضا کا جانبین سے ہو اور) یہ

(جنت اور رضا) اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے (اور اللہ سے ڈرنے ہی پر ایمان وعملِ صالح مرتب ہوتا ہے جس کو دخولِ جنت وحصول رضا کا مدار فرمایا ہے)

ربط ومناسبت: والضحی کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے مسئلہ رسالت اور اس کے مصدقین ومکذبین کی مجازات ہے اس صورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ○ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ○ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ○

لم یکن فعل ناقص الذین اسم موصول کفروا فعل، ضمیر ذوالحال من جارہ اھل الکتاب معطوف علیہ و عاطفہ المشرکین معطوف، دونوں مل کر مجرور، جارو مجرور مل کر حال، ذوالحال وحال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر فعل ناقص کا اسم، منفکین صیغہ اسم فاعل حتی حرف جار ان محذوف تا تیھم فعل ضمیر اس میں مفعول بہ البینۃ مبدل منہ رسول موصوف من اللہ مرکب جاری متعلق کائن کے، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت اول یتلوا فعل با فاعل صحفا موصوف مطھرۃ صفت اول فیھا متعلق کائنۃ کے ہو کر خبر مقدم کتب قیمۃ مرکب توصیفی مبتدا مؤخر، مبتدا وخبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صحفا کی صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت ثانی رسول کی وہ اپنی دونوں صفتوں سے مل کر بدل، مبدل منہ البینۃ اپنے بدل سے مل کر فاعل تاتی کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق منفکین کے، یہ اپنے متعلق سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ م بَعْدِ مَا جَآئَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ O

و عاطفہ ما نافیہ تفرق فعل الذین اسم موصول اوتوا فعل مجہول ضمیر اس میں نائب فاعل الکتب مفعول ثانی الا برائے حصر من جار بعد مضاف ما مصدر یہ جاء ت فعل ھم مفعول بہ البینۃ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بتاویل مصدر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل اوتوا کے، فعل اپنے نائب فاعل، مفعول ثانی اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل، تفرق فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵ لا حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ O

و استینافیہ ما نافیہ امروا فعل و نائب فاعل الا برائے حصر ل تعلیلہ جو کہ حرف جار کی قوت میں ہے، یعبدوا فعل، اس میں ضمیر ذوالحال، لفظ اللہ مفعول بہ مخلصین صیغہ اسم فاعل، اس میں ضمیر ذوالحال لہ مرکب جاری متعلق الدین مفعول بہ حنفاء حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر حال، یعبدوا کی ضمیر ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ یقیموا الصلوۃ جملہ فعلیہ معطوف اول و عاطفہ یوتوا الزکوۃ جملہ فعلیہ معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر بعد از جملہ معطوفہ بتاویل مصدر (کیونکہ لام کے بعد ان محذوف ہے ای لان یعبدوا) ہو کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق فعل امروا کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جملہ حال بنا من اھل الکتاب (ای والحال انھم ما امروا بشئی یخالف اصول دینھم بل بشئی یطابقھا)

واستینا فیہ ذلک مبتدا دین القیمة (ای دین الملة القیمة) مرکب اضافی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْ مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اُوْلٰٓئِکَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ O

ان حرف مشبہ بالفعل الذین اسم موصول کفروا فعل با فاعل من جارہ اھل الکتب مرکب اضافی معطوف علیہ و عاطفہ المشرکین معطوف، دونوں مل کر مجرور، جا مجرور مل کر متعلق فعل کے، کفروا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول و صلہ مل کر ان کا اسم فی حرف جار نار جھنم مرکب اضافی مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق صیغہ اسم فاعل کائنون کے، صیغہ اسم فاعل میں ضمیر ذوالحال خالدین صیغہ اسم فاعل فیھا متعلق، خلدین اپنے متعلق سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، کائنون اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر ان کی خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

اولئک مبتدا ھم ضمیر فصل مبتدا شر البریة مرکب اضافی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر، اولئک اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ O جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا O

ان حرف مشبہ بالفعل الذین اسم موصول امنوا جملہ فعلیہ معطوف علیہ و عاطفہ عملوا الصلحت جملہ فعلیہ معطوف، دونوں مل کر صلہ، موصول و صلہ مل کر ان کا اسم اولئک ھم خیر البریة جملہ اسمیہ ان کی خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

جزاء ھم مرکب اضافی مبتدا عند ربھم ظرف جنت عدن مرکب

اضافی موصوف تجری من تحتها الانهار جملہ فعلیہ صفت، موصوف وصفت مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

خلدین صیغہ اسم فاعل فیھا متعلق، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر مؤکد ابدا تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر حال، فعل محذوف ادخلوھا کی ضمیر ذوالحال سے ذوالحال وحال مل کر فاعل، فعل محذوف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ O

رضی فعل، لفظ اللہ فاعل عنھم متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ وعاطفہ رضوا عنہ جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جزاءھم کی خبر ثانی (یا حال ہے باضمار قد) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ذلک مبتدا ل جار من موصولہ خشی فعل با فاعل ربہ مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر مجرور، جار ومجرور مل کر متعلق صیغہ اسم فاعل کائن کے، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- کفروا: انہوں نے کفر کیا، انکار کیا (کفر باب ن سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)
- من: سے، طرف سے (حرف جار، ع)
- اھل: والے ج اَھْلُوْن
- الکتب: کتاب یعنی توراۃ وانجیل ج کُتُب
- مشرکین: شرک کرنے والے، م، مشرک (اشراک باب ا سے اسم

فاعل، جمع مذکر سالم)

۞ منفکین: باز آنے والے، جدا ہونے والے، چھوڑنے والے۔ انفکاک باب۶ سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم، م مُنفکّ۔

۞ حتی تاتی: یہاں تک کہ آتی (اتیان باب ض سے مضارع معروف، واحد مؤنث غائب بان مضمرہ بعد حتی (حرف جار بمعنی یہاں تک)

۞ بینة: واضح دلیل، روشن نشانی (بیان سے اسم صفت)

۞ رسول: رسول، پیغمبر، بھیجا ہوا، ج رُسُلُ، رسالة سے فَعُول بمعنی مفعول اسم صفت

۞ یتلوا: وہ پڑھ کر سناتا ہے، وہ تلاوت کرتا ہے، (تلاوة باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

۞ صحف: صحیفے، ورق، م صحیفة

۞ کُتُب: مضامین لکھے ہوئے احکام، م، کتاب

۞ قیمة: درست، سیدھی مضبوط ومحکم (قِیام سے اسم صفت، واحد مؤنث)

۞ ماتفرق: مختلف نہیں ہوئے، وہ متفرق نہیں ہوئے (تفرق باب۴ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

۞ اوتوا: وہ عطاء کئے گئے، ان کو دی گئی (ایتاء، باب ا سے ماضی مجہول، جمع مذکر غائب)

۞ جاء ت: آگئی (مَجیئة باب ض سے ماضی معروف، واحد مؤنث غائب)

۞ امروا: وہ حکم دئے گئے، ان کو حکم دیا گیا (امر باب ن سے ماضی مجہول، جمع مذکر غائب)

۞ لیعبدوا: تاکہ وہ عبادت کریں، (عبادة باب ن سے فعل امر، جمع مذکر غائب،

منصوب بان مضمرۃ لام تعلیل)

۞ مخلصین: خالص رکھنے والے مخلص، (اخلاص باب ا سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم، م مُخْلِص

۞ حنفاء: م، حنیف یکسو ہونے والے، (حَنَف سے اسم صفت، (معبودان و ادیانِ باطل سے کٹ کر راہِ راست پر چلنے والے)

۞ یقیموا: وہ پابندی کریں، وہ قائم کریں (اقامۃ باب ا سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب، لام تعلیل عطف کی بنا پر ساقط ہوگیا)

۞ یوتوا: وہ دیا کریں، عطا کریں (ایتاء باب ا سے مضارع معروف جمع مذکر غائب)

۞ الزکوۃ: زکوٰۃ، پاکیزگی (اسم مصدر)

۞ جھنم: دوزخ (اسم غیر منصرف بوجہ علمیت و تانیث)

۞ خٰلدین: ہمیشہ رہنے والے، م خالد، خُلود سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم (بحالت نصب و جر)

۞ اولئک: یہ لوگ۔ وہ سب، (اسم اشارہ)

۞ ھم: ہی، وہ (ضمیر فاصل، جمع مذکر غائب)

۞ بریۃ: خلائق، مخلوق ج، بَرَایا

۞ جزاء: صلہ، بدلہ (مصدر)

۞ عند: نزدیک، پاس (اسم ظرف)

۞ جنت: گھنا سبز باغ، بہشتیں م، جنۃ

۞ عدن: ہمیشگی، مراد ہے ہمیشہ رہنے والے، (مصدر)

۞ تجری: جاری ہوتی ہیں، بہتی ہیں (جَرْی باب ض سے مضارع معروف واحد مؤنث غائب)

- تحت: نیچے، (اسم ظرف)
- انهار: نہریں م، نَهر
- ابد: ہمیشہ، (ظرف زمان) ج آباد
- رضی: خوش رہے، راضی ہوگیا، (رضاً باب س سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- رضوا: وہ خوش رہیں گے، وہ راضی ہوگئے، ماضی معروف، جمع مذکر غائب
- خشی: ڈرا، (خشیة باب س سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

سورۃ الزلزال مدنیۃ وھی ثمان آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۥ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ﴿۶﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾

موضوع واقعات قیامت

ترجمہ جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جاوے گی O اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی O اور آدمی کہے گا اس کو کیا ہوا O اس روز زمین اپنی تمام سب خبریں بیان کرنے لگے گی O اس سبب سے کہ آپ کے رب کا اس کو یہی حکم ہوا O اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہوکر واپس ہوں گے تا کہ اپنے اعمال کو

دیکھ لیں O سو جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا O اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا O

مختصر و جامع تفسیر

جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جائے گی اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی (مراد بوجھ سے دفینے اور مُردے ہیں، اور اگرچہ بعض روایات سے پہلے بھی دفینوں کا باہر آجانا معلوم ہوتا ہے لیکن ممکن ہے کہ قیامت سے پہلے جو دفینے باہر آگئے تھے مرورِ ایام سے پھر ان پر مٹی آگئی ہو اور مستور ہو گئے ہوں اور قیامت کے روز پھر نکلیں اور دفائن کے ظاہر ہو جانے کی شاید یہ حکمت ہو کہ مال کی بہت محبت کرنے والے اپنی آنکھوں اموال کا بیکار ہونا دیکھ لیں) اور (اس حالت کو دیکھ کر کافر) آدمی کہے گا کہ اس کو کیا ہوا (کہ زمین اس طرح ہل رہی ہے اور سب دفینے باہر آرہے ہیں) اس روز زمین اپنی سب (اچھی بری) خبریں بیان کرنے لگے گی اس سبب سے کہ آپ کے رب کا اس کو یہی حکم ہوگا (ترمذی وغیرہ میں اس کی تفسیر میں حدیث مرفوع آئی ہے کہ جس شخص نے روئے زمین پر جیسا عمل کیا ہوگا اچھا یا برا زمین سب کہہ دے گی یہ اس کی شہادت ہوگی)۔

اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (موقف حساب سے) واپس ہوں گے (یعنی جو لوگ حساب محشر سے فارغ ہو کر لوٹیں گے تو کچھ جماعتیں جنتی کچھ دوزخی قرار پا کر جنت و دوزخ کی طرف چلی جاویں گی) تاکہ اعمال (کے ثمرات) کو دیکھ لیں سو جو شخص (دنیا میں) ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا (بشرطیکہ اس وقت تک وہ خیر و شر باقی رہی ہو، ورنہ اگر کفر کے سبب وہ چیز فنا ہو چکی ہو یا ایمان و توبہ کے ذریعہ بدی معاف ہو چکی ہو تو وہ اس میں داخل ہی نہیں کیونکہ نہ وہ خیر خیر رہی اور نہ وہ شر شر رہا۔ جب مدارِ حکم نہ رہا حکم بھی ثابت نہ ہوگا)۔

شانِ نزول

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں جب ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا (۸.۷۶) اور وہ لوگ خدا کی محبت میں غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں) پوری نازل ہوئی تو اہل ایمان (اپنی قلیل سی خیرات کے متعلق) سوچنے لگے کہ ان کو تھوڑی سے چیز خیرات کرنے پر اجر نہیں ملے گا، جب کہ وہ اللہ کے راستہ میں خرچ کریں، اور لوگ سوچنے لگے کہ ان کو چھوٹے گناہ پر ملامت نہیں کی جائے گی جیسے جھوٹ، بدنظری، غیبت، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی، فمن یعمل مثقال ذرة الخ ترجمہ: سو جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا، وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا (ابن ابی حاتم)

ربط ومناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے اعتقاد وقوع ومجازات قیامت کا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیبِ مصطلحه

اِذَازُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ○ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ○ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ○ بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَهَا ○

اذا شرطیہ زلزلت فعل مجہول الارض نائب فاعل زلزالها مرکب اضافی مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ وعاطفہ اخرجت فعل الارض فاعل اثقالها مرکب اضافی مفعول بہ سے مل کر معطوف اول و عاطفہ قال الانسان جملہ فعلیہ قول مالها جملہ اسمیہ مقولہ دونوں مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفوں سے مل کر شرط، یوم، اذا سے بدل ہے (جس کا عامل تحدث ہے) تحدث فعل بافاعل الناس مفعول بہ اول محذوف اخبار ها مفعول بہ ثانی ب حرف جار سببیہ ان حرف مشبہ بالفعل ربک مرکب اضافی اس کا اسم اوحی لها جملہ فعلیہ خبر حرف مشبہ بالفعل اپنے

اسم وخبر سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق فعل تحدث اپنے فاعل، متعلق اور دونوں مفعولوں سے مل کر جواب شرط، شرط وجواب شرط سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝

یومئذ یہ بدل ہے کہ پہلے یومئذ سے یا منصوب ہے فعل اذکر محذوف سے یا تاکید ہے پہلے یومئذ کی یا ظرف متعلق ہے یصدر کے، یصدر فعل الناس ذوالحال اشتاتا حال دونوں مل کر فاعل ل حرف جار ان مضمرہ یروا فعل بافاعل اعمالھم مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر فعل یصدر کے متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

ف عاطفہ، تفریعیہ من شرطیہ یعمل فعل بافاعل مثقال ممیز ذرۃ تمیز دونوں مل کر مبدل منہ خیرا بدل، دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط، یرہ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جزاء، شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف علیہ و عاطفہ من یعمل الخ پورا جملہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لغوی تشریح

- اذا: جب (اسم ظرف)
- زلزلت: ہلائی جائے گی، (زلزلۃ باب ۱۰ سے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب)
- ارض: زمین (ج ارضون واراضی)
- زلزال: ہلانا، (مصدر باب ۱۰)
- اخرجت: وہ نکالے گی، نکال پھینکے گی، اخراج باب ا سے ماضی معروف

واحد مؤنث غائب)

- اثقال: بوجھ، م ثِقْل
- قال: کہے گا (قول باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- مالھا: مال، ھا) اس کو کیا ہوا ہے (ما سوالیہ، لام جارہ اور ضمیر مجرور (یہ عربی زبان کا محاورہ ہے)
- تحدث: وہ بیان کرے گی، (تحدیث باب ۲ سے مضارع معروف، واحد مؤنث غائب)
- اخبار: خبریں، م خَبَرٌ
- اوحی: حکم ہوگا، الہام ہوگا، (ایحاء باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- یصدر: واپس ہونگے، نکلیں گے، (صَدُر باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- اشتات: م، شت، منتشر، مختلف جماعتیں، بکھرے ہوئے،
- لیروا: تاکہ دیکھ لیں، تاکہ ان کو دکھلائے جائیں (رُؤیۃ باب ف سے مضارع مجہول ومنصوب بان مضمرہ بالام تعلیل (جمع مذکر غائب)
- اعمال: م، عَمَل، کام، کارگردی، (مصدر)
- یعمل: وہ نیکی کرے گا، وہ عمل کرے گا (عَمَل باب س سے مضارع معروف واحد مذکر غائب)
- مثقال: برابر، ہم وزن، (اسم آلہ)
- ذرۃ: ریت کا ذرہ، ج، ذرات
- یر: یری: وہ دیکھ لے گا، (رویۃ باب ف سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝١ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝٢ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝٣ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝٤ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝٥ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝٦ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝٧ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝٨ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝٩ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝١٠ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝١١

موضوع : بعض راس القبائح کی مذمت

ترجمہ قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں O پھر ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں O پھر صبح کے وقت تاخت وتاراج کرتے ہیں O پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں O پھر اس وقت جماعت میں جا گھستے ہیں O بے شک آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے O اور اس کو خود بھی اس کی خبر ہے O اور وہ مال کی محبت میں بڑا مضبوط ہے O کیا اس کو معلوم نہیں جب زندہ کئے جاویں گے جتنے مردے قبروں میں ہیں O اور آشکار ہو جاوے گا جو دلوں میں ہے، بے شک ان کا پروردگار ان کے حال سے اس روز پورا آگاہ ہے O

مختصر وجامع تفسیر

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ پھر (پتھر پر) ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں پھر صبح کے وقت تاخت وتاراج کرتے ہیں پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر اس وقت دشمنوں کی جماعتوں میں جا گھستے ہیں (مراد اس سے لڑائی

کے گھوڑے ہیں، جہاد ہو یا غیر جہاد عرب چونکہ حرب وضرب اور جنگ کے عادی تھے جس کے لئے گھوڑے پالتے تھے ان کی مناسبت سے ان کی جنگی گھوڑوں کی قسم کھائی گئی آگے جواب قسم ہے کہ) بیشک (کافر) آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اور اس کو خود بھی اس کی خبر ہے (کبھی ابتداءً ہی اور کبھی کچھ غور کے بعد اپنی ناشکری کا احساس کر لیتا ہے) اور وہ مال کی محبت میں بڑا مضبوط ہے (یہی اس کی ناشکری کا سبب ہے، آگے حب مال اور ناشکری پر وعید ہے یعنی) کیا اس کو وہ وقت معلوم نہیں جب زندہ کئے جاویں گے جتنے مردے قبروں میں ہیں اور ظاہر ہو جائے گا جو کچھ دلوں میں ہے بے شک ان کا پروردگار ان کے حال سے اس روز پورا آگاہ ہے (اور مناسب جزا دے گا، حاصل یہ ہے کہ انسان کو اگر اس وقت کی پوری خبر ہوتی اور آخرت کا حال متحضر ہوتا تو اپنی ناشکری اور حبِ مال سے باز آجاتا)

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کو (کسی جگہ) بھیجا اور ایک مہینہ تک ٹھہرے (اس عرصہ میں) آپ کے پاس ان گھوڑوں کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی، پس سورہ والعادیات ضبحاً آخر تک نازل ہوئی (البزار وابن ابی حاتم)

ربط ومناسبت: والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے اعمال قبیحہ سے بچنا ہے اس سورت میں اس کی ندامت اور اس پر جزاء کا ترتب مذکور ہے۔

تراکیب مصطلحہ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ○ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ○ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ○ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ○ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ○

و حرف جار قسمیہ ال موصولہ (ای اللاتی عدون ضبحا) عٰدیٰت ذوالحال ضبحا ای ضابحة حال، ذوالحال وحال مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ الموریٰت ذوالحال اپنے حال قدحا ای قادحات سے مل کر معطوف اول ف عاطفہ

المغیرات صیغہ اسم فاعل اپنے مفعول فیہ صبحا سے مل کر معطوف ثانی ف عاطفہ اثرن فعل بافاعل اپنے متعلق بہ اور مفعول بہ نقعا سے مل کر معطوف ثالث ف عاطفہ وسطن فعل بافاعل، اپنے متعلق بہ اور مفعول بہ جمعا سے مل کر معطوف رابع، پھر معطوف علیہ اپنے تمام معطوفوں سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول وصلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اقسم فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْد" O وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیْد" O وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْد" O

ان حرف مشبہ بالفعل الانسان اسم لربہ متعلق مقدم ل تاکید کنود صیغہ صفت، اپنے متعلق سے مل کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ و عاطفہ انہ علی ذلک لشہید معطوف اول و عاطفہ انہ لحب الخیر لشدید معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جواب قسم، قسم وجواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ O وَحُصِّلَ مَافِی الصُّدُوْرِ O اِنَّ رَبَّہُمْ بِہِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْر" O

ا استفہام انکاری ف عاطفہ لا یعلم فعل بافاعل اذا شرطیہ بعثر فعل مجہول ما موصولہ ثبت فعل بافاعل مقدر فی القبور متعلق، فعل مقدر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ حصل مافی الصدور معطوف، دونوں مل کر شرط ان حرف مشبہ بالفعل ربہم مرکب اضافی اسم بہم متعلق مقدم یومئذ ظرف مقدم ل تاکید یہ خبر صیغہ صفت، صیغہ صفت اپنے متعلق مقدم اور ظرف سے مل کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جواب شرط، شرط وجواب شرط مل کر بتاویل مفرد یعلم کا

مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، معطوف محذوف ہے یعنی ایفعل القبائح فلا یعلم اذا نجازیه یوم القیامة معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لغوی تشریح

- عادیت: تیز دوڑنے والے، م عادیة (عَدْو سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم) (مراد مجاہدین کے گھوڑے ہیں)
- ضبح: گھوڑے کا ہانپنا (مصدر) باب فتح
- موریت: پتھر پر ٹاپ مار کر آگ جھاڑنے والے گھوڑے (ایراء باب ا سے اسم فاعل، جمع مؤنث)
- قدح: آگ جھاڑنا، چقماق سے آگ نکالنا (مصدر) باب فتح
- مغیرات: تاخت و تاراج کرنے والے، غارت کرنے والے (اغارة سے اسم فاعل، جمع مؤنث سالم، م مغیرة
- اثرن: انہوں نے اڑایا، اڑاتے ہیں (اِثَارة باب ا سے ماضی، جمع مؤنث غائب)
- نقع: گرد و غبار (مصدر)
- وسطن: وہ بیچ میں جا گھستے ہیں، (وَسْط باب ض سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)
- کَنود: بڑا ناشکرا، بڑا ناسپاس، (کنود سے اسم مبالغہ) باب نصر
- شھید: خبر رکھنے والا، گواہ، جاننے والا، (شهادة سے فعیل بمعنی فاعل
- حب: محبت (مصدر)
- خیر: بھلائی (مجازاً مال)

- شدید: مضبوط، سخت (شِدّة سے اسم صفت)
- افلا: (ء، ف، لا،) کیا، پس، نہیں، غ
- یعلم: وہ جانتا ہے، معلوم ہے (عِلم باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- اذا: جب، (اسم ظرف)
- بعثر: زندہ کئے جائیں گے، اٹھایا جائے گا، (بَعْثَرة باب ۱۰ سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)
- قبور: قبریں، م، قبر
- حصل: آشکارا ہو جائے گا، (تحصیل باب ۲ سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)
- صدور: (م صدر) دل، سینہ
- خبیر: باخبر دانا، پوری طرح آگاہ (اسم صفت)

سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَى عَشْرَةَ آيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْقَارِعَةُ ۝١ مَا الْقَارِعَةُ ۝٢ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝٣ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝٤ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝٥ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٦ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٨ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝٩ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١

موضوع : مجازات (جزاء وسزا) کا بیان

ترجمہ

وہ کھڑکھڑانے والی چیزO کیسی ہے وہ کھڑکھڑانیوالی چیزO اور آپ کو کچھ معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیزO جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہوجاویں گےO اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جاویں گےO پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگاO وہ خاطرخواہ آرام میں ہوگاO اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگاO اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگاO اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ کیا چیز ہےO ایک دہکتی ہوئی آگ ہےO

مختصر وجامع تفسیر

وہ کھڑکھڑانے والی چیز کیسی ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز اور آپ کو کچھ معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز (مراد قیامت ہے جو دلوں کو گھبراہٹ سے اور کانوں کو سخت آوازوں سے کھڑکھڑائے گی اور یہ اس روز ہوگا) جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہوجاویں گے (پروانوں سے تشبیہ چند چیزوں کی وجہ سے دی گئی، ایک کثرت سے ہونا کہ سارے اولین وآخرین انسان ایک میدان میں جمع ہوجاویں گے، دوسرے کمزور ہونا کہ سب انسان اس وقت کمزوری میں پروانے جیسے ضعیف وعاجز ہوں گے یہ دونوں وصف تو تمام اہل محشر انسانوں میں عام ہوں گے۔

تیسرے بیتاب اور بے چین ادھر ادھر پھرنا جو پروانوں میں مشاہدہ کیا جاتا ہے یہ صورت خاص مومنین میں نہیں ہوگی وہ اپنی قبروں سے مطمئن اٹھیں گے) اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہوجاویں گے (عھن رنگین اون کو کہا جاتا ہے، پہاڑوں کے رنگ چونکہ مختلف ہیں وہ سب اڑتے پھریں گے جن کی مثال اس اون کی ہوگی جس میں مختلف رنگ کے بال ملے ہوئے ہوں اس روز اعمالِ انسانی تولے جائیں گے) پھر جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا (یعنی جو مومن ہوگا) وہ تو خاطرخواہ آرام میں

ہوگا (یعنی نجات پا کر جنت میں جائے گا) اور جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا (یعنی کافر) اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور آپ کو کچھ معلوم ہے وہ (ہاویہ) کیا چیز ہے (وہ) ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

ربط ومناسبت : والضحی کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے ایک ان میں سے اعتقاد مجازاۃ کا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ O وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْقَارِعَةُ O يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ O وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ O

القارعة مبتدا اول ماالقارعة جملہ اسمیہ خبریہ، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ و استینافیہ ما مبتدا ادری فعل با فاعل ک مفعول بہ اول ما مبتدا القارعة خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مفعول ثانی (ای شئی اعلمک ماشان القارعة) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

یوم مضاف یکون فعل ناقص الناس اسم ک جارہ الفراش المبثوث مرکب توصیفی مجرور، جار و مجرور مل کر کائنا کے متعلق ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ تکون الجبال کالعهن المنفوش معطوف، دونوں مل کر بتاویل مفرد مضاف الیہ یوم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ جس کا ناصب القارعة ہے (ای تقرعهم یوم یکون......)

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ O فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ O وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ O فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ O وَمَآ اَدْرٰكَ مَاهِيَهْ O نَارٌ حَامِيَةٌ O

ف استینافیہ اما حرف شرط و تفصیل من موصولہ ثقلت فعل موازینه مرکب اضافی فاعل، فعل و فاعل مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول و صلہ مل کر مبتدا متضمن معنی

الشرط ف جزائیہ ھومبتدا فی حرف جار عیشة راضیة مرکب توصیفی مجرور، جار مجرور کائن کے متعلق ہوکر خبر، مبتدا اپنے خبر سے مل کر خبر متضمن معنی جزاء، پھر یہ دونوں مل کر معطوف علیہ و عاطفہ، اسی طرح اما من خفت الخ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

وما ادرک ما ھیة اس جملہ کی ترکیب گذرگئی، نار حامیة مرکب توصیفی خبر ہے، مبتدا محذوف ھی کی، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- قارعة: کھڑکھڑا دینے والی، سخت مصیبت (قیامت مراد ہے) قَرْع سے اسم فاعل، واحد مؤنث)
- یوم: جس روز، جس دن (اسم ظرف) ج، ایام
- یکون: ہوجاوے گا (کون باب ن سے فعل ناقص، مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- فراش: پروانے، م، فراشة، اسم جمع
- مبثوث: پریشان، بکھرا ہوا (بث" سے اسم مفعول)
- جبال: پہاڑ، م جبل
- عهن: رنگین اون، ج عُهُون
- منفوش: دھنکی ہوئی، دھنی ہوئی (نَفْش سے اسم مفعول)
- اما: بہرحال (حرف تفصیل غ)
- من: جس شخص، وہ شخص کہ، جو (اسم موصول)
- ثقلت: بھاری ہوئے (ثقل باب ک سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- موازن: پہلے، میزان، ترازو، (وزن سے اسم آلہ، م میزان)

- راضية: خوش ہونے والی پسندیدہ، (رِضوان سے اسم فاعل، واحد مؤنث)
- خفت: ہلکے ہوئے (خِفۃ باب ض سے ماضی معروف، واحد مؤنث غائب)
- ام: ٹھکانا، مرکز
- هاوية: گڑھا، نشیبی زمین (ھَویّ" سے اسم فاعل، واحد مؤنث باب ض) (مراد ہے جہنم کا تاریک درجہ)
- ماهية: یہ ما استفہامیہ اور ھی سے مرکب ہے، کیا چیز ہے وہ؟ کیا ہے وہ؟ (ہ زائدہ برائے سکتہ ہے)
- حا میته: دہکتی ہوئی (حَمْی" سے اسم فاعل)

سُورَۃُ التَّکَاثُر مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثَمَانُ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ﴿۱﴾ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّھَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾

موضوع: غفلت عن الاخرۃ کی مذمت

ترجمہ فخر کرنا تم کو غافل کیے رکھتا ہے ○ یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو ○ ہرگز نہیں تم کو بہت جلد معلوم ہو جاوے گا ○ پھر ہرگز نہیں تم کو بہت جلد معلوم ہو جاوے گا ○ ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لیتے ○ واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے ○ پھر واللہ تم لوگ اس کو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو

کہ خود یقین ہے O پھر اس روز تم سب سے نعمتوں کی پوچھ ہوگی O

مختصر و جامع تفسیر

(دنیوی سامان پر) فخر کرنا تم کو (آخرت سے) غافل کیے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم قبرستان میں پہنچ جاتے ہو (یعنی مر جاتے ہو کذا فی تفسیر ابن کثیر مرفوعاً) ہرگز نہیں (یعنی نہ دنیوی سامان قابل فخر ہے نہ آخرت قابل غفلت) تم کو بہت جلد (قبر میں جاتے ہی یعنی مرتے ہی) معلوم ہو جاوے گا پھر (دوبارہ تم کو متنبہ کی جاتا ہے کہ) ہرگز (یہ چیزیں قابل فخر اور توجہ کے اور آخرت قابل غفلت اور انکار کے) نہیں تم کو بہت جلد (قبر سے نکلتے ہی یعنی حشر میں) معلوم ہو جاوے گا (کذا فی فتح البیان مرفوعاً اور سہ بارہ پھر تم کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ) ہرگز (یہ چیزیں قابل فخر و توجہ کے اور آخرت قابل غفلت اور انکار کے) نہیں (اور) اگر تم یقینی طور پر جان لیتے (یعنی دلائل صحیحہ میں غور و توجہ سے کام لیتے اور اس کا یقین آجاتا تو کبھی اس سامان پر فخر اور آخرت سے غفلت میں نہ پڑتے) واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر (مکرر تاکید کے لئے کہا جاتا ہے (واللہ تم لوگ ضرور اس کو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو خود یقین ہے (کیونکہ یہ دیکھنا استدلال اور دلائل کی راہ سے نہیں ہوگا جس سے یقین حاصل ہونے میں کبھی دیر بھی لگتی ہے بلکہ یہ آنکھوں کا مشاہدہ ہوگا، خلاصہ یہ ہے کہ اپنی آنکھوں دیکھ لینے کو عین الیقین سے تعبیر فرمایا ہے) پھر (اور بات سنو کہ) اس روز تم سے سب نعمتوں کی پوچھ ہوگی (کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا حق ایمان و اطاعت کے ساتھ بجالائے یا نہیں)۔

شانِ نزول

تفسیر کشاف میں ہے کہ بنو عبد مناف اور بنو سہم نے آپس میں اس بات پر تفاخر کیا کہ ہم سے کون خاندانی افراد کے اعتبار سے زیادہ ہے، اس میں بنو عبد مناف بڑھ گئے تو بنو سہم کہنے لگے کہ زمانہ جاہلیت میں بغاوت و سرکشی نے ہم میں سے بہت

سوں کو ہلاک کر دیا، لہذا زندوں اور مردوں کی تعداد میں ہم سے مقابلہ کرو (جب مقابلہ کیا تو) بنو سہم تعداد میں بڑھ گئے۔

اور معنی (الھکم التکاثر) کے یہ ہیں کہ تم نے اپنے زندوں میں کثرت کا انحصار کیا، یہاں تک کہ جب تم نے ان کی مقدار کا احاطہ کرلیا تو مقابر کی جانب لوٹے اور تم نے مُردوں کے ساتھ تکاثر دکھلایا، تو گویا مردوں کے ذکر ان تک پہنچنے کو زیارۃ المقابر سے تھکماً تعبیر فرمایا،

یا الھکم التکاثر سے حق تعالیٰ کی منشا یہ ہے کہ اموال واولاد کے تکاثر نے تم کو غفلت میں مبتلا کر دیا یہاں تک کہ تم مر گئے، اور قبروں میں جا پہنچے،

ربط ومناسبت : والضحی کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہے ایک ان میں سے غفلت عن الاخرۃ کا ترک کرنا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیب مصطلحہ

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ O حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ O کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ O ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ O

الھی فعل کم مفعول بہ التکاثر فاعل حتی جارہ زرتم فعل بافاعل المقابر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر بتاویل مفرد مجرور ہوا، جار و مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، (باقی دونوں آیات کی ترکیب گزر چکی ہے)

کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ O

کلا حرف ردع لو حرف شرط تعلمون فعل بافاعل علم الیقین مرکب اضافی مفعول مطلق تعلمون کا، مفعول بہ محذوف ہے یعنی الا مر الذی انتم صائرون الیہ علما یقینا) فعل اپنے فاعل مفعول مطلق اور مفعول بہ سے مل کر شرط

اور لو کا جواب محذوف ہے یعنی ما اشتغلتم با لتفاخر او لرجعتم عن الکفر)، شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ O ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ O ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ O

لترون فعل وفاعل الجحیم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ثم حرف عطف ل قسمیہ، قسم مقدر کے لئے ترون فعل وفاعل ھا ضمیر مفعول بہ اول عین الیقین مرکب اضافی مفعول ثانی، یہ جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اول ثم عاطفہ لتسئلن فعل مجہول، ضمیر نائب فاعل یومئذ مفعول فیہ عن النعیم مرکب جاری متعلق، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر قسم محذوف واللہ لترون کا جواب ہے، قسم وجواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- الھی: غافل کئے رکھا، غفلت میں ڈالا، (الھاء باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- کم: تم کو، (ضمیر منصوب متصل)
- تکاثر: کثرت پر فخر کرنا، زیادہ طلبی، (مصدر باب ۵)
- حتی: یہاں تک کہ (ابتدائیہ، جس کے بعد جملوں کی ابتداء ہوتی ہے)
- زرتم: تم پہنچے، تم نے زیارت کی، جا ملے (زیارۃ باب ف سے ماضی معروف، جمع مذکر حاضر)
- مقابر: قبرستانوں میں، م مَقبرۃ (مفعلۃ برائے کثرت)
- سوف: بہت جلد۔ عنقریب، (حرف استقبال، غ)

- تعلمون: تم کو معلوم ہو جائے گا، تم جان لو گے، (عِلْم باب س سے مضارع معروف، جمع مذکر حاضر)
- ثم: پھر (حرف عطف، غ)
- لو: اگر (حرف شرط، غ)
- علم الیقین: یقینی طور پر جاننا علم یقین، (دونوں مصدر ہیں)
- لترون: البتہ تم ضرور دیکھو گے، (رُؤیۃ باب ف سے مضارع بالام تاکید ونون تاکید ثقیلہ، جمع مذکر حاضر)
- جحیم: دوزخ، بھڑکتی ہوئی آگ (جُحُوم سے فعیل بمعنی مفعول)
- عین: آنکھ، ج اَعْیُن
- تسئلن: تم سب سے ضرور پوچھ ہوگی، تم ضرور سوال کئے جاؤ گے (سُؤال باب ف سے، مضارع مجہول، بالام تاکید ونون تاکید ثقیلہ، جمع مذکر حاضر)
- یومئذ: اس روز، اس وقت، یوم اذ کان کذا کا مخفف
- عن: متعلق، (جار، ع)
- نعیم: نعمت، عیش، آرام وراحت (نَعْمۃ سے اسم صفت)

سُوْرَۃُ الْعَصْرِ مَکِّیَّۃٌ وَّهِیَ ثَلٰثُ اٰیٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ؑ

موضوع: تضییع عمر کی مذمت

ترجمہ قسم ہے زمانہ کی O کہ انسان بڑے خسارے میں ہے O مگر جو لوگ

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی فہمائش کرتے رہے اور ایک دوسرے کو پابندی کی فہمائش کرتے رہے O

مختصر وجامع تفسیر

قسم ہے زمانہ کی (جس میں رنج وخسران واقع ہوتا ہے کہ) انسان (اپنی عمر ضائع کرنے کی وجہ سے) بڑے خسارے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے (جو اپنے نفس کا کمال ہے) اور ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی فہمائش کرتے رہے اور ایک دوسرے کو (اعمال کی) پابندی کی فہمائش کرتے رہے (جو دوسروں کی تکمیل ہے تو جو لوگ خود بھی یہ کمال حاصل کریں اور دوسروں کی بھی تکمیل کریں یہ لوگ البتہ خسارے میں نہیں بلکہ نفع میں ہیں)۔

ربط ومناسبت : والضحی کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے اپنی عمر کو تضیع سے بچانا اور اس کو اعمال وطاعت میں صرف کرنا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

وَالْعَصْرِ O اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ O اِلَّاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُوْاالصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْابِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْابِالصَّبْرِ O

و حرف جار قسمیہ العصر مجرور، دونوں مل کر مقسم بہ اقسم فعل محذوف قسم، قسم و مقسم بہ مل کر پھر قسم ان حرف مشبہ بالفعل الانسان مستثنیٰ منہ لفی خسر ان کی خبر الا حرف استثناء الذین اسم موصول امنوا معطوف علیہ و عاطفہ عملوا الصّٰلحت ای عملو الاعمال الصّٰلحت جملہ فعلیہ معطوف اول و عاطفہ تواصوا با لحق معطوف ثانی وعاطفہ تواصوا باالصبر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ مستثنیٰ منہ مل کر ان کا اسم، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جوابِ قسم، قسم وجوابِ قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

۞ و: قسم ہے (حرف جار، ع)

۞ عصر: مطلق زمانہ، یا بعد زوال سے غروب آفتاب تک کا وقت یا بمعنی نمازِ عصر، ج عُصُورٌ

۞ ل: البتہ، حرف تاکید، غ

۞ خسر: خسارہ (مصدر)

۞ الا: مگر، سوئی، حرف استثناء، ع

۞ اٰمنوا: وہ ایمان لائے، (ایمان باب ا سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)

۞ عملوا: انہوں نے کام کیا، انہوں نے عمل کیا (عَمَل باب س سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)

۞ صلحت: اچھے کام، بھلے کام، نیک کام، م صالحۃ (صَلاح سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم)

۞ تواصوا: انہوں نے ایک دوسرے کو فہمائش کی، انہوں نے باہم دیگر وصیت کی، ایک دوسرے کو ہدایت کی، تواصی باب ۵ ماضی معروف، جمع مذکر غائب)

۞ حق: حق بات، سچائی (اسم صفت)

سُورَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝۱ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝۲ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝۳ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۝۴ وَمَاۤ اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝۵ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝۶ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝۸ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

موضوع : بعض اسبابِ عذاب

ترجمہ

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کیلئے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو جو رُو در رُو طعنہ دینے والا ہو O جو مال جمع کرتا ہو اور اس کو بار بار گنتا ہو O وہ خیال کر رہا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا O ہرگز نہیں واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جاوے گا جس میں جو کچھ پڑے گا وہ اس کو توڑ پھوڑ دے O اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ توڑنے پھوڑنے والی آگ کیسی ہے O وہ اللہ کی آگ ہے جو سلگائی گئی ہے O جو دلوں تک جا پہونچے گی، وہ ان پر بند کردی جاوے گی O بڑے لمبے لمبے ستونوں میں O

مختصر و جامع تفسیر

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو (اور) رو در رُو طعنہ دینے والا ہو جو (بہت حرص کی وجہ سے) مال جمع کرتا ہو اور (اس کی محبت اور اس پر فخر کے سبب) اس کو بار بار گنتا ہو (اس کے برتاؤ سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا) وہ خیال کر رہا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا (یعنی مال کی محبت میں ایسا انہماک رکھتا ہو جیسے وہ اس کا معتقد ہے کہ وہ خود بھی ہمیشہ زندہ رہے گا اور اس کا مال بھی ہمیشہ یوں ہی رہے گا حالانکہ یہ مال اس کے پاس) ہرگز نہیں (رہے گا، آگے اس ویل یعنی خرابی کی تفصیل ہے) واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جائے گا جس میں جو کچھ پڑے وہ توڑ پھوڑ دے، اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ توڑنے پھوڑنے والی آگ کیسی ہے وہ اللہ کی آگ ہے جو (اللہ کے حکم سے) سلگائی گئی ہے (آگ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنے میں آگ کے سخت اور ہولناک ہونے کی طرف اشارہ ہے، اور وہ ایسی ہے) جو (بدن کو لگتے ہی) دلوں تک جا پہنچے گی وہ آگ ان پر بند کردی جاوے گی (اس طرح سے کہ وہ لوگ آگ کے) بڑے لمبے لمبے ستونوں میں (گھرے ہوئے ہوں

گے جیسے کسی کو آگ کے صندوقوں میں بند کر دیا جائے)

شانِ نزول

حضرت ابن اسحٰق فرماتے ہیں کہ امیہ بن خلف، جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو وہ آپ کے عیب نکالتا اور طعنے دیتا، پس اللہ نے **ویل لکل همزة لمزة** آخر سورت تک نازل فرمائی (ابن المنذرؒ)

ربط و مناسبت: و الضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے اپنے کو خصال عذاب سے بچانا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ نِ الَّذِيْ جَمَعَ مَالاً وَّعَدَّدَهٗ ۝ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ ۝

ویل مبتدا ل جار مضاف همزة موصوف لمزة صفت، موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر صیغہ اسم فاعل ثابت کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الذی اسم موصول جمع فعل با فاعل مالا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ عددہ جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر خبر، مبتدا محذوف ھو کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (یا یہ کل سے بدل ہے)

یحسب فعل و فاعل ان حرف مشبہ بالفعل مالہ اسم اخلدہ جملہ فعلیہ خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر بتاویل مصدر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مستانفہ (یا عددہ کی ضمیر فاعل سے حال ہے)

كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ۝

کلا حرف زجر ل لامِ قسم ینبذن فعل ونائب فاعل فی الحطمة مرکب جاری متعلق، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جواب قسم اقسم فعل محذوف اپنے فاعل سے مل کر قسم، قسم وجواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

وما ادرک الخ اس کی ترکیب گذر گئی ہے۔

نار اللّٰہ مرکب اضافی موصوف الموقدة صفت اول التی اسم موصول تطلع فعل با فاعل علی الا فئدة متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر، مبتدا محذوف ھی کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

اِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

ان حرف مشبہ بالفعل ھا اس کا اسم علی جار ھم ذوالحال فی حرف جار عمد ممددة مرکب توصیفی مجرور، جار ومجرور مل کر متعلق کائنین کے، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال وحال مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق موصدة مؤخر کے، صیغہ اسم مفعول اپنے متعلق سے مل کر ان کی خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا (یا فی عمد ممددة مبتدا محذوف ھم کی خبر ہے)

لغوی تشریح

- ل: لئے، حرف جار، (ع)
- کل: ہر ایک، تمام،
- همزة: پس پشت عیب نکالنے والا، غیبت گو، (هَمزَة سے اسم مبالغہ)
- لمزة: رودررو طعنہ دینے والا، طعنہ باز، (لَمز سے اسم مبالغہ) باب ضرب ونصر
- الذی: جو، (اسم موصول، واحد مذکر)

۞ جمع: اس نے جمع کیا(جَمع باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

۞ مال: مال، ج اموال

۞ عدد: اس نے بار بار گنا، اس نے شمار کیا، (تعدید باب ٦ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

۞ ہ: اس کو، (ضمیر منصوب متصل)

۞ یحسب: وہ خیال کرتا ہے، وہ گمان کرتا ہے (حِسْبان باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

۞ اخلد: سدا رہے گا، ہمیشہ رہے گا، (اخلاد باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

۞ کلا: ہرگز نہیں۔

۞ لینبذن: البتہ وہ ضرور ڈالا جائے گا، البتہ وہ ضرور پھینکا جائے گا (نَبذ باب ض سے مضارع مجہول، بالام تاکید ونون تاکید ثقیلہ)

۞ حطمة: جس میں جو کچھ پڑے وہ اس کو توڑ پھوڑ دے، روندنے اور ریزہ ریزہ کرنے والی (حَطْم سے اسم مبالغہ) باب ضرب

۞ ما: کیا ہے۔ کلمہ استفہام، (غ)

۞ ادری: اس نے خبر دی (ادراء باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

۞ ماادرٰک: کیا معلوم ہے آپ کو۔

۞ موقدة: سلگائی ہوئی، بھڑکائی ہوئی، (ایقاد باب ا سے اسم مفعول، واحد مؤنث)

۞ التی: جو (اسم موصول، واحد مؤنث)

۞ تطلع: (علی) وہ پہنچے گی، خبر لے گی، (اطلاع باب ۷ سے مضارع

معروف، واحد مؤنث غائب)

- افئدة: م، فؤاد، دل
- مؤصدة: بند کی ہوئی، مسلط کی ہوئی (ایصاد باب ا سے اسم مفعول، واحد مؤنث)
- عمد: ستون، م عِماد
- ممددة: لمبے لمبے، دراز، دراز کی ہوئی (تمدید باب ۲ سے اسم مفعول واحد مؤنث)

سورۃ الفیل مکیۃ وھی خمس آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿١﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿٢﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿٣﴾ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿٥﴾

موضوع: حرماتِ الٰہیہ کی ہتک سے تحذیر پر استدلال

ترجمہ

کیا آپ کو معلوم نہیں آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا معاملہ کیا ○ کیا ان کی تدبیر کو سرتاپا غلط کر دیا ○ اور ان پر غول کے غول پرندے نہیں بھیجے جو ان لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے ○ سو اللہ تعالیٰ نے انکو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح کر دیا ○

مختصر و جامع تفسیر

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا معاملہ کیا (اس استفہام و سوال سے مقصود اس واقعہ کی عظمت اور ہولناک ہونے پر تنبیہ کرنا ہے، آگے

اس معاملہ کا بیان ہے) کیا ان کی تدبیر کو (جو کعبہ ویران کرنے کے لئے تھی) سرتاپا غلط نہیں کر دیا (یہ استفہام وسوال تقریری ہے یعنی واقعہ کی صحت ثابت کرنے کے لئے) اور ان پر غول کے غول پرندے بھیجے جو اس لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح (پامال) کر دیا (حاصل یہ کہ احکام الٰہیہ کی بے حرمتی کرنے والوں کو ایسے عذاب وعقاب سے بے فکر نہ رہنا چاہئے ہوسکتا ہے کہ دنیا ہی میں عذاب آجائے جیسے اصحاب فیل پر آیا ورنہ آخرت کا عذاب تو یقینی ہی ہے)

شانِ نزول

اس کا قصہ ابن کثیر روح المعانی میں ملخصاً اس طرح ہے کہ بادشاہ حبشہ کی طرف سے یمن میں ایک حاکم تھا ابرہہ، اس نے کنیسہ بنایا تھا کیونکہ یہ سب لوگ نصرانی تھے اور اس نے یہ چاہا کہ کعبہ کا حج کرنے والے لوگ یہاں آیا کریں اور اس کا اعلان کر دیا عرب کو خصوصاً قریش کو بہت ناگوار ہوا اور کسی شخص نے رات کو اس میں جا کر پائخانہ کر دیا اور مقاتل: نے کہا کہ بعض عرب نے وہاں آگ جلائی تھی ہوا سے اس میں آگ جالگی اور وہ سب جل گیا ابرہہ کو غصہ آیا اور لشکر عظیم لے کر جس میں ہاتھی بھی تھے خانہ کعبہ کو منہدم کرنے چلا جب مخمس میں جو کہ طریق طائف میں ہے پہنچا، عبدالمطلب کے پاس جو کہ اس وقت رئیس مکہ تھے آدمی بھیجا کہ میں لڑنے نہیں آیا ہوں صرف کعبہ کو منہدم کرنے آیا ہوں اگر کوئی اس کی حمایت کرے گا اس سے البتہ لڑونگا۔

عبدلمطلب نے جواب دیا کہ جس کا گھر ہے وہ آپ حفاظت کر لے گا پھر عبدالمطلب اس کے بلائے بغیر خود اس کے پاس بھی گئے اور یہ ہی گفتگو زبانی بھی ہوئی وہاں سے واپس آکر سب قریش کو لے کر پہاڑوں میں جا چھپے تاکہ لشکر کے شر سے محفوظ رہیں اور ابرہہ وہاں سے مکہ کی طرف چلا اور جب وادی محسر میں جو مزدلفہ کے قریب ہے پہنچا، سمندر کی طرف سے کچھ سبز اور زرد رنگ کے پرندے کبوتر سے کچھ چھوٹے آئے

اور ان کے پنجوں اور چونچوں میں مسور اور چنے کی برابر کنکریاں تھیں اور لشکر پر چھوڑنا شروع کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ گولی کی طرح لگتی تھیں اور ہلاک کر دیتی تھی بعض تو اس عذاب سے ہلاک ہوئے اور بعض بھاگ گئے اور دوسری بڑی بڑی تکلیفیں اٹھا کر مرے اور یہ واقعہ حضور ﷺ کی ولادت شریفہ سے ۵۵ روز پہلے ہوا آپ ربیع الاول کے اول میں پیدا ہوئے اور یہ واقعہ محرم کے آخر میں ہوا اور حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے بڑے ہاتھی کے قائد اور فیلبان کو اندھے بھیک مانگتے دیکھا ہے اور نوفل بن ابی معاویہؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے وہ کنکریاں دیکھی ہیں اور درمنثور میں ہے کہ بعض کو ان کنکریوں کے لگنے سے خارش اور بعض کے چیچک نکل آئے اور زیادتی ہو کر ہلاک ہو گئے۔

ربط ومناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے عقاب الٰہی سے ڈرنا ہے اس کے احکام کے ترک احترام پر اس سورت میں ترک احترام بیت کے وہاں سے اس پر استدلال ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝

ا استفہام لم تر فعل بافاعل کیف مبتدا فعل فعل ربک مرکب اضافی فاعل باصحب الفیل مرکب جاری متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

ا استفہامیہ لم یجعل فعل بافاعل کیدھم مرکب اضافی مفعول بہ فی

تضلیل مرکب جاری متعلق، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ وعاطفہ ارسل فعل با فاعل علیهم متعلق طیرا موصوف ابابیل صفت اول ترمی فعل با فاعل هم ضمیر مفعول بہ ب جار حجارة موصوف من سجیل مرکب جاری کائنة صیغہ اسم فاعل کے متعلق ہو کر صفت، موصوف وصفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ترمی کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مفعول بہ ارسل فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔

ف تفریعیہ جعل فعل با فاعل هم ضمیر مفعول بہ ک حرف جار عصف موصوف ماکول صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ء لم تر: (ء لم تری) ء حرف استفهام، لم حرف نفی (حجد) کیا آپ کو معلوم نہیں، کیا آپ نے نہیں دیکھا (رؤیة سے مضارع معروف، واحد مذکر حاضر)
- کیف: کیا (اسم ظرف)
- فعل: کیا (فَعَلَ باب ف ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ک: آپ کا، (اسم ضمیر اضافی)
- اصحٰب: والے، صاحب، م صاحب
- فیل: ہاتھی ج اَفیال
- ء لم یجعل: کیا ہم نے نہیں کیا، کیا ہم نے نہیں بنایا، (جَعَلَ باب ف سے مضارع، واحد مذکر غائب)

- کید: تدبیر، چال، (مصدر)
- هم: ان کی (ضمیر مجرور اضافی)
- في: میں (حرف جار، ع)
- تضلیل: غلط کرنا، گمراہ کرنا (مصدر باب ۲ یعنی بیکار و غلط)
- ارسل: اس نے بھیجا (ارسال باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- طیر: پرندے (اسم جمع)
- ابابیل: غول کے غول، گروہ در گروہ، قطار در قطار، م ابالة یا ابول بروزن عصفور یا ابیل بروزن سکین یا ابال بروزن مفتاح، بہتر یہ ہے کہ اس کو اسم جمع مانا جائے۔
- ترمی: وہ پھینکتے تھے (رَمی باب ض سے مضارع معروف، واحد مؤنث غائب)
- حجارة: پتھریاں، کنکریاں، م حَجَر
- سجیل: کنکر، سنگِ گل کھنگر، نوکیلی پتھری
- عصف: بھوسا، چھلکا (مصدر)
- ماکول: کھایا ہوا، اکل سے اسم مفعول

سُورَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ﴿۱﴾ اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ﴿۲﴾ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾

موضوع: بعض نعمتوں کی بناء پر قریش کو عبادت کا حکم

ترجمہ چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں ○ یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہو

گئے ہیں O تو ان کو چاہئے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں، جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے امن دیا O

مختصر و جامع تفسیر

چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہو گئے ہیں تو (اس نعمت کے شکر میں) ان کو چاہئے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے ان کو امن دیا۔

شانِ نزول

۲۔ حضرت ام ھانی بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قبیلہ قریش کو سات خوبیوں کے ساتھ فضیلت بخشی ہے (الحدیث) اسی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قریش کے بارے میں ایک سورت نازل ہوئی ہے، جس میں قریش کے علاوہ کسی اور شخص کا تذکرہ نہیں کیا گیا وہ **لایلاف قریش**۔ (الحاکم)

ربط و مناسبت: والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے شکر نعمت الٰہیہ میں عبادت کرنا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ O اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ O فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ O الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ O وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ O

ل جار **ایلف** مضاف **قریش** مضاف الیہ، دونوں مل کر مؤکد **الفهم** مرکب اضافی تاکید، مؤکد و تاکید مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق **یعبدوا** کے، **رحلة** مضاف، **الشتاء والصيف** مرکب عطفی، مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول بہ **الفهم** مصدر کا، **ف** جزائیہ **یعبدوا** فعل با فاعل **رب** مضاف **هذا البيت** مرکب اشاری

مضاف الیہ دونوں مل کر موصوف، **الذی** موصول **اطعمھم من جوع** جملہ معطوف علیہ و عاطفہ **امنھم من خوف** معطوف، دونوں مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، فعل **یعبدوا** اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب، شرط مقدر کا یعنی **ان لم یعبدوہ لا یۃ نعمتہ فلیعبدوہ لا یلا فھم فانھا اظھر نعمۃ**، شرط و جواب شرط مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- **ل:** واسطے (حرف جار، ع)
- **ایلاف:** خوگر ہونا، الفت کرنا، مانوس کرنا (مصدر باب ا)
- **قریش:** قریش (عرب کی ایک مشہور و معزز قوم کا نام جس کی ایک ممتاز شاخ بنو ہاشم ہیں، رسالت مآب آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے یہ قارش کی تصغیر ہے اور اس کی جمع قرش (بضمتین) ہے۔
- **رحلۃ:** سفر، کوچ، (مصدر) یا اسم جنس ہے اس وجہ سے اس کو منفرد لایا گیا ہے یا اسم مصدر ہے بمعنی الارتحال)
- **شتاء:** موسم سرما، شتو باب ن شتا، یشتو،
- **صیف:** موسم گرما، صاف یصیف باب ضرب۔
- **لیعبدوا:** چاہئے کہ وہ عبادت کریں (عبادۃ سے فعل امر، جمع مذکر غائب)
- **رب:** مالک جمع ارباب
- **ھذا:** اس، یہ (اسم اشارہ للقریب)
- **بیت:** خانہ کعبہ، گھر، (گھر سے بیت اللہ مراد ہے)
- **الذی:** جس نے (اسم موصول) واحد مذکر
- **اطعم:** اس نے کھانے کو دیا اس نے کھانا کھلایا (اطعم باب ا سے ماضی

معروف، واحد مذکر غائب)

- ھم: ان کو (ضمیر منصوب)
- من: میں، سے (حرف جار، ع)
- جوع: بھوک، (مصدر)
- اٰمن: اس نے امن دیا، اس نے امن عطا کیا (ایمان باب اسے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- خوف: خوف، (مصدر)

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ① فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ② وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ③ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ④ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ⑤ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ⑥ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ⑦

موضوع: کفار و منافقین کی خصلتوں کی مذمت۔

ترجمہ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے O سو وہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے O اور محتاج کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا O سو ایسے نمازیوں کیلئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھتے ہیں O جو ایسے ہیں کہ ریاکاری کرتے ہیں O اور زکوٰۃ بالکل نہیں دیتے ہیں O

مختصر و جامع تفسیر

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو روزِ جزاء کو جھٹلاتا ہے سو (آپ اس کا

حال سننا چاہیں تو سنئے کہ) وہ شخص وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاج کو کھانا دینے کی (دوسروں کو بھی) ترغیب نہیں دیتا (یعنی وہ ایسا سنگدل ہے کہ خود تو وہ کسی غریب کو کیا دیتا دوسروں کو بھی اس پر آمادہ نہیں کرتا۔ اور جب بندوں کا حق ضائع کرنا ایسا برا ہے تو خالق کا حق ضائع کرنا تو اور زیادہ برا ہے) سو (اس سے ثابت ہوا کہ) ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھتے ہیں (یعنی ترک کر دیتے ہیں) جو ایسے ہیں کہ (جب نماز پڑھتے ہیں تو) ریاکاری کرتے ہیں اور زکوۃ بالکل نہیں دیتے (کیونکہ زکوۃ کے لئے شرعاً یہ ضروری نہیں کہ سب کے سامنے ظاہر کر کے دے اس کو بالکل نہ دینے سے بھی کوئی اعتراض نہیں کر سکتا بخلاف نماز کے وہ جماعت کے ساتھ اعلانیہ ادا کی جاتی ہے اس کو بالکل چھوڑ دے تو سب پر نفاق ظاہر ہو جاوے اس لئے نماز کو محض دکھلاوے کے لئے پڑھ لیتا ہے)۔

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں فویل للمصلین (الآیۃ) منافقین کے سلسلہ میں نازل ہوئی جب اہلِ ایمان ان کے پاس حاضر ہوتے تو وہ اپنی نماز مومنین کو دکھلانے کے لئے پڑھتے تھے۔

اور جب اہل ایمان چلے جاتے تو وہ اپنی نمازوں کو ترک کر دیتے تھے، اور عاریت پر چیز دینے سے ان کو روکتے تھے (ابن المنذرؒ)

ربط و مناسبت: والضحٰی کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے کفر و نفاق سے بچنا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

اَرَءَ یْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ O فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ O وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ O

ا استفہامیہ رایت فعل با فاعل الذی اسم موصول یکذب بالدین جملہ فعلیہ

صلہ، موصول وصلہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، ف جزائیہ ذلک اسم اشارہ مبتدا الذی اسم موصول یدع الیتیم جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و عاطفہ لا یحض علی طعام المسکین جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، شرط محذوف ہے یعنی ان سئلت عنه فذلک الذی...... شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآؤُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

ف استینافیہ ویل مبتدا ل جار مصلین موصوف الذین اسم موصول ھم مبتدا عن صلوتھم متعلق ساھون اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر صفت اول الذین اسم موصول ھم مبتدا یرائون جملہ فعلیہ معطوف علیہ و عاطفہ یمنعون الماعون جملہ فعلیہ مطوف، دونوں مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر صفت ثانی مصلین اپنی دونوں صفتوں سے مل کر کائن صیغہ اسم فاعل سے متعلق ہو کر خبر، ویل مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ا: کیا (حرف استفہام، غ)
- رایت: آپ نے دیکھا (رُؤیۃ باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر حاضر)
- الذی: اس شخص کو جو، (اسم موصول)
- یکذب: وہ جھٹلاتا ہے، وہ تکذیب کرتا ہے (تکذیب باب ۲ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ب: کو، (حرف جار، ع)

- دین: روزِ جزاء (مصدر)
- ذالک: وہ، (اسم اشارہ، واحد مذکر)
- یدعّ: وہ دھکے دیتا ہے (دعّ باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- یتیم: یتیم، نابالغ بچہ جس کا باپ وفات پا جائے، ج یتامی (یُتم سے اسم صفت)
- یحض: وہ ترغیب دیتا ہے، وہ ابھارتا ہے، (حَضّ باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- طعام: کھانا ج اَطعِمة
- مسکین: محتاج، نہایت حاجتمند (مَسکَنة سے اسم مبالغہ) ج، مساکین
- ویل: بڑی خرابی، تباہی عذاب، دوزخ کی ایک وادی کا نام (مصدر)
- مصلین: م مصلی، نماز ادا کرنے والے (صلوۃ باب ۲ سے اسم فعل، جمع مذکر سالم)
- ھم: وہ تمام، (ضمیر مرفوع منفصل)
- صلوٰۃ: نماز، دعا، رحمت، جمع صلوات۔
- ساھون: بھلا بیٹھنے والے، م ساہ (سھو سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم)
- یراؤن: وہ ریا کاری کرتے ہیں، مُراء ۃ وریاء باب ۲ سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)
- یمنعون: وہ منع کرتے ہیں، روکتے ہیں (مَنع باب ف سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)
- ماعون: زکوٰۃ (اس کے اصل معنی ہیں وہ چیز جو کسی مانگنے والے کی مدد کے لئے دیدی دی جائے یا مدد سے روک لی جائے، اور مراد ہے زکوٰۃ کہ ویل کا اطلاق کوئی معمولی چیز نہ دینے پر نہیں ہوتا)

سورۃ الکوثر مکیۃ وھی ثلث آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾

موضوع: آنحضرت ﷺ کو اعطائے کوثر، اور آپ کے دشمنوں کی ابتریت

ترجمہ بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے ○ سو آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے ○ بالیقین آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے ○

مختصر وجامع تفسیر

بے شک ہم نے آپ کو کوثر (جنت کی ایک حوض کا نام بھی ہے اور ہر خیر کثیر بھی اس میں شامل ہے) عطا فرمائی ہے (جس میں دنیا وآخرت کی ہر خیر وبھلائی شامل ہے دنیا میں دین اسلام کی بقاء وترقی اور آخرت میں جنت کے درجات عالیہ سب داخل ہیں) سو (ان نعمتوں کے شکر میں) آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھیے (کیونکہ سب سے بڑی نعمت کے شکر میں سب سے بڑی عبادت چاہئے اور وہ نماز ہے) اور (تکمیل شکر کے لئے جسمانی عبادت کے ساتھ مالی عبادت یعنی اسی کے نام کی) قربانی کیجئے (جیسا دوسری آیتوں میں عموماً نماز کے ساتھ زکوۃ کا حکم ہے اس میں زکوۃ کے بجائے قربانی کا ذکر شاید اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ قربانی میں مالی عبادت ہونے کے علاوہ مشرکین اور مشرکانہ رسوم کی عملی مخالفت بھی ہے کیونکہ مشرکین بتوں کے نام کی قربانی کیا کرتے تھے۔

آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے قاسم کی بچپن میں وفات پر بعض مشرکین نے جو یہ طعنہ دیا تھا کہ ان کی نسل نہ چلے گی اور ان کے دین کا سلسلہ جلد ختم ہو جائے گا، اس کا جواب ہے کہ آپ بفضلہ تعالیٰ بے نام ونشان نہیں ہیں بلکہ) بالیقین آپ کا دشمن

ہی بے نام ونشان ہے (خواہ ظاہری نسل اس دشمن کی چلے یا نہ چلے لیکن دنیا میں اس کا ذکر خیر باقی نہیں رہے گا، بخلاف آپکے کہ آپ کی امت اور آپ کی یاد نیک نامی، محبت و اعتقاد کے ساتھ باقی رہے گی، اور یہ سب نعمتیں لفظ کوثر کے مفہوم میں داخل ہیں۔ اگر پسری اولاد کی نسل نہ ہو نہ سہی، جو نسل سے مقصود ہے وہ آپ کو حاصل ہے یہاں تک کہ دنیا سے گذر کر آخرت تک بھی، اور دشمن اس سے محروم ہے)

شانِ نزول

حضرت سدیؒ نے فرمایا کہ جب کسی شخص کی نرینہ اولاد فوت ہو جاتی تو قریش اس کو ابتر (بے اولاد بے نام ونشان) کہتے تھے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے کا انتقال ہوا، تو عاص بن وائل نے کہا **بتر محمد** (محمد ﷺ بے نام ونشان ہو گئے) اس وقت **سورة الکوثر** نازل ہوئی (ابن ابی حاتمؒ)

۲۔ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا یہ سورہ کوثر عاص بن وائل کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس وجہ سے کہ اس نے کہا تھا کہ **انا شانئی محمد** (میں محمد کا دشمن ہوں)

۳۔ حضرت ابوایوبؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو بعض مشرک لوگ بعض کی طرف چلے اور کہنے لگے کہ یہ صابی (بے دین) گذشتہ رات ابتر (یعنی بے اولاد اور بے نام ونشان ہو گیا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے **انا اعطینک الکوثر** آخر سورة تک نازل فرمائی (الطبرانی)

ربط ومناسبت : **والضحی** کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے حضور پرنور ﷺ کے ساتھ عقیدت اور محبت اور آپ کے مخالف کے ساتھ بغض و عداوت ہے اس صورت کے اول اور آخر کی آیتوں میں اس کے موجبات کا بیان ہے اور درمیان کی آیت میں **تبعاً للاٰیة الاولی** حضور ﷺ کو ادائے شکر عطائے نعم کا حکم ہوا ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ O فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ O اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ

ان حرف مشبہ بالفعل نا اس کا اسم اعطینا فعل با فاعل ،ک ضمیر مفعول بہ اول الکوثر مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ف عاطفہ یا جزائیہ یا نتیجیہ، صل فعل با فاعل لربک مرکب جاری متعلق فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ انحر جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معلل، ان حرف مشبہ بالفعل شانئک مرکب اضافی اسم ھو الابتر جملہ اسمیہ خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر تعلیل، معلل اپنی تعلیل سے مل کر جملہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ مقدر یعنی انتبہ لھذا سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا یا معلل وتعلیل مل کر جواب ہے شرط مقدر کے لئے، شرط وجواب شرط مل کر جملہ شرطیہ انشائیہ ہوا یا مستقل جملہ مستانفہ ہے۔

لغوی تشریح

- انا: (ان نا) بے شک ہم، یقیناً ہم، (حرف تاکید اور ضمیر منصوب متصل)
- اعطینا: ہم نے عطا کی، (اعطاء باب ا سے ماضی معروف، جمع متکلم)
- کوثر: کوثر، خیر کثیر، بڑی بھلائی (کثرۃ سے اسم مبالغہ) یا یہ اسم علم ہے یعنی جنت کی ایک خاص نہر کا نام۔
- صل: آپ نماز ادا کریں (صلوۃ باب ۲ سے امر حاضر، واحد مذکر)
- رب: رب، پروردگار، مالک جمع ارباب
- انحر: آپ قربانی کریں، (نَحر باب ف سے امر حاضر، واحد مذکر)

۞ شانئی: دشمن (شَنْئَان سے اسم فاعل، واحد مذکر)

۞ ابتر: بے نام ونشان، بے اولاد، بے نسل (بَتْر سے اسم صفت، بروزن احمر باب نصر سے متعدی اور باب سمع سے لازم مستعمل ہے۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶

موضوع: مشرکین سے مخالفت اور توحید کا اظہار

ترجمہ آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو O نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں O اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو O اور نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا O اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرو گے O تم کو تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا O

مختصر وجامع تفسیر

آپ (ان کافروں سے) کہہ دیجئے کہ اے کافرو (میرا تمہارا طریقہ ایک نہیں ہوسکتا) اور نہ (تو فی الحال) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو اور نہ (آئندہ استقبال میں) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرو گے (مطلب احقر کے نزدیک یہ ہے کہ میں مؤحد ہو کر شرک نہیں کرسکتا نہ اب نہ آئندہ اور تم مشرک ہو کر مؤحد نہیں قرار دئے جاسکتے نہ اب نہ آئندہ، یعنی توحید وشرک جمع نہیں ہوسکتے) تم کو تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا (

اس میں ان کے شرک پر وعید بھی سنادی گئی۔)

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی کہ وہ آپ کو اس قدر مال دیں گے کہ آپ مکہ معظّمہ کے سب سے زیادہ دولت مند آدمی ہو جائیں گے، اور عورتوں میں سے جس کے ساتھ آپ چاہیں شادی کرادیں گے، ان قریشیوں نے کہا کہ یہ آپ کے لئے ہوگا، اے محمد ﷺ آپ ہمارے معبودوں کو گالی دینے سے باز آجائیں، اور ان کو برائی سے یاد نہ کیا کریں، لیکن اگر آپ نے اس پر عمل نہ کیا (یعنی سب وشتم سے باز نہیں آئے) تو آپ ہمارے معبودوں کی ایک سال تک عبادت کریں اس طرح ہم آپ کے معبودوں کی ایک سال تک عبادت کریں گے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے میں دیکھنے لگا کہ میرے رب کی جانب سے کیا حکم نازل ہوتا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ قل یا ایھا الکافرون آخر تک نازل فرمائی۔

اور اس کے ساتھ آیت کریمہ بھی نازل فرمائی **قل افغیر اللہ تامرونی اعبد ایھا الجاھلون** (ترجمہ) اے جاہلو! کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں۔ (اخرج الطبرانی وابن ابی حاتم)

ربط ومناسبت : **والضحی** کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے مسئلہ توحید اور تبری عن الشرک ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ O لَآ اَعْبُدُ مَاتَعْبُدُوْنَ O وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ O وَلَآ اَنَا عَابِدٌ ''مَّا عَبَدْتُّمْ O وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ O

قل فعل اپنے ضمیر مستتر فاعل سے مل کر قول یا حرف ندا ایھا مرکب اضافی

موصوف الکفرون صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر منادی، ندا و منادی مل کر پھر ندا لا نافیہ اعبد فعل با فاعل ما موصولہ تعبدون فعل با فاعل ہ مفعول بہ محذوف، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ صلہ، موصول وصلہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ لا نافیہ انتم مبتدا ما بعد شبہ جملہ خبر، دونوں مل کر معطوف اول و عاطفہ لا انا عابد الخ معطوف ثانی (یہاں پر لا برائے ماضی ہے، کیونکہ بقول زمخشری لا مضارع پر ہی برائے مستقبل داخل ہوتا ہے جبکہ ما مضارع پر برائے حال داخل ہوتا ہے لا اعبد الخ کے معنی ہیں ما کنت عابدا فیما سلف اور ماعبدتم فیہ یعنی تھد منی عبادۃ صنم فی الجاھلیتہ فکیف ترجی فی الاسلام) و عاطفہ لا انتم عابدون الخ معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر جواب ندا، ندا اور جواب ندا مل کر جملہ انشائیہ ہو کر مقولہ، قول و مقولہ مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

ایک سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ من کے بجائے ما کیوں لائے، جبکہ ما غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ اس سے مراد صفت ہے گویا یوں کہا گیا ہے لا اعبد الباطل ولا تعبدون الحق اور یہ بھی ایک قول ہے کہ ما صدریہ ہے ای لا اعبد عبادتکم ولا تعبدون عبادتی لا فی الحال ولا فی المستقبل اور ایک قول یہ ہے کہ ما بمعنی الذی ہے اور عائد محذوف ہے۔

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

لکم مرکب جاری اپنے متعلق ثابت سے مل کر خبر مقدم دینکم مرکب اضافی مبتدا مؤخر، دونوں مل کر معطوف علیہ و عاطفہ لی مرکب جاری اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم دین (اصل میں دینی ہے) مرکب اضافی مبتدا مؤخر، دونوں مل کر معطوف، معطوف علیہ سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لغوی تشریح

- قل: آپ کہہ دیجئے (قول سے امر، واحد مذکر حاضر)
- یا ایھا: اے، (حرفِ ندا، ع)
- کافرون: م کافر (کفر سے اسم فاعل) منکر اسلام، کافر
- لا اعبد: میں نہیں عبادت کرتا ہوں، (عبادۃ باب ن سے مضارع معروف، واحد متکلم
- تعبدون: تم عبادت کرتے ہو، مضارع معروف، جمع مذکر حاضر
- انا: میں (ضمیر مرفوع منفصل، واحد متکلم)
- عابد: ج، عابدون وُ عُبّاد، عبادت کرنے والا (عبادۃ سے اسم فاعل، واحد مذکر)
- عبدتم: تم نے پرستش کی، تم نے عبادت کی، (عبادۃ سے، ماضی معروف، جمع مذکر حاضر)
- انتم: تم (ضمیر مرفوع منفصل)
- کم: تمہارا، (ضمیر مجرور، جمع مذکر حاضر)
- دین: بدلہ، طریقہ، دین، ج ادیان
- ی: میرا، (ضمیر مجرور، واحد متکلم)

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿۱﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

موضوع : قوت وشیوع اسلام پر آنحضرت ﷺ کو تسبیح وتحمید اور استغفار کا حکم۔

ترجمہ جب خدا کی مدد اور فتح آپہونچے ۝ اور آپ لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتا دیکھ لیں ۝ تو اپنے رب کی تسبیح وتحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے وہ بڑا قبول کرنے والا ہے ۝

مختصر وجامع تفسیر

(اے محمد ﷺ) جب خدا کی مدد اور (مکہ کی) فتح (مع اپنے آثار کے) آپہنچے اور اس فتح پر مرتب ہونے والے آثار یہ ہیں کہ) آپ لوگوں کو اللہ کے دین (اسلام) میں جوق در جوق داخل ہوتا دیکھ لیں، تو (اس وقت سمجھئے کہ مقصود دنیا میں رہنے کا اور آپ کی بعثت کا جو تکمیل دین تھا وہ پورا ہو چکا، اور اب سفر آخرت قریب ہے، اس لئے تیاری کیجئے اور) اپنے رب کی تسبیح وتحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے (یعنی ایسے امور جو خلاف اولی واقع ہو گئے ان سے مغفرت مانگئے) وہ بڑا قبول کرنے والا ہے۔

شانِ نزول

حضرت زھریؒ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ عام الفتح کے دن مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو (جنگ کے لئے) بھیجا، انہوں نے اور جو ان کے ساتھ تھے سب نے مکہ معظمہ کے زیریں حصہ میں صفوفِ قریش سے جنگ کی۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کو شکست دی تو آپ نے ہتھیاروں کے متعلق حکم فرمایا (کہ ان قریش سے ان کو اٹھایا جائے) سو ان سے اٹھا لئے گئے (یعنی لڑائی ممنوع فرمادی) چنانچہ وہ (اہل مکہ) دین میں داخل ہونے لگے پس اللہ تعالیٰ نے (سورۃ) اذا جاء نصر اللہ والفتح ختم تک نازل فرمائی۔ (اخرج عبدالرزاق فی مصنفه عن معمر عن الزهری)

ربط ومناسبت : والضحی کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے شکر ہے افاضہ نعم خصوص نعمت تکمیل فیوض کا اس سورت میں اس کا بیان ہے جس کا خطاب رسول اللہ ﷺ کو ہوا ہے اور اس کے ضمن میں آپ کی نبوت کی تقریر بھی ہوگئی۔

تراکیبِ مصطلحہ

اِذَاجَآءَ نَصْرُاللّٰہِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ○

اذا شرطیہ جاء فعل نصر اللہ والفتح مرکب عطفی فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ رایت فعل با فاعل (اگر رایت کو بمعنی علم لیا جائے تو الناس اس کا مفعول اول اور یدخلون الخ مفعول ثانی ہوگا اور اگر رایت کو بمعنی ابصرت لیا جائے تو الناس ذوالحال اور یدخلون حال ہوگا) الناس مفعول بہ اول یدخلون فعل اس میں ضمیر ذوالحال فی دین اللہ متعلق، افواجا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفعول بہ ثانی، فعل رایت اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط۔

ف جزائیہ سبح فعل، ضمیر ذوالحال بحمد ربک مرکب جاری محلاً منصوب ای سبح اللہ حامد اللہ حال، ذوالحال و حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ استغفرہ جملہ فعلیہ معلل انہ کان توابا جملہ اسمیہ تعلیل، معلل و تعلیل مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- **اذا:** جب (اسم ظرف) جو ماضی کو بمعنی مستقبل بنا تا ہے۔
- **جاء:** وہ آیا (مَجِیئۃ باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

- نصر: مدد (مصدر)
- فتح: فتح، فیصلہ (الفتح سے فتح مکہ معظمہ مراد ہے) (مصدر)
- رأیت: آپ دیکھیں، (رؤیۃ باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر حاضر)
- ید خلون: وہ داخل ہوتے ہیں (دُخول باب ن سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)
- فی: میں (حرف جار، ع)
- دین: دین، طریقہ ج ادیان
- افواجا: جوق در جوق، فوج در فوج، گروہ در گروہ، م فوج
- سبح: آپ تسبیح بیان کریں، تسبیح باب ۲ سے امر حاضر
- حمد: تحمید، تعریف، ثناء (مصدر)
- ک: اپنے (ضمیر مجرور اضافی)
- استغفر: آپ مغفرت کی درخواست کریں استغفار کریں، (استغفار باب ۹ سے امر حاضر)
- ان: یقیناً (حرف تاکید)، ع
- کان: ہے (فعل ناقص رافع اسم وناصب خبر)
- تواب: بڑا توبہ قبول کرنے والا (توبہ سے اسم مبالغہ)

سُورَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝١ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝٢ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٥

موضوع : مخالفتِ رسول کا وبال

ترجمہ ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے O نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی O وہ عنقریب ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا O وہ بھی اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے O اس کے گلے میں ایک رسی ہوگی، خوب بٹی ہوئی O

مختصر وجامع تفسیر

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے، نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی (مال سے مراد اصل سرمایہ، اور کمائی سے مراد اس کا نفع ہے، مطلب یہ ہے کہ کوئی سامان اس کو ہلاکت سے نہ بچاوے گا، یہ حالت تو اس کی دنیا میں ہوئی اور آخرت میں) عنقریب (یعنی مرتے ہی) ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا، وہ بھی اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے (مراد خاردار لکڑیاں ہیں جن کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں بچھا دیتی تھی تا کہ آپ کو تکلیف پہنچے اور دوزخ میں پہنچ کر) اس کے گلے میں (دوزخ کی زنجیر اور طوق ہوگا کہ گویا وہ) ایک رسی ہوگی خوب بٹی ہوئی (تشبیہ شدت اور استحکام میں ہے)

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہِ صفا پر چڑھے اور پکارے یا صباحاہ (ہائے صبح کی غارت گری) سو آپ کے پاس قریش جمع ہو گئے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری کیا رائے اگر میں تم کو خبر دوں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کو حملہ کرنے والا ہے، کیا تم میری تصدیق کرو گے، قریش نے کہا کیوں نہیں۔

ارشاد فرمایا جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تمہیں سخت عذاب (کے آنے) سے پہلے خبردار کرتا ہوں، یہ سن کر ابولہب بولا کہ تبــــا لک تو تباہ ہو جائے (نعوذ باللہ من ذلک) کیا تو نے ہمیں اسی لئے جمع کیا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ تبت یدا ابی لھب و تب آخر تک نازل فرمائی (البخاری وغیرہ)

اورایک روایت میں ہے کہ ابولہب کی زوجہ نبی کریم ﷺ کے راستہ پر کانٹے ڈال دیا کرتی تھی پس یہ آیت نازل ہوئی و امر تہ سے حمالة الحطب تک۔

(اخرج ابن جریر من طریق اسرائیل عن ابی اسحاق عن یزید بن زید)

ربط ومناسبت : والضحی کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے بچنا ہے مخالفت رسول ﷺ سے اس سورت میں اسی مخالفت کا وبال مذکور ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ O مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ O

تبت فعل یدا (یدان) ابی لھب مرکب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ تب فعل با فاعل، دونوں مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

ما نافیہ اغنی فعل عنہ متعلق مالہ مرکب اضافی معطوف علیہ و عاطفہ ما موصولہ کسب فعل اپنے فاعل اور ضمیر مفعول بہ محذوف سے مل کر صلہ، موصول و صلہ مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، فعل اغنی اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

ذَاتَ لَهَبٍ O وَّامْرَاَتُهٗ ط حَمَّالَةَ الْحَطَبِ O
فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ O

س برائے استقبال یصلی فعل با فاعل نارا موصوف ذات لھب مرکب اضافی صفت، موصوف وصفت مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

و عاطفہ امرائۃ مرکب اضافی مبتدا حمالۃ صیغہ صفت اس میں ضمیر ذوالحال فی جید ھا مرکب اضافی جاری اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم، حبل موصوف من

مسد اپنے متعلق کائن سے مل کر صفت، دونوں مل کر مبتدا موخر، مبتدا و خبر مل کر حمالة کی ضمیر سے حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف، الحطب مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ فعل محذوف اذم کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر یصلی کی ضمیر متصل پر عطف ہے۔

لغوی تشریح

- تبت: ٹوٹ جائیں، ہلاک ہو جائیں، (تبّ باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- یدا: (یدان) دونوں ہاتھ بحالت اضافت اسم مثنی کا الف حذف ہو جاتا ہے)
- ابی لھب: ابولہب، حضرت نبی اکرم ﷺ کے ایک حقیقی چچا کا لقب ہے، جس کا نام عبدالعزیٰ ہے جو آپ کا بدترین دشمن تھا۔
- تب: وہ برباد ہو جائے، وہ ہلاک ہو جائے (تبّ" سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ما: نہیں (حرف نفی، غ)
- مااغنی: (بصلہ عن) نہیں کام آیا، (اغناء باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- عن: سے (یہاں یہ اغنیٰ کا صلہ ہے) حرف جار، ع
- ہ: اس کے، اس کا (ضمیر مجرور)
- مال: مال، دولت ج، اموال
- ما: جو (موصولہ)
- کسب: اس نے کمائی کی، اس نے کمایا (کَسْب سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- س: عنقریب، (حرف استقبال، غ)

- **یصلی:** وہ داخل ہوگا (صلی باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- **نار:** آگ، ج نیران
- **ذات:** والی، صاحب ج، ذوات
- **لھب:** شعلہ، (مصدر)
- **امرأۃ:** بیوی، عورت، ج، نساء (ہمزہ وصلی و عارضی ہے)
- **حمالۃ:** خوب لادنے والی، خوب اٹھانے والی (حمل سے اسم مبالغہ)
- **حطب:** لکڑی، ایندھن،
- **جید:** گلا، گردن، ج، جِیاد
- **ھا:** اس کے، اس کی، (ضمیر اضافی، واحد مؤنث غائب)
- **حبل:** رسی، ج حِبال
- **مسد:** خوب بٹی ہوئی، کھجور کی چھال کے ریشے، مونج، (اسم جامد)

سورۃ الاخلاص مکیۃ وھی اربع آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④

موضوع: توحید

ترجمہ

آپ کہہ دیجئے وہ یعنی اللہ ایک ہے O اللہ بے نیاز ہے O اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے O اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے O

مختصر وجامع تفسیر

(اس کا سبب نزول یہ ہے کہ ایک مرتبہ مشرکین نے آپ سے کہا کہ اپنے رب کی صفات اور نسب بیان کیجئے اس پر یہ سورت نازل ہوئی، کذا فی الدرالمنثور با سانید متعددہ) آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ (اپنے کمال ذات وصفات میں) ایک ہے (کمال ذات یہ ہے کہ واجب الوجود ہے، یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اور کمال صفات یہ کہ علم قدرت وغیرہ اس کے قدیم اور محیط ہیں اور) اللہ بے نیاز ہے (یعنی وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کے سب محتاج ہیں) اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کی برابر کا ہے۔

شانِ نزول

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خیبر کے یہودی آئے اور عرض کیا کہ اے ابو قاسم (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو تو نورِ حجاب سے پیدا کیا، اور آدم علیہ السلام کو کالی بدبودار مٹی سے اور ابلیس کو آگ کے شعلہ سے، اور آسمان کو دھویں سے اور زمین کو پانی کے جھاگ سے پیدا کیا سو ہمیں اپنے رب کے متعلق خبر دیجئے سو آپ نے ابھی ان کو کوئی جواب عطا نہیں فرمایا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سورہ قل هو الله احد لے کر نازل ہوئے۔ (اخرج ابو الشیخ فی کتاب المعظمة من طریق ابان)

ربط ومناسبت: والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے توحید ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

قل فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر سے مل کر قول هو ضمیر شان مفسر (یا مبتدا) الله

احد جملہ اسمیہ تفسیر، (یا خبر) مفسر اپنی تفسیر سے ملکر مقولہ ہوا، قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

الله مبتدا الصمد خبر، دونوں مل کر جملہ اسمیہ ہوکر مفسر لم یلد جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و عاطفہ لم یو لد جملہ فعلیہ معطوف اول و عاطفہ لم یکن فعل ناقص له متعلق فعل ناقص کے (یا ثابتا کے متعلق ہوکر خبر) کفوا خبر (یا حال ای ولم یکن له احد کفوا جب نکرہ کو مقدم کیا گیا تو بطور حال اس کو نصب دیا گیا) احد اسم (یا ذوالحال) فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوکر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہوا۔

لغوی تشریح

- **قل:** آپ کہہ دیجئے، تم کہو، (قول سے امر، واحد مذکر حاضر)
- **ھو:** وہ (ضمیر شان)
- **اللہ:** اللہ تعالیٰ
- **احد:** ایک، یکتا (اسم عدد)
- **صمد:** بے نیاز (جو کسی کا محتاج نہ ہو اور سب اس کے محتاج ہوں (صَمْد قصد کرنا) سے اسم صفت بمعنی مفعول یعنی مقصود اور وہ سردار جس کی طرف حاجتوں اور تمام معاملات میں قصد کیا جائے۔
- **لم یلد:** نہ اس نے کسی کو جنا، (یعنی اس کی کوئی اولاد نہیں، (ولادۃ سے مضارع منفی معروف، بحرف نفی جحد، واحد مذکر غائب)
- **لم یولد:** نہ وہ جنا گیا (یعنی اس کا کوئی والد نہیں) مضارع مجہول منفی بحرف نفی جحد، واحد مذکر غائب)

- لم یکن: نہ کوئی ہے، نہیں ہے، (کَوْن باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ولم: جازم مضارع کے باعث یکون سے حرف علت ساقط ہوگیا ہے۔
- لم: نہیں، (حرف نفی جحد) جازم مضارع، ع (جو فعل مضارع کو ماضی منفی بناتا ہے)
- ل: لئے (حرف جارع)
- ہ: اس کا، ضمیر مجرور
- کفو: برابر، ہمسری، مماثل، ج، اکفاء

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

موضوع: مضرات دنیویہ سے استعاذہ

ترجمہ آپ کہئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگ لیتا ہوں ○ تمام مخلوقات کے شر سے، اور اندھیری رات کے شر سے، جب وہ رات آجاوے ○ اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے ○ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے ○۔

مختصر وجامع تفسیر

آپ (اپنے استعاذہ یعنی اللہ سے پناہ مانگنے کے لئے اور دوسروں کو بھی یہ استعاذہ سکھلانے کے لئے جس کا حاصل اللہ پر توکل اور مکمل بھروسہ کی تعلیم ہے۔

یوں) کہئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں ۔ تمام مخلوقات کے شر سے اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب وہ آجاوے (رات میں شرور وآفات کا احتمال ظاہر ہے) اور (بالخصوص گنڈے کی) گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے (اول تمام مخلوقات کے شر سے پناہ لینے کا ذکر کرنے کے بعد خاص خاص چیزوں کا ذکر شاید بمناسبت مقام یہ ہو کہ اکثر سحر کی ترتیب اور ترکیب رات کو ہوتی ہے (کذا فی الخازن) تا کہ کسی کو اطلاع نہ ہو اطمینان سے اس کی تکمیل کرسکیں اور گنڈہ پر دم کرنے والی جانوں یا عورتوں کی مناسبت اس جگہ ظاہر ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ پر سحر اسی طرح ہوا تھا خواہ مرد نے کیا ہو یا عورتوں نے، کیوں لفظ نَفّٰثٰتِ نفوس بھی ہو سکتے ہیں جو مرد وعورت دونوں کو شامل ہیں اور عورتیں بھی اس کی موصوف ہوسکتی ہیں، اور رسول اللہ ﷺ پر جو یہودیوں نے سحر کیا تھا اس کا اصل منشاء حسد تھا، اس طرح سحر کے متعلقہ جتنی چیزیں تھیں سب سے استعاذہ ہو گیا اور باقی شرور وآفات کو شامل کرنے کے لئے مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فرمادیا، اور آیت میں جو اللہ کی صفت رب الفلق یعنی صبح کا مالک ذکر کی گئی حالانکہ اللہ تو صبح اور شام سبھی چیزوں کا رب اور مالک ہے، اس تخصیص میں شاید اشارہ اس طرف ہو کہ جیسے اللہ تعالیٰ رات کی اندھیری کا ازالہ کر کے صبح روشنی نکال دیتا ہے اسی طرح سحر کا بھی ازالہ کرسکتا ہے۔

ربط ومناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے حق تعالیٰ پر توکل اور اس کے ساتھ استعاذہ ہے اس سورت میں اور اس کے بعد سورت میں اس کا بیان ہے۔

اور مجموعہ سورتوں میں مختلف شرور سے استعاذہ کا اور سب امور میں حق تعالیٰ پر توکل کرنے کا حکم ہوا ہے، اول سورت میں مضرات دنیویہ سے اور سورت ثانیہ میں مضرۃ دینیہ سے یہ حاصل ہے دونوں سورتوں کا اور یہ سب روایت روح المعانی ودر منثور میں ہیں۔

تراکیبِ مصطلحہ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

قل اپنے فاعل مستتر ضمیر سے مل کر قول اعوذ فعل با فاعل برب الفلق مرکب جاری متعلق اول من جار شر مضاف ما موصولہ خلق فعل اپنے فاعل اور ضمیر محذوف ہ مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جارو مجرور مل کر معطوف علیہ و عاطفہ من جارہ شر مضاف غاسق صیغہ اسم فاعل اذا ظرفیہ وقب فعل سے مل کر مظروف، ظرف و مظروف مل کر پھر ظرف غاسق کیلئے، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف اول و عاطفہ من جارہ شر مضاف النفثٰت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی و من شر حاسد اذا حسد معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر متعلق ثانی بنا فعل اعوذ کا، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر مقولہ، قول و مقولہ مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

- قل: آپ کہہ دیجئے، تم کہو (قول باب ن سے امر، واحد مذکر حاضر)
- اعوذ: میں پناہ لیتا ہوں، میں پناہ چاہتا ہوں (عَوْذ باب ن سے مضارع معروف، واحد متکلم، (مذکر و مؤنث)
- ب: ساتھ، کی، سے (حرف جار، ع)
- رب: مالک، رب، مربی، پروردگار، آقا، ج ارباب

- فلق: صبح (مصدر)
- من: سے (حرف جار، ع)
- شر: شر، برائی (مصدر)
- ما: جو، جس، جن، کہ (ما صولہ)
- خلق: اس نے پیدا کیا، (تمام مخلوقات) خلق باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- و: اور، (حرف عطف، غ)
- من: سے، (حرف جارع)
- غاسق: اندھیری رات، اندھیرا کرنے والی، چاند (غسق سے اسم فاعل)
- اذا: جب، (اسم ظرف جو ماضی کو بمعنی مضارع بناتا ہے)
- وقب: وہ آجائے، وہ پھیلے، غائب ہو، (وَقب باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- نفثت: پڑھ پڑھکر پھونکنے والیاں، منتر کرنے والی عورتیں، م نفاثة سے اسم مبالغہ) باب نصر وضرب
- فی: پر، میں، (حرف جار، ع)
- عقد: گرہیں، م، عُقْدة
- حاسد: حسد کرنے والا (حَسَد سے اسم فاعل)
- حسد: وہ حسد کرے (حسد سے فعل ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ

صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

موضوع: دینی مضرات سے استعاذہ کا حکم

ترجمہ آپ کہیئے کہ میں آدمیوں کے مالک O آدمیوں کے بادشاہ O آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں O وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے O جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے O خواہ وہ جن ہو یا آدمی O

مختصر و جامع تفسیر

آپ کہیئے کہ میں آدمیوں کے مالک، آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے (پیچھے ہٹنے کا مطلب یہ کہ حدیث میں ہے کہ اللہ کا نام لینے سے شیطان ہٹ جاتا ہے) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ (وسوسہ ڈالنے والا) جن ہو یا آدمی (یعنی جس طرح میں شیاطین الجن سے پناہ مانگتا ہوں، اسی طرح شیاطین الانس سے بھی پناہ مانگتا ہوں جیسا کہ قرآن کریم میں دوسری جگہ جنات اور انسان دونوں میں شیاطین ہونے کا ذکر ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ (ایک بار) ایک شدید مرض میں مبتلا ہو گئے تو دو فرشتے آپ کے پاس آئے، ان میں سے ایک آپ کے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا فرشتہ آپ کے پائینتی بیٹھ گیا اس پائینتی والے فرشتہ نے سرہانے والے فرشتہ سے سوال کیا کہ تم کیا دیکھ رہے ہو؟

اس نے جواب دیا کہ ان پر جادو کا اثر ہے! اس فرشتہ نے پھر پوچھا کہ جادو کس نے کیا ہے؟ اس (سرہانے والے فرشتہ) نے جواب دیا کہ لبید بن اعصم یہودی نے، اس نے پھر سوال کیا کہ وہ جادو کہاں ہے جواب دیا کہ آلِ فلاں کے کنویں میں ایک چٹان کے نیچے ایک چمڑے کے برتن میں، پس اس کنویں پر جاؤ اور اس کا پانی نکالو۔ اور چٹان کو الگ کرو پھر اس برتن لو اور اس کو جلاؤ۔

چنانچہ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو چند لوگوں کے ساتھ بھیجا وہ اس گہرے کنویں پر آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا پانی مہندی کے پانی کے مانند ہے۔

ان حضرات نے اس کنویں کا پانی نکالا، پھر چٹان کو اٹھایا اور چمڑے کے برتن کو نکالا اور جلایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا کمان کا چلہ (تانت) ہے اور اس میں گیارہ گرہیں لگا رکھی ہیں، اس پر یہ سورتیں نازل ہوئیں، چنانچہ جب آپ (ﷺ) ایک آیت پڑھتے تو ایک گرہ کھل جاتی (اس طرح آپ پر سے جادو کا اثر بالکل جاتا رہا)

اخرج البیھقی فی دلائل النبوۃ من طریق الکلبی عن ابی صالح

تراکیبِ مصطلحہ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِکِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

قل اپنے فاعل سے مل کر قول اعوذ فعل با فاعل ب جار رب الناس مبدل

منہ ملک الناس عطف بیان (یا نعت یا بدل) الہ الناس بدل، مبدل منہ اپنے عطف بیان اور بدل سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول، من حرف جار شر مضاف الوسواس موصوف الخناس صفت، موصوف وصفت مل کر پھر موصوف الذی اسم موصول یوسوس فعل با فاعل فی صدور الناس متعلق اول من جار الجنة والناس مرکب عطفی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی یوسوس کے ای فی صدور هم من جهة الجن و الانس فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقون سے مل کر صلہ ہوا، موصول وصلہ مل کر صفت ہوا، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ بنا، شر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق دوم ہوا، اعوذ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، قول ومقولہ مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

- قل: آپ کہہ دیجئے، تم کہو (قـــول باب ن سے فعل امر، واحد مذکر حاضر)
- اعوذ: میں پناہ لیتا ہوں، پناہ چاہتا ہوں (اعــوذ باب ن سے مضارع معروف، واحد متکلم (مذکر و مؤنث)
- ب: کی، ساتھ، سے (حرف جارع)
- الناس: (ال، ناس) لوگ، لوگوں، آدمیوں، جس میں مرد، عورت، بڑے بچے، ناداں و دانا اور کافر و مومن سب شامل ہوتے ہیں الا یہ کہ کہیں کوئی تخصیص مفہوم ہو (اسم جمع) لامِ تعریف ل کے ساتھ اس کا ہمزہ ساقط ہو جاتا ہے۔
- ملک: بادشاہ، ج ملوک (مُلک سے اسم صفت)
- الہ: معبود ج الهة (الوهية سے اسم صفت، بروزن فعال بمعنی اسم مفعول)
- شر: شر، برائی، (مصدر)

- وسواس: وسوسہ ڈالنے والا (اسم مصدر باب ۱۰ بمعنی اسم صفت، (مراد شیطان ہے)
- خناس: پیچھے ہٹ جانے والا بڑا چھپنے والا یعنی چھپ کر بہکانے والا (خنوس سے اسم مبالغہ)
- یوسوس: وسوسہ ڈالتا ہے، (وسوسہ باب ۱۰ سے مضارع معروف واحد مذکر غائب)
- فی: میں (حرف جار، ع)
- صدور: (صَدْر) دل، سینے
- من: سے، میں سے، (حرف جار، ع)
- جنة: جنات، جنوں کا گروہ، م، جِنّی"

دُعاءِ ختمِ القرآن

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًی وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اٰمِیْن ۝

تصدیق نامہ

راقم نے زیرِ نظر کتاب ''تفصیل الکتاب'' کے متن عربی پارہ عم کو حرف بحرف اور بغور پڑھا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے مذکورہ متن قرآن میں کوئی کمی بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

البتہ اگر کوئی غلطی طباعت میں واقع ہوجائے تو پروف ریڈر اس کا ذمہ دار نہیں ہے، تاہم اگر کہیں کوئی غلطی قارئین کو نظر آئے تو ازراہِ مہربانی ناشر کو مطلع کردیں، غلط نامہ شائع کردیا جائے گا، اور آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کردی جائے گی۔

صادق الامین عزیزی ۹۸-۱۰-۲۵

فاضل وفاق المدارس العربیہ و جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

صادق الامین عزیزی

پروف ریڈر برائے قرآن کریم

وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان، اسلام آباد

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ O

حضرت مولانا مفتی صبّار دانش رحمۃ اللہ علیہ

نسیان کی تعریف، نسیان کے اسباب، علامات، علاج، حافظہ کی تعریف، شرائطِ حافظہ، وراثتی بیماریاں، برہمی بوٹی، اکلِ حلال و پُرخوری، اسبابِ ذہانت، حصولِ استعداد، حافظہ کی تربیت، حافظہ کیلئے مفید اور مضر اشیاء، دُعا اور دوا، غذا اور پرہیز جیسے اہم موضوعات پر مشتمل مرصّع مرقع۔

حاجی امداد اللہ اکیڈمی
ٹاور مارکیٹ، جیل روڈ، حیدرآباد۔ فون: ۲۶۳۲۰۳۵

عربی قواعد اور مطالعہ قرآن کی خصوصیات

قرآن مجید کو سمجھنے اور اس کے درس و مطالعہ کے مختلف درجات ہیں، ایک درجہ تو قرآن مجید کے حقائق و معارف کی جستجو اور تحقیقی تفسیر کا ہے۔ جس کے لئے عرصہ دراز تک باقاعدہ تعلیم و تعلم اور علوم القرآن میں تحقیق کی ضرورت ہے۔

ایک درجہ یہ ہے کہ مختصر عربی زبان و قواعد کی تعلیم کے بعد کسی ماہر استاد کے ذریعہ قرآن مجید کا براہِ راست ترجمہ درساً پڑھا جائے کہ استاد علوم القرآن کی روشنی میں ترجمہ تعلیم کرے، اور وضاحت طلب امور کی صحیح وضاحت بھی۔ ایک درجہ یہ بھی ہے کہ بغیر عربی زبان و قواعد، صرف بین السطور ترجمہ استاد سے پڑھیں اور قرآن مجید کے عمومی مطالب و مضامین اور اس کی تعلیمات استاد کے ذریعہ سمجھیں، یا کم از کم کوئی مستند اردو ترجمہ و تفسیر زیر مطالعہ رکھیں۔

زیر نظر کتاب میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ اہلِ طلب کو پہلے اردو تشریح کے ساتھ قواعد کا بتدریج مطالعہ کرایا ہے، قرآن مجید کی لغوی تشریح میں ان قواعد کی بار بار نشان دہی کی گئی ہے اور قرآن مجید کے الفاظ و معانی اور لغوی شرح کے ساتھ ان کو ترجمہ تدریس کیا ہے۔

پہلے قرآن مجید کا بخطِ عثمانی مستند متن ہے۔ پھر معانی کے زیرِ عنوان الفاظ کا ترجمہ حتی الوسع اسی لفظ سے کیا گیا ہے جو قرآن مجید میں ہے یا اس سے ماخوذ ہے، اور اردو زبان میں کسی طور سے مستعمل ہے، جیسے یوم کے معنیٰ: یوم۔ نَعْبُدُ: ہم عبادت کرتے ہیں، مُفْلِحُوْنَ: فلاح پانے والے، لَا یَشْعُرُوْنَ: ان کو شعور نہیں ہے۔ دوسرا ترجمہ بھی بطور وضاحت لکھ دیا گیا ہے جیسے علٰمِیْنَ: جملہ عالم، کائنات۔ غَیب'' غیب، غائب شے۔ مُصْلِحُوْنَ ، مصلحین، اصلاح کرنے والے۔

کتابِ ہٰذا کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ عربی کے بنیادی قواعد کا تجزیہ کر کے آسان قواعد کو مقدم رکھا گیا ہے اور ان کو دل نشین اسلوب سے پیش کیا گیا ہے، پھر قرآن مجید کی لغوی تشریح میں ان قواعد کی بار بار نشاندہی کی گئی ہے تا کہ آموختہ قواعد خوب ذہن نشین ہو جائیں اور ترجمۂ قرآن سے مناسبت پیدا ہو کر قرآنِ کریم سے فیض یابی نصیب ہو۔

اس اسلوب سے امید ہے کہ اردو داں حضرات کو قرآن مجید کے ترجمہ سے جلد ہی مناسبت ہو جائے گی، اور ان کے اس سرسری اندازہ سے کہ قرآن مجید میں کس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں، جو اردو میں مستعمل ہیں، ان کی حوصلہ افزائی ہو گی۔

خلاصہ یہ کہ اس کتاب کے مقدمہ میں عربی قواعد کی ذہن افروز ترتیب، لغوی شرحِ قرآن میں ان قواعد کا اجراء، قرآنِ کریم کے مضامین، الفاظ و معانی، لغوی تشریح اور تعلیمی ترجمہ عمدہ سلیقہ سے پیش کیا گیا ہے۔

فیضان العزیز دانش
استاد جامعہ ریاض العلوم حیدرآباد